

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, September 20, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at five minutes after ten in the morning with Mr. Acting Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الَّذِينَ تَرَوُا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ

فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ۝

ترجمہ: کیا تم نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ سب تمہارے لئے نہ اسے مسخر کر دیا ہے اور اپنی تمام نعمتیں ظاہری طور پر بھی اور باطنی طور پر بھی پوری کر دی ہیں آسمانوں میں جو کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر اس کے ان کے پاس کوئی علم، کوئی ہدایت یا کوئی روشن کتاب۔

جناب قائم مقام چیمبرمین۔ ان سرتاج عزیز صاحب۔ آن پوائنٹ آف آرڈر۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, September 20, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at five minutes after ten in the morning with Mr. Acting Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الَّذِينَ تَرَوُا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ

فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ۝

ترجمہ: کیا تم نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ سب تمہارے لئے نہ اسے مسخر کر دیا ہے اور اپنی تمام نعمتیں ظاہری طور پر بھی اور باطنی طور پر بھی پوری کر دی ہیں آسمانوں میں جو کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر اس کے ان کے پاس کوئی علم، کوئی ہدایت یا کوئی روشن کتاب۔

جناب قائم مقام چیمبرمین۔ ان سرتاج عزیز صاحب۔ آن پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب جعفر مین صاحب ! آپ کو معلوم ہو چکا کہ کل میں یہ ہڑتال کے بارے میں واک آؤٹ ہوا تھا اور حکومت نے یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ کوئی مزاحمت نہیں کریں گے۔ لیکن ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ پولیس نے نواز کھوکھر صاحب "جو ہمارے ایم۔ این۔ اے صاحب ہیں اور سابقہ ڈپٹی سپیکر ہیں۔ ان کے گھر کا محاصرہ کیا ہوا ہے، نہ ان کو باہر آنے دے رہے ہیں اور نہ کسی اور کو وہاں جانے دے رہے ہیں اور اس سلسلے میں اتنی یقین دہانی کے بعد جو واقعات کی خبریں آرہی ہیں۔ وہ افسوس ناک ہیں۔ وزیر داخلہ صاحب تو نہیں ہیں۔ وزیر قانون صاحب سے کہوں گا کہ اگر وہ چاہیں تو اس سلسلے میں تحقیق کے لئے میرے ساتھ چلے جائیں اور دیکھیں کہ کیا صورت حال ہے؟

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ملک محمد حیات۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جناب سرتاج عزیز صاحب نے جو کہا ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔ میں گھر سے نکلا۔ راستے میں دیکھا کہ پولیس نے سڑک کے دونوں طرف ایک ایک سیل تک رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں اور کوئی کار نہیں جا سکتی اور وہ گھر میں بند کیئے ہوئے ہیں۔ جو کل کی یقین دہانی تھی، وہ سب جھوٹ تھا۔ پیپلز پارٹی والے یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی کو نہیں پکڑتے اور آزادی ہے، وغیرہ وغیرہ۔ بڑی باتیں کرتے ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! ہاؤس کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ رات میرے شہر گوجرانوالہ میں جو کچھ ہوا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ یقین دہانیوں کے بالکل برعکس ہوا۔ مشعل بردار جو جلوس تھا۔ وہ بالکل پر امن تھا۔ غلام دستگیر، ایم۔ این۔ اے اس کی قیادت کر رہے تھے لیکن پولیس نے جناب وہاں پر لالچی چارج کیا۔ دو کارکنوں کے بازو ٹوٹ گئے۔ اس حد تک تشدد ہوا کہ دو کارکنوں کے بازو توڑ دیئے اور اس کے بعد بلا تمیز لالچی چارج ہوا، درجنوں آدمی زخمی ہوئے۔ جناب والا! یہی صورت حال ہے ان یقین دہانیوں کے بعد جو کہ سینٹ میں دی جاتی ہیں۔ قوم یہ سمجھتی ہے کہ وہ یقین دہانیاں حقائق پر مبنی ہیں۔ ان پر عمل بھی ہوگا لیکن اس کے بعد صورت حال یہ ہے کہ "پر امن جلوس پر تشدد ہوا۔ یہ تسلیم کیا گیا تھا جناب، یہاں برسر عام اجلاس میں

کہ جلوس نکالنا کسی سیاسی جماعت کا جمہوری حق ہے۔ اگر جمہوری حق میں مشعل بردار جلوس نکالا جائے تو غیر قانونی یہ ہے۔ ہڑتال تو آج قحی۔ اگر کارکنوں کو مارا جائے اور ان کے بازو توڑ دیئے جائیں تو پھر آپ خود اندازہ فرما سکتے ہیں اور یہ ہاؤس اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس کی ذمہ داری کس پر ہے؟ کیا پر امن جلوس نکالنا گناہ ہے؟ اور پر امن جلوس نکالنے پر اگر لوگوں کے بازو توڑ دیئے جائیں تو کیا یہ ظلم نہیں ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وزیر داخلہ صاحب تشریف نہیں رکھتے ہیں۔ کیا اقبال حیدر صاحب آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے؟

سید اقبال حیدر۔ جناب میں اپنے معزز اراکین کو ---- میں ابھی معلومات کرتا ہوں۔ ان اقدامات میں کہاں تک صداقت ہے؟ لیکن مجھے دکھ اور افسوس یہ ہے کہ کل شیخ رشید صاحب کے گھر کے گھیراؤ یا ان کی گرفتاری کے بارے میں بڑے بے بنیاد الزام لگانے لگے۔ میں نے تحقیقات کرائیں تو معلوم ہوا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ آج بھی جو الزامات لگانے جا رہے ہیں۔ ان کے بارے میں حقائق مختلف ہوں گے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب presume نہ فرمائیں۔ جناب والا ملک قاسم صاحب گئے تھے تو ہم ہاؤس میں آگئے تھے۔ جناب والا! ہم تو تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا تسی ہو گئی لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ وزیر قانون presume کر رہے ہیں کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ غلط ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں معلوم کرتا ہوں

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جی معلوم کریں اور اس بات کا تدارک فرمائیں کہ آج اس طرح کا کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ ہونے پائے یعنی گوبرانوالہ کا واقعہ میں نے خاص طور پر عرض کیا ہے۔ بے شک انتظامیہ سے پوچھ لیں۔ بازو ٹوٹے ہیں۔ اخباروں میں آیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ ابھی معلوم کریں گے بلکہ ابھی وزیر داخلہ صاحب بھی آ رہے ہیں۔ وہ کچھ لیت اسی لے ہیں۔ وہ معلوم کر کے بتا دیں گے۔ میں ایک عرض کرنا چاہوں گا ہاؤس کو۔ میرے سب دوست ہاؤس میں تشریف فرما ہیں۔ غالباً

ہماری اس طرف توجہ تھوڑی کم ہے کہ ہم وقت کی پابندی نہیں کرتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کو جیسے کہ متوی کیا جاتا ہے اور وقت مقرر کیا جاتا ہے۔ تو ہمارا یہ اخلاقی فرض بھی بنتا ہے۔ قومی فرض بھی بنتا ہے ویسے بھی میں سمجھتا ہوں ہر وہ قوم جو وقت کی پابندی نہ کرے تو اس کے لیے وہ اچھا نہیں ہوتا۔ آئندہ آپ صاحبان مہربانی فرما کر وقت کی پابندی فرمائیں تاکہ ہم اپنی روزمرہ کی کارروائی وقت پر شروع کریں تو میں سمجھتا ہوں بہتر ہوگا۔ جی رضا ربانی صاحب

Mian Raza Rabbani: Sir, I want to bring it on the record, I am not going re-opening the discussion on that adjournment motion but since I have received this letter only last night, therefore, I would like it to form a part of the record of the proceedings. I had moved an adjournment motion with reference to the interview of Mr. Nawaz Sharif to the Washington Post. That adjournment motion was killed in the Chamber by the Chairman and we were informed in the House that the motion has been killed, nothing more, nothing less. Last night, I have got a letter from the Senate Secretariat which I would like to have recorded so that it is a part of the record. The letter does not quote or cite any rule or authority of law under which the motion has been killed in the Chamber, that is No. 1. No. 2, the two reasons that have been given are No. 1, that since the statement has been denied, therefore, it is not admissible and secondly that this matter does not relate to the Government. As, I assured you in the very beginning that I will not re-open the debate on this issue but I just wanted these reasons which have been given to be brought on the record so that in future they could be used as precedent.

Mr. Acting Chairman: According to you, no rule has been quoted in this letter.

Mian Raza Rabbani: No rule has been quoted. Only two reasons

have been given one is that since the statement has been denied and secondly since it does not relate to the Government, therefore, the matter has been killed.

جناب قائم مقام چیئرمین - کل اس پر جو بحث ہوئی تھی وہ غائب ہو گئی۔ بحث تھی اور اس کے بعد یہ فیصلہ دوبارہ دیا گیا کہ چیئرمین کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی نئی موٹن کو اپنے جمیئر میں مسترد کر سکتے ہیں۔

Mian Raza Rabbani: As I said, I do not want to re-open the debate. I just wanted this to come on the record, since it is a detailed order, the order should come on record.

Mr. Deputy Chairman: It has been produced by you and it has been brought on record.

Mian Raza Rabbani: Thank you.

جناب آفتاب احمد شیخ - جناب والا 'محترم وزیر واپڈا آج یہاں تشریف فرما ہیں تو میں آپ کی اجازت سے دو منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہر جگہ بڑی general complaint ہے۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین - آپ تو مجسمہ قانون ہیں۔۔۔
 جناب آفتاب احمد شیخ - جناب! قانون کے ٹکڑے میں ہم ایسے بھنسنے لگے ہیں کہ بات کہہ نہیں پاتے۔ ازراہ کرم مجھے دو منٹ بات کرنے کی اجازت دیں۔ جناب بات یہ ہے کہ accumulated bills آ رہے ہیں۔ میئر ریڈرز آتے نہیں ہیں۔ corruption rampant ہے۔ dis-connection notices دینے با رہے ہیں۔ آخر یہ گھر ٹھٹھے ٹھٹھے جو reading دے رہے ہیں اس کا کوئی سدراک ہو گا یا نہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - آپ تشریف رکھیں۔ اس پر علیحدہ بعد میں بات کریں گے ایسی کوئی بات نہیں۔ راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق - جناب والا میرا خیال ہے کہ میرے آنے سے پہلے سر تاج عزیز صاحب نے ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کرانی تھی اور اب چونکہ وزیر داغد صاحب تشریف لے

آئے ہیں تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے ابھی نواز کھوکھر صاحب کا ٹیلیفون message آیا ہے کہ ان کے گھر کے باہر بھی پولیس بڑی تعداد میں موجود ہے اور ان کے بھائی امتیاز کھوکھر کو مار مار کر تھانہ میں بند کر دیا ہے

He is the former Deputy Speaker of the National Assembly. He is the Member of National Assembly from Islamabad, so I would request that

وزیر داخلہ صاحب اس معاملے میں پتہ کر لیں کہ کس سلسلے میں اس کو بند کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جن انصوں نے سوال اٹھایا تھا کہ نواز کھوکھر صاحب کے گھر پر چاروں طرف سے اسلام آباد پولیس نے گھیرا ڈالا ہوا ہے اور اب رابر صاحب فرما رہے ہیں کہ ان کے بھائی کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کل کی جو بحث ہوئی تھی اس کو میں نے منا اس پر غالباً consensus یہی تھا کہ ایسی چیز نہیں ہوگی۔ بہر کیف آپ کچھ فرمائیے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: There is certain amount which is in the Federal Government, we have always given them assurances.

کل بات ہوئی۔ اس پر وہی تھا کہ رنجیدہ کے گھر میں کوئی نہ گیا تھا۔ وہ صرف باہر کھڑے تھے کیونکہ وہ جلوس نکالنے والے تھے۔ ان سے میں نے یہی کہا کہ رات کو آپ نے اپنے پروگرام میں کہا تھا رات کو ہم مشعل بردار جلوس نکالیں گے۔

Let me ask him right here, he is sitting here, whether there was any interference in any of their Mashal Bardar Jaloos last night.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب میرے شہر گوجرانوالہ میں رات کو لاشی چارج ہوا ہے اور جناب دو کارکنوں کے بازو توڑ دیئے گئے ہیں۔ اور دو درجن زخمی ہونے میں حالانکہ یہ پر امن جلوس تھا۔ غلام دستگیر خان اس کی قیادت کر رہے تھے اور مشعل بردار پر امن جلوس پر لاشی چارج کر کے علم کیا گیا ہے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I fully admit that I will check up in detail but the fact is that any Jaloos that was peaceful has

not even been touched.

اعجاز الحق صاحب نے کہا تھا کہ ہم آپارہ میں جلوں نکالنا چاہتے ہیں۔ ہم نے کہا کہ آپ نکالیں۔
اعجاز الحق نے بیسی گیت میں نکالا۔ we said nothing to it رتہ امرال میں نکالا ہم نے ان کو کچھ
نہیں کہا۔ باقی اور دو تین حروں میں نکالا۔ we did not say anything to it گوجرانوالہ کا میں
check کروں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جو راجہ صاحب نے فرمایا ہے اس کو بھی چیک کر
لیں۔ بھنڈر صاحب نے جو فرمایا اس کو بھی چیک کریں۔

میجر جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ نان بابر۔ میں ابھی چیک کرتا ہوں۔

میاں رضا ربانی۔ جناب ہڑتال کی بات اپنی جگہ لیکن کافی دنوں سے بلکہ سیشن کے
شروع سے میں نے ایک Call Attention Notice دیا ہوا ہے جس کا تعلق سندھ میں سیلاب سے
ہے۔ شاید دوسری سائیڈ کو اس سے دلچسپی نہیں کہ وہاں کے لوگوں کو کیا مشکلات کا سامنا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں نے اس کو صبح دیکھا ہے۔ ہم اب اپنی کارروائی
شروع کریں۔ اس کو ہم بعد میں دیکھیں گے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ معزز ممبر نے کہا کہ ان کو دلچسپی نہیں ہے۔ ہم نے اس کو
اپوز نہیں کیا بلکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ملک کے کسی بھی حصے میں کسی آدمی کو کسی بھی صورت
میں کوئی تکلیف ہے تو ہمارا فرض ہے کہ اس کی تکلیف کو دور کیا جائے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اب وقفہ سوالات ہے۔ سوال نمبر ۱۳ سید علی حیدر صاحب

13. *Syed Ali Haider: Will the Minister for Petroleum and Natural
Resources be pleased to state:

- (a) the number of Blending, Grease, Reclamation and white oil
production plants working in the country with their
province-wise break-up and item-wise annual production;

- (b) whether the Ministry has received applications for registration of more industries, if so, the action taken on each application, and
- (c) whether there is any proposal under consideration of the Government to relax the terms and conditions of registration?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) Total plants 51

Blending 36

Reclamation 10

White oils 03

Grease 02

Province-wise break-up of the plants is given in annex-I.

Item-wise annual production for 1993-94 is given in annex-II.

(b) Yes. Ministry has so far received 82 applications, out of which 14 were found complete and therefore registered as per rules. The remaining parties have been advised to fulfil the requirement of the rules.

(c) No.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary question?

(Pause)

Mr. Acting Chairman: No supplementary question. Question No.

75. Syed Muhammad Fazal Agha Sahib.

75. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

- (a) the total number of Sports Complex Stadium undertaken by the Tourism Division with their locations; and

- (b) whether it is a fact that a stadium will also be built at Pishin, if so, when?

Minister for Culture, Sports and Tourism: (a) The Government has planned to construct Sports Stadium at District and Tehsil level throughout the country in phase-wise. Thirteen Sports Stadium at District level and ten Sports Stadium at Tehsil level as per detail below have been under-taken by the Culture, Sports and Tourism Division:

District Level:

1. Sports Stadium at Nawabshah
2. Sports Stadium at Kalat
3. Sports Stadium at Mekran
4. Sports Stadium at Shikarpur
5. Sports Stadium at Sukkur
6. Sports Stadium at Khairpur
7. Sports Stadium at Bannu
8. Sports Stadium at D.I. Khan
9. Sports Stadium at Kohat
10. Sports Stadium at Manshura
11. Sports Stadium at Sibbi
12. Sports Stadium at Muzaffarabad
13. Sports Stadium at Kasur

Tehsil Level:

1. Sports Stadium at Hasilpur
2. Sports Stadium at Mandibahauddin
3. Sports Stadium at Gojra

4. Sports Stadium at Shakargarh
5. Sports Stadium at Pakpattan
6. Sports Stadium at Kandkot
7. Sports Stadium at Mirpurkhas
8. Sports Stadium at Nakyal
9. Sports Stadium at Jhat Pat (Dera Allah Yar)
10. Sports Stadium at Divalpur.

(b) Presently there is no proposal regarding construction of Sports Stadium at Pishin.

Mr. Chairman: Any supplementary

سید محمد فضل آغا۔ گزارش یہ تھی کہ ایک طرف ہمارے Sports Organizations اور Sports Division کے بڑے claim ہیں کہ ہم پاکستان میں سپورٹس کو encourage کرنے میں بڑے کوشاں ہیں اور دور افتادہ علاقوں کی طرف بھی بڑی توجہ دی جا رہی ہے۔ پچھلے دنوں میں ہمیں brief بھی دیا گیا تھا اس میں انھوں نے یہاں تک mention کیا تھا کہ ہم ڈسٹرکٹ یول کپکس اور سینیٹیم دے رہے ہیں۔ تو منسکہ جو لسٹ لگی ہوئی ہے اگر آپ دیکھ لیں۔ سوانے تین regional headquarters کے بلوچستان کی main participation ignore کی گئی ہے جب معمول جس طرح باقی areas میں ہوتا رہا ہے اور اب ہم نے گزارش کی آپ کو تو پتہ ہے میرا ڈسٹرکٹ جو ہے وہ thickly populated بھی ہے اور اس کی political implications بھی ہیں اور بارڈر ڈسٹرکٹ جتنی ہے ان سب کچھ ہونے کے باوجود انھوں نے تحصیل سطح پر تو دس دتے دیئے ہیں ڈویژنل سطح پر جموز ہوئی ہے ڈسٹرکٹ سطح پر بھی جموز دی ہے اور ہمارے ہاں نہ ڈسٹرکٹ سطح پر ہے اور نہ ہی ڈویژنل سطح پر ہے۔ میں نے گزارش کی ہے کہ اس سال پشین ڈسٹرکٹ under consideration ہے۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ سوال یہ ہے کہ آپ کا کیس ڈسٹرکٹ یول پر ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب والا آپ feed نہ کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ کا سوال کیا ہے؟

سید محمد فضل آغا۔ میرا سوال یہ ہے کہ ان کی commitment یہ ہے کہ ہم تحصیل level پر دیں گے۔ یہاں صورت حال یہ ہے کہ اگر آپ دیکھیں تو ڈویژنل سطح پر بھی تعداد پوری نہیں ہے۔ مجھ سے انہوں نے کمیشن میں commitment کی تھی کہ ہم پشین میں ایک سٹڈیم بنائیں گے۔ اس کے متعلق کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ انہوں نے Ministry اور Division سے consult کیا ہے کہ یہ اس سلسلے میں کیا کرنا چاہتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب! وزیر ثقافت کون صاحب ہیں

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! اس پر phase-wise پروگرام بن رہے ہیں۔ یہ ابھی بات ہے کہ ہر علاقے میں ایسی سہولتیں فراہم ہوں۔

سید محمد فضل آغا۔ میرے سوال کا جواب وزیر ثقافت دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وزیر ثقافت کون صاحب ہیں؟

سید اقبال حیدر۔ وزارت ثقافت کا انچارج وزیر میں ہوں۔ وزیر ثقافت کوئی نہیں ہے۔ جناب قائم مقام چیئرمین۔ وزیر ثقافت کوئی نہیں ہے اور آپ look after کر

رہے ہیں۔

مزور رکن کا ارشاد یہ ہے کہ پشین میں کوئی کمپلکس نہیں بنا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ اس کے اوپر بھی phase-wise غور ہوگا۔ اس مرحلہ پر کوئی پروگرام نہیں ہے۔ تاہم میں مزور رکن کی تجویز کو Sports Board میں ضرور take up کروں گا۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں۔ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے پروگراموں سے میں کبھی انکار نہیں کروں گا۔ میں ان کی تجویز کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اگر ابھی نہیں بنا ہے تو اگلے مرحلے میں تعمیر ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بجا ہے۔ جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ کیا جناب وزیر رقص و موسیقی اور کھیل ارشاد فرمائیں گے۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین - وزیر رقص و موسیقی:

(قلمی)

جناب قائم مقام چیئرمین - وزیر کھیل و ثقافت

(مداخلت)

حافظ حسین احمد - کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ مکران کے نام سے بلوچستان

میں کوئی ضلع ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین - ہاں - یہ صحیح ہے - میں نے خود دیکھا ہے - اقبال

حیدر صاحب - آپ نے آئٹیم نمبر ۲ پر دیکھا ہے کہ جہاں district level کھا ہوا ہے وہاں یہ sports stadium at Makran کھا ہوا ہے تو مکران میں یہ کس جگہ پر ہے -

سید اقبال حیدر - یہ تربت میں ہے - لیکن میں اتنا جانتا ہوں کہ ابھی تک ہماری

حکومت میں کوئی وزیر رقص و موسیقی نہیں ہے - اگر مولانا صاحب اس ذمہ داری کو نبھانے کے خواہش مند ہوں تو میں اس کا خیر مقدم کروں گا -

حافظ حسین احمد - آپ کس نفسی سے کام لے رہے ہیں -

جناب قائم مقام چیئرمین - وزیر صاحب - آپ ایسی باتوں کو محسوس نہیں کرتے - اس سے

وقت ضائع ہوتا ہے - ڈاکٹر عبدالحی صاحب -

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ - میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ لسٹ سے ظاہر

ہوتا ہے کہ بلوچستان میں سوائے تین جگہوں کے Sports Complex Stadiums کی تعمیرات

کے بارے میں کوئی پروگرام موجود نہیں ہے - کیا وزیر موصوف اس تجویز کے متعلق ارشاد فرمانا

پسند فرمائیں گے کہ ابتدائی طور پر ڈویژنل سطح پر ایک ایک سینیڈیم تعمیر کیا جائے اور اس کے

بعد اضلاع پر توجہ دیں تاکہ ہر ضلع میں ایک ایک سینیڈیم تعمیر ہو سکے - کھیل کود کی ہمارے ملک

میں بڑی اہمیت ہے - اس حوالے سے میں نے یہ عرض کیا ہے -

سید اقبال حیدر - جناب والا! ان کی تجویز بالکل صحیح ہے - میں نے دیانت داری

سے عرض کیا ہے کہ نہ صرف ڈویژنل سطح پر بلکہ ضلع کی سطح پر سپورٹس سینیڈیم کا ہونا ضروری

ہے۔ ان کی یہ تجویز باطل صحیح ہے۔ میں معزز رکن کی وساطت سے عرض کروں گا کہ یہ تین سینیٹیم بننے والے ہیں، ان کے علاوہ وہ کسی ذویین کے متعلق ضروری سمجھتے ہیں کہ وہاں بھی سینیٹیم تعمیر ہونا چاہیئے۔ تو اس تجویز پر ہم کھلے دل کے ساتھ غور کریں گے۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب والا! آپ جواب کا مطالبہ فرمائیں کہ انہوں نے بڑی خوبصورتی سے اس بات کو بھی مالا ہے۔ جواب یہ دیا گیا ہے کہ

"درج ذیل تفصیل کے مطابق تیرہ سپورٹس سینیٹیم ضلعی اور دس سپورٹس

سینیٹیم تحصیل سطح پر مھاٹ، کھیل و سیات ڈویژن کے زیر نگرانی ہیں"

ہم نے تو پوچھا ہے کہ تعمیر کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے ہیں اور یہ جواب دے رہے ہیں کہ "زیر نگرانی ہیں"۔ "زیر نگرانی" کا کیا مطلب نکلتا ہے۔ کیا وزیر صاحب اس کی وضاحت فرمائیں گے۔

سید اقبال حیدر۔ آپ انگریزی میں جواب پڑھ لیں تو اس کے مطلب کا آپ کو

صاف پتہ چل جائے گا۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ 'Have been under taken'

سید محمد فضل آغا۔ تو پھر "زیر غور" لکھا جانا چاہیئے "خدا کے لئے ذرا خیال

رکھیں۔ اہل زبان ہو کر ایسی غلطیاں کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ۔ ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بلز دیکھنے جی بہت سوال ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالحی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ۔ وزیر صاحب نے تجویز مانگی تھی۔ تو میں اس پر عرض کر رہا

ہوں کہ نصیر آباد ڈویژن اور رتوب میں وہ بسم اللہ کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ کا سوال تھا کہ ہر ڈویژنل سطح پر ہونا چاہیئے۔ بس

اتنی سی بات ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم انشاء اللہ کریں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ وزیر صاحب نے کہا کہ ہمارے زیر غور ہے۔ میں

پوچھوں گا کہ موجودہ بجٹ میں یا Phase wise انہوں نے لفظ استعمال کیا۔ میں یہ پوچھوں گا کہ

موجودہ بجٹ ۹۵-۹۴ میں پشین کے بارے میں یا لورالٹی کے بارے میں یا تمام صوبے کے ڈویژنل ہیڈ

کوآرڈر کے بارے میں کوئی پلان ہے؟

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین فی الحال تو پہلے مرحلے میں یہی ہے لیکن جتنے بھی علاقوں میں کوئی بھی معزز رکن چاہے کہ یہاں بہ ضرورت ہے۔ وہاں پر کی محسوس ہو رہی ہے۔ یہاں پر feasible ہے۔ ہم تو ہر علاقے میں کام کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تو عوام سے متعلق ہے۔ اس میں کوئی امتیاز نہیں برتا جائے گا۔ اور ہم ان کی تجاویز کا خیر مقدم کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ علاقے کی بات نہیں ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ ڈویژنل ہیڈ کوآرڈر پر آپ بنا رہے ہیں یہ تجویز زیر غور ہے۔

سید اقبال حیدر۔ بالکل زیر غور ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا اس بحث میں۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں ابھی تو فی الحال تیرہ اور دس ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ اس موجودہ بحث میں ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جی موجودہ بحث میں ہے۔

سید مسعود کوثر۔ جناب ایک سہ ماہی سوال ہے۔ وزیر موصوف صاحب نے فرمایا ہے کہ ان جگہوں پر سپورٹس سینیڈیم شروع کیے گئے ہیں۔ اس میں لوہا کا ذکر بھی ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس موجودہ حکومت کے دور میں پندرہ سال کی تاثیر کے بعد یہ سینیڈیم شروع کیا گیا۔ لیکن کیا وزیر موصوف صاحب ہمیں تسلی دیں گے کہ یہ ایک سال یا دو سال میں مکمل بھی ہو جائے گا؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب اقبال حیدر صاحب میئر صاحب جو فرما رہے ہیں۔ وہ مکمل ہو جائے گا؟

سید اقبال حیدر۔ جی ہم اس کو تیزی سے مکمل کرانے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ سوال نمبر ۷۲ سید محمد فضل آغا صاحب

76 *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) whether there is any proposal under consideration of the Government to up grade the capacity of the thermal power station WAPDA at Shaikh Man Quetta from 90 to 200 KV, if so, the steps taken so far in this regard; and
- (b) whether it is a fact that the capacity of the aforesaid thermal power station has fallen to 60 KV?

Malik Ghulam Mohammad Mustafa Khar: (a) Yes, there is a proposal to up grade thermal generation in Quetta area but not specifically at Thermal Power Station WAPDA Shaikh Manda. In the recent meeting of the Cabinet Committee on Energy held on 22-6-1994, it has been decided that a Combined Cycle Thermal Power Station of capacity of 100 MW be installed in Quetta Area in private sector.

(b) The capacity of the plant has not fallen to 60 MW. Actually due to high elevation of Quetta - design capacity of the plant has derated to 60 MW.

سید محمد فضل آغا۔ سیکنٹری۔ اس میں گزارش ہے کہ آپ کو پتہ ہے کہ فیڈ مارشل محمد ایوب خان کے دور میں کوئٹہ میں ایک تھرمل پاور سٹیشن بنایا گیا تھا۔ جو ۱۰۰ میگاواٹ کا تھا۔ یہ ۶۰ کی بات ہے۔ اور اب اس کو ۲۰/۲۵ سال ہو گئے ہیں۔ اور جواب سے مجھے بڑا دکھ ہے۔ کیونکہ کھر صاحب سے اس قسم کے جواب کی توقع نہیں تھی۔ اگر وہ اس قسم کے جواب نکلا کر یہاں بھجوائیں۔ تو مجھے بڑا افسوس ہے کہ وہ اتنے تجربہ کار اور زیرک آدمی ہیں یا تو ہمیں اور ہاؤس کو Mislead کرنا چاہتے ہیں۔ یا پھر ان کے ساتھ دھوکہ دیا ہے۔ کیونکہ مجھے بجا طور پر معلوم ہے اور اس سوال کے ذریعے سے میں stress کروں گا۔ اس سلسلے میں سینٹ کی باقاعدہ کوئی انکوائری کمیٹی جانی چاہیے۔ کیونکہ جواب میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ سراسر غلط ہے۔ وہ آپ کا جو تھرمل پاور سٹیشن

ہے آپ کو بھی معلوم ہے۔ اور جو لوگ کوئٹہ میں رستے ہیں یا آتے جاتے ہیں۔ وہ اب بوزھا ہونے کی وجہ سے ۵۰ فیصد سے زیادہ efficiency پر maintenance نہ ہونے کی وجہ سے چل نہیں رہا ہے۔ اور یہاں پر انہوں نے plea یہ لی ہے۔ کہ high altitude کی وجہ سے اس کی efficiency کو ۵۰ فیصد تک reduce کر دیا گیا جو بالکل غلط ہے۔ یہی altitude ۳۰ سال پہلے بھی تھا۔ اور آج بھی ہے۔ جب اس وقت یہ سو فیصد efficiency پر کام کر رہا تھا۔ اور آج انہوں نے ایک plea یہ لی۔ میاں صاحب کی گورنٹ میں ایک تجویز یہ تھی کہ ایک ٹرینز اوکاڑہ سے حٹ کر کے کوئٹہ تھرمل پاور سٹیشن کو in addition لگایا جائے گا۔ میرے سوال کرنے کا یہ مہم تھا کہ آیا وہ پروگرام ہو رہا ہے یا نہیں؟ انہوں نے اس کو بھی skip کیا ہے۔ بلکہ یہ بتا دیا ہے کہ شاید ہمارے ہاؤس میں کچھ معزز اراکین ایسے ہوں جو وہاں پر پرائیویٹ سیکٹر میں اپنا تھرمل پاور سٹیشن لگانا چاہتے ہوں جو کہ ابھی بات ہے 'موصد' افزاء بات ہے۔ لیکن اس سے گورنٹ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ private affair ہے۔ ہم نے تو گورنٹ سے سوال کیا ہے کہ جی آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ تو میری کھر صاحب سے گزارش ہے کہ یہی بات کو تو میں stress کروں گا کہ وہ سو فیصد پیشینگی پر کام نہیں کرتا ہے۔ فحش پر ہے۔ اس کے لئے کیا مددواں ہے؟ اور دوسری جو تجویز چل رہی تھی کہ gas based turbine shift کر کے وہاں کوئٹہ میں لگائیں گے اس کے متعلق مجھے exact اور صحیح جواب دیں۔ یہ دونوں جواب غیر تسلی بخش ہیں اور اگر تسلی بخش نہ ہونے تو I will request through you Mr. Chairman کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس معاملے کو دیکھے۔ شکریہ جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی کھر صاحب۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ معزز سینیٹر صاحب کی یہ شکایت بالکل درست ہے کہ یہ جو پاور پلانٹ وہاں ہے اس کی capacity میں کمی آئی ہے۔ اور وہ capacity میں کمی کوئی altitude کی وجہ سے نہیں ہے۔ وہ پرانا ہونے کی وجہ سے آئی ہے۔ یہ حقیقت ہے۔ میں کراچی میں تھا۔ میں ابھی واپس آیا ہوں۔ میرے پاس ابھی وہ آنے تھے۔ میں نے ان کو کہا ہے کہ اس میں کوئی بات مچھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں تک ان کے سوال کے دوسرے حصے کا تعلق ہے۔ اس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ ہے کہ پرائیویٹ ذرائع

سے وہاں hundred Megawatt کا پاور سٹیشن اور لگایا جانے کا اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہ جلدی لگ جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بہت اچھا شکریہ۔ جی فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب میں بہت ممنون ہوں اور اگر یہی رویہ میرے باقی treasury benches کے ممبران کا رہے تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایسا متنازعہ مسئلہ رہ سکتا ہے جو کہ unsolved رہ جائے۔ اب انہوں نے فرما تو دیا ہے کہ یہ غلط ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ concerned Ministry کے لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہے۔ کیونکہ ہاؤس کے فلور پر غلط statement اور ہاؤس کو mislead کرنے سے یہ بات تحریک استحقاق کی طرف جاتی ہے۔ تو میری گزارش ہوگی کہ کھر صاحب جن لوگوں نے غلط اطلاع ہمیں دی یا ان کو دی ان کے ساتھ صحیح طریقے سے نمٹا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی ڈاکٹر عبدالحی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب کی توجہ دلانے کی کوشش کرتا ہوں کہ پٹنی میں بہت بڑا پاور پلانٹ ہے۔ اس کی ٹرانسمن کا مسئلہ ہے منجگور کی طرف اور تربت سے بیدہ تک۔ تھوڑی سی اگر وہ مہربانی کریں اس پر توجہ دیں تو وہاں بجلی بڑی مقدار میں ہے۔ ٹرانسمن لائن کا مسئلہ ہے۔ تو کیا وزیر موصوف متعلقہ حکام کو ہدایت فرمائیں گے؟ چونکہ بجلی ویسے بھی موجود ہے اور لوگوں کو ملنی چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب یہ نیا مسئلہ ہے۔ پٹنی کا تعلق اس سوال سے نہیں ہے۔ اور اس سوال سے بالکل مختلف ہے۔ لہذا سوال نیا کریں۔ پھر کریں گے۔ جی مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین! اس زبان کا پبلک سیکٹر میں

بیمبلی گورنمنٹ نے جو فیصلہ کیا تھا وہ کوئی ایریا میں لگایا جانے کا یا نہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی کھر صاحب۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر - جناب میں کوئی غلط جواب دینا نہیں چاہتا۔ مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ لیکن معلوم کر کے آپ کو بتا دوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین - شکریہ جی۔ سوال نمبر ۷۷۔ سید محمد فضل آغا صاحب۔

77 * Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state whether it is a fact that some amount has been paid to Saudi Government some time back for the purchase of building for Pakistan House in Madina Manawwra, if so, the total amount paid and the time by which the building plot will be purchased?

Minister for Religious Affairs Division: No amount has been paid to the Saudi Government for purchase of building for Pakistan House in Madina Munawwarah.

جناب قائم مقام چیئرمین - ضمنی سوال۔

سید محمد فضل آغا - اس سے پہلے کہ میں کچھ عرض کروں میں اس ضمن میں بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ سوال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس مرض کی دوا اور تھپی کی جانے والی لانے کا مقصد صرف یہ نہیں ہے کہ آپ لوگ بات کہہ کر بیٹھ جائیں اور وہاں سے صحیح جواب نہ آئے اور ہماری satisfaction نہ ہو۔ میری گزارش یہ تھی کہ جواب صحیح آنا چاہیے یا جب تک اس کا جواب پورا نہ ہو جانے تو ہم مجبور ہیں۔ جناب چیئرمین! شاہ صاحب تو تعریف لانے نہیں۔ کون جواب دے گا؟ یہ سوال وزارت مذہبی امور کا ہے۔ کون جواب دیں گے جی؟

جناب قائم مقام چیئرمین - آپ سوال تو کریں ناں؟

سید اقبال حیدر - سوال تو آپ کے سامنے بھی ہے اور ان کے سامنے بھی ہے۔

(interruption)

Mr. Acting Chairman: No cross talks, please.

Syed Muhammad Fazal Agha: Sir, they are talking to you, ask

them Syed Iqbal Haider is a Minister. He is responsible and when he talks to me then I have to reply.

Mr. Acting Chairman: You kindly address me.

Syed Muhammad Fazal Agha: Sir, I always address you but I have to reply him

آپ نے سوال کر دیا جواب کوئی وزیر بھی دے گا اگر وزیر نہیں دے گا۔۔۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب گزارش یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں حرم شریف کے قریب پاکستان ہاؤس تھا جو حرم شریف کی extention کی وجہ سے اس کے لئے سودی گورنٹ کو ہم نے پیسے دینے تھے اور وہ پیسے ابھی تک سودی بینک میں پڑے ہوئے ہیں کافی عرصے سے پڑے ہوئے ہیں۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ آیا ان پیسوں کو کب تک utilise کیا جا رہا ہے جو مدینہ میں پاکستان ہاؤس کے لئے ایک اور بڈنگ کرنی ہے، کیونکہ ان کا limit exhaust ہو رہا ہے اگر انہوں نے جلدی نہ کی تو وہ پیسے confiscate ہو جائیں گے۔ سودی گورنٹ اپنے پاس permanent رکھ لے گی اور انہوں نے نہ آؤ دیکھا نہ ساؤ دیکھا۔۔۔ ایک تو تصویبی سیٹل سینٹ سیکرٹریٹ سے بھی ہوئی ہے انہوں نے کہا pay the Saudi Government جبکہ میں نے لکھا تھا

It is still lying with the Saudi Government, lying and pay, it is two different

things میری گزارش اس سلسلے میں یہ ہے کہ یہ National interest کی بات ہے۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ جی نہیں۔ جی نہیں بھی غلط ہے وہاں پیسے ہیں مجھے پتہ ہے اس کے لئے بھی میں سینٹ کی کس بھی کمیٹی کو ریفر کرنا چاہتا ہوں وہاں ہمارے پیسے millions میں پڑے ہوئے ہیں جو وہاں مدینہ میں پاکستان ہاؤس خریدنا ہے اس کے لئے کیا progress ہے صرف یہ بتایا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کتنے پیسے ہیں آغا صاحب؟

سید محمد فضل آغا۔ جی کوئی Millions میں ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ میں سمجھ چکا ہوں میں یہ گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ ان پیسوں میں سے دو بڈنگیں تو خریدی جا چکی ہیں پیسے کہ معزز رکن کو پتہ ہو گا کہ ۱۹۸۸ء میں ایک بڈنگ

خریدی کتنی تھی ۱۳ ملین کی اور پھر -----

Syed Muhammad Fazal Agha: Sir, I am asking for the balanced amount and the money lying there.

(interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ پیسہ جو اس وقت وہاں پڑا ہوا ہے اس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ سات لاکھ ۳۴ ہزار ۶ سو سودی ریال ابھی بھی پاکستان کا سودی مانیٹری اسٹینڈنس میں ہمارے اکاؤنٹ میں رکھا ہوا ہے۔ سات لاکھ ۳۴ ہزار ۶ سو سودی ریال۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ یہ ۵۸.۴۸ لاکھ پاکستانی روپے ہو گئے جو وہاں پڑے ہوئے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس رقم کے بارے میں سودی قانون کے مطابق ان کو نوٹسز بھیجے ہیں کہ اگر ابھی shortly انہوں نے utilise نہیں کئے، اقبال حیدر صاحب بالکل گھور کر دیکھ رہے ہیں اس لئے کہ قسے سے بے خبر ہیں ناں جی، تو وہ shortly utilise نہیں کئے گئے، تو سودی قانون کے مطابق وہ پیسے automatically confiscate ہو جائیں گے۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ ان پیسوں کا کیا بن رہا ہے؟ یہ میری گزارش ہو گی کہ اگر ان کو پتہ نہیں ہے تو انہیں کو confuse نہیں کریں، اس کو ذیفر کر دیں جب شاہ صاحب موجود ہوں گے پھر بات کر لیں گے۔

Mr. Acting Chairman: Deferred.

Syed Iqbal Haider: No, Sir. This is presumption. I take exception to this attitude of the honourable Member. I have been maintaining my cool as much as I like but no derogatory remarks I shall permit from any Member. The reason I was looking at the honourable Member was to make sure that I receive every word and whatever his intents are, are fully understood. He is making an issue out of nothing.

Mr. Acting Chairman: No.

Syed Iqbal Haider: He is just trying to impress that nobody knows about it.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں۔

Syed Iqbal Haider: Allow me Mr. Chairman, there is a presumption that he is assuming that the Government does not know, that nobody knows about his question, he knows very well.

Syed Muhammad Fazal Agha: Sir, it is written in the reply.

Syed Iqbal Haider: I am giving you the answer. The whole case is very much concluded. The buildings have been purchased. The balanced amount is not going to be confiscated or lapsed. The apprehensions of the honourable member are on the basis of his own ignorance about the Saudi laws and the procedure and money relating to this case.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ کا کہنا یہ ہے کہ وہ پیسہ lapse نہیں ہو گا۔

سید اقبال حیدر - نہیں ہو رہا ہے جی۔۔۔۔۔

Syed Muhammad Fazal Agha: Sir, I would like to correct the statement made by the honourable Minister.

Syed Iqbal Haider: Yes it is not going to be lapsed, it is not to be misappropriated.

Syed Muhammad Fazal Agha: Sir, when I have got the floor why he speaks? He does not know the manners in the House. When I have got the floor he must keep quiet.

Syed Iqbal Haider: Well, I am not, the honourable member should be taught to address.

(interruption)

Syed Iqbal Haider: No, Sir, I am still on my feet when the honourable member has interrupted. He has no manner himself.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بی فضل آغا صاحب فرمائیں۔

سید محمد فضل آغا۔ یعنی اگر میں بھوت بولوں گا۔ تو پھر ماتنہ کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ یہ بتا رہے ہیں۔

سید محمد فضل آغا۔ وہ کیا بتائیں انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ نہیں کہا کہ پیسے نہیں

ہیں جواب میں لکھا ہوا ہے پڑھ لیں۔ مہلا بھوت تو یہی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ پیسے نہیں ہیں

اب فلور پر کہہ دینا کہ ۴۸ لاکھ روپے ہیں تو اس سے زیادہ misleading اور کیا ہو سکتی ہے۔ یہ تو

آپ کے سامنے ہے اور دوسری میری گزارش یہ ہے کہ I am very much aware about the

laws of Saudi Arabia ان کو معلوم نہیں ہے میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ معلوم کریں یہ نیشنل

انٹرسٹ کی بات ہے۔ میرے ذاتی پیسے نہیں ہیں میرے باپ کے پیسے نہیں ہیں why should I

impress him اور derogatory remarks میں پاس کرنا نہیں چاہتا ہوں۔ میں نے ان کو گزارش

کی تھی کہ آپ چونکہ تیار ہو کر نہیں آنے ہیں۔

Syed Iqbal Haider: Who told you that I am not prepared? This is

no way.

(مدافعت)

راجہ محمد ظفر الحق۔ یہ اتنی sentimentality یہ بھی کوئی طریقہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں

کہ اگر اتنا irresponsible behaviour منسٹر فیڈرل گورنمنٹ کا منسٹر جس کی طرف دنیا دیکھتی

ہے اگر وہ اس طرح کرنا شروع دے گا تو باقیوں سے کیا توقع رکھی جاسکتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ بیڑے بیٹے فضل آغا صاحب کو بات مکمل کرنے

سید محمد فضل آغا۔ میری گزارش یہ ہے کہ وہ تیار ہو کر نہیں آتے ہیں یہی ہے مسئلہ سپورٹس کا سوال تھا یہ امرت دھارا گورنمنٹ کے لئے بن گئے ہیں۔ سپورٹس میں ان کو پتہ نہیں تھا کہ کمران میں کیا بن رہا ہے۔ I had to feed him کہ تربت میں بن رہا ہے ابھی یہ جواب پڑھ کر نہیں آتے کہ اس میں کھا ہے کہ پیسے نہیں ہیں۔ ابھی انہوں نے کہہ دیا کہ پیسے ہیں I had to correct him تو یہ تیار ہو کر جب آتے ہیں جو صاحب تیار ہو کر آتے ہیں وہ specific to the point بات کرتے ہیں ہمارا ان سے جھگڑا کس بات کا ہے اس ہاؤس میں ہم نیشن کو ہیڈ کرنا چاہتے ہیں اور ان کو فیڈ کرنا چاہتے ہیں اور گورنمنٹ کی جہاں غامیاں ہیں ان کو وہاں پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتے ہیں۔ اپوزیشن کی اور ڈیوٹی کیا بنتی ہے اور اگر ان باتوں کو وہ mind کرتے ہیں تو اپوزیشن کو کہیں کہ ہاؤس میں نہ آیا کرے۔ اور پھر مجھے بڑا افسوس ہے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ہر ممبر کا حق ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ ہر ممبر کا حق ہے۔ تو مجھے افسوس یہ ہے کہ اقبال حیدر صاحب اتنا بڑے لکھے آدمی ہونے کے باوجود فلور پر اٹھ کر پھلتے ہیں اپنی غلطیوں کو سامنے رکھ کر کے۔ حائستگی تو یہ ہے کہ کمزوری ہو، کمی ہو تو انسان قبول کرے کہ ہاں۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بس تشریف رکھیں شکریہ۔ اگلا سوال چوہدری شجاعت

حسین سوال نمبر ۷۸۔

78. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be please to state whether it is a fact that Prime Minister has promised to donate sports equipment to Bangladesh in November 1993, if so, the date on which equipment was handed over to Bangladesh?

Minister for Culture, Sports and Tourism: Yes, it is a fact that Prime Minister of Pakistan promised to donate Sports equipment to Bangladesh and Pakistan Sports Board has already purchased the required equipment. Pakistan sports Board is making arrangements to despatch the

equipment to Bangladesh as soon as the formal handing over/taking over ceremony is held with the High Commission of Bangladesh in Islamabad.

جناب سرتاج عزیز۔ سیکرٹری۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی سیکرٹری

جناب سرتاج عزیز۔ سوال یہ ہے کہ ایک سال ہو گیا اب تک یہ ceremony کیوں نہیں ہوئی۔ دیر کی وجہ کیا ہے انہوں نے لکھا ہے جیسے ہی یہ handing over ceremony دیش اسمبلیڈر کی ہوگی تو سامان چلا جائے گا۔ تو کیا وجہ ہے کہ اب تک ceremony نہیں ہوئی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کیا وجہ ہے بناب۔

سید اقبال حیدر۔ اس کے بارے میں دونوں ملکوں کے درمیان مناسب تاریخ کے تعین کے ساتھ جلد از جلد کرانی جانے گی۔ اس میں کوئی خاص رکاوٹ کی وجہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کوئی اور ضمنی سوال - نہیں۔ سوال نمبر ۹۔ چوہدری شجاعت حسین۔

79. * Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be please to state whether it is a fact that the BCCP sold television signals of matches played by Pakistan at home for the next four years, if so, the name of the television network and the amount received by the BCCP?

Minister for Culture, Sports and Tourism: It is a fact that a contract has been signed by BCCP and Trans World International (TWI) for the marketing of TV signal of home series to be played by the Pakistan team between 1994 and 1997. The share of sales will be 75 : 25 between BCCP and TWI and the latter have guaranteed a sum of \$ 1.5 million as a minimum income for BCCP. All costs of production will be borne by TWI.

جناب سرتاج عزیز۔ سیکرٹری۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی، سیکرٹری۔

جناب سرتاج عزیز۔ اس سلسلے میں پہلا سوال تو یہ ہے کہ آیا اس میں پاکستان نیٹ ویمن کو consult کیا گیا ہے یا نہیں اور آیا Trans World International پونڈ سب حقوق ان کو مل گئے ہیں تو پی ٹی وی کو اس کا مطلب ہے کہ اپنے نیٹ ویمن پر مقامی آرٹ کو دکھانے کے لئے ادائیگی کرنا پڑے گی ان کو آیا یہ احتمال نہیں ہے کہ بورڈ آف کرکٹ کنٹرول کو تو ڈیڑھ ملین ڈالر مل جائیں گے۔ لیکن پی ٹی وی کو شاید اس سے زیادہ پیسے دینا پڑیں یہاں پر یہ سیریز اپنے شائقین کو دکھانے کے لئے تو بطور ملک کے تو ہمیں کچھ فائدہ نہیں ہوا فائدہ تو باہر کی کمپنی کو ہوا تو اب تک جو انتظامات تھے کرکٹ میچ دکھانے کے اس میں کیا بہتری ہوئی ہے یا کیا فائدہ ہوا۔ سوائے اس کے کہ بی سی سی پی کو کچھ اور پیسے اس سے مل جائیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ صحیح ہے جی جناب سید اقبال حیدر صاحب

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! اس میں پی ٹی وی کے اوپر زیادہ بوجھ نہیں آنے گا۔ کیونکہ اس کے ساتھ ساتھ جہاں یہ پی ٹی وی کو کھیلوں کے کوریج کیا جاتا ہے اس کے ساتھ کرشل ads ہوتے ہیں اس سے compensate ہوگا۔ اور پی ٹی وی کو کسی حالت میں بھی نقصان نہیں ہوگا۔ اور نہ کوئی اضافی نقصان ہوگا بلکہ فائدہ ہوگا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اچھا۔ جی جناب شیخ آفتاب

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو کنٹریکٹ دیا گیا اس پر کوئی انٹرفیشل فیئر دیا گیا تھا۔ یا کوئی negotiation تھا پرائیویٹ؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب کوئی نینڈر دیا تھا تو invite کیا گیا تھا؟

سید اقبال حیدر۔ سر اس کے بارے میں میں آپ کو مکمل وثوق کے ساتھ ----- میرے پاس اس وقت کوئی بات نہیں ہے۔

Mr Aftab Ahmed Sheikh : Its mean it is deferred.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو کنٹریکٹ دیا

گیا اس پر کوئی International Tender invite ملتا تھا یا کوئی private negotiation تھا؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔۔۔ جی سید اقبال حیدر صاحب کوئی ٹینڈر دیا تھا۔

سید اقبال حیدر۔۔۔ سر اس کے بارے میں میں آپ کو مکمل تفصیلات بعد میں دوں گا کیونکہ اس وقت وٹوق کے ساتھ یہ جواب میرے پاس نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔۔۔ بعد میں بتائیں گے جی۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh : It can be deferred.

جناب قائم مقام چیئرمین۔۔۔ جی بتا دیں گے جی ویسے ان کے چیمبر میں جا کر پوچھ لیتا۔

جناب آفتاب احمد شیخ - کیسے بتا دیں گے جی this information should come on the floor of the house

جناب قائم مقام چیئرمین۔۔۔ ارشاد فرما رہے ہیں کہ۔۔۔

Syed Iqbal Haider: I will give on the floor of the house.

جناب قائم مقام چیئرمین۔۔۔ بلا ٹھیک ہے۔ سوال نمبر 80 چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

80. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

- (a) the time by which the Qatar gas would be injected into southern gas company transmission system; and
- (b) the name of the Pakistan/Foreign Company and its directors, which is sponsoring this project, alongwith its estimated cost?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) The sponsors have tentatively planned to commission the gas pipeline by the year 1999-2000.

- (b) M/s Crescent Petroleum of Sharjah is the sponsor who is in the

process of formulation of a consortium in association with world renowned Energy Sector companies. Other details will be known after the formation of consortium.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary. Yes Bhindar Sahib.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب میں وزیر موصوف سے یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ جو کنسورشیم بن رہا ہے اس میں کوئی پاکستانی فرم یا پاکستان کی بھی کوئی پارٹی ہوگی؟
جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب انور سیف اللہ خان صاحب۔

جناب انور سیف اللہ خان۔ جناب چیئرمین! اس وقت جو کنسورشیم بن رہا ہے اس میں اس وقت تو کوئی پاکستانی پارٹی نہیں ہے یہ private sector ہے اس میں private sector کی investment ہے جو قطر سے پاکستان گیس لائن لے گی اور یہ 1992 میں ان کے ساتھ یہ M.O.U. sign کیا گیا تھا اب تک انہوں نے دو غیر ملکی فرمز کو ساتھ ملانے کی کوشش کی ہے اور کافی حد تک ان کو اس میں کامیابی بھی ہوئی ہے۔ اس میں فرانس کینیڈا پائپ لائن لینڈ ہے جو کینیڈا کی کمپنی ہے اور Brow and Root جو امریکہ کی کمپنی ہے۔ لیکن پاکستانی فرمز میں سمجھتا ہوں انشاء اللہ ضرور اس میں حصہ لیں گی۔ کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی بلکہ ہم حوصلہ افزائی کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ جی بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ ویسے جناب میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کیا کوئی فرم تیار ہی نہیں ہے یا تیار ہیں اور وہ شامل نہیں کر رہے۔ اس معاملے میں حکومت کے علم میں کوئی بات ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب انور سیف اللہ خان صاحب۔

جناب انور سیف اللہ خان۔ جناب ایسی تو کوئی بات ہمارے نوٹس میں نہیں آئی اور اگر کوئی ہے تو وہ ہم اللہ کر کے میرے پاس آئیں میں کوشش کروں گا کہ اس کنسورشیم میں ان کو ممبر بنائوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ۔ جی سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب جس قیمت پر یہ گیس کمپنی نہیں گیس دے گی اس کا تعین ہو چکا ہے یا اس کا فیصلہ ابھی ہونا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب فیصلہ ہو چکا ہے یا نہیں۔

جناب انور سیف اللہ خان۔ جناب یہ بیسے میں نے عرض کی یہ 1992 M.O.U میں سائن ہوا تھا اس وقت M.O.U میں یہ کہا گیا تھا کہ 90% of the fuel oil price سے اس قیمت پر یہ گیس ہمیں بھیجیں گے لیکن معاہدہ ہو ہے sales purchase agreement ہے وہ اب تک نہیں ہوا ہماری طرف سے سونی سدرن گیس کمپنی جو ہے وہ ان سے negotiate کر رہی ہے لیکن اب تک Final بات طے نہیں پائی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ابھی بات طے نہیں ہوئی۔ جی ڈاکٹر عبدالحی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ۔ جناب میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر موصوف صاحب سے یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ کیا کوئی ایسی تجویز وفاقی حکومت کے زیر غور ہے کہ ایران کی حکومت بلوچستان کے جو تربت بنگلور ضلع چاغی خاران جو بارڈر ایریا میں وہاں گیس دینا چاہتی ہے کیا حکومت کس ایسی تجویز پر غور کر رہی ہے کہ گیس کی سپلائی ان علاقوں کو حکومت ایران سے معاہدے کے تحت۔ کوئی منصوبہ ہے اس کے بارے میں معلومات کرنا چاہوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ایران سے گیس لانے کا کوئی معاہدہ ہوا ہے مکران کو دینے کے لئے۔ جی جناب انور سیف اللہ خان صاحب۔

جناب انور سیف اللہ خان۔ جناب! ایران کے ساتھ پچھلے دنوں میں صدر مملکت کے دورے کے دوران ہمارا ایک M.O.U sign ہوا تھا ہم ایران سے انشالہ پائپ لائن کے ذریعے گیس پاکستان لائیں گے لیکن جو ان کا سوال تھا وہ specifically ان کے علاقے تربت مکران اور خاران وغیرہ کے لئے تھا۔ تو وہ specifically کوئی ایسا معاہدہ ان کے ساتھ نہیں ہوا لیکن حکومت پاکستان جو ہے جگہ جگہ فاس کر بلوچستان کے ہر علاقے میں ہم LPG کے ڈھونڈنا رہے ہیں جی اور غالباً ایک لپنی میں بھی بن رہا ہے تاکہ ہم وہاں کے عوام کو LPG گورنٹ ریٹ پر میا کر سکیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ درست ہے جی۔ عبد الرحیم خان صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - کیا یہ جو Crescent Petroleum of Sharja ساتھ معاہدہ ہو رہا تھا اس میں یعنی ریٹ کے بارے میں اور پارٹنرشپ کے بارے میں پاکستانی کمپنیز اس کے بارے میں پہلے سے کوئی شرائط تھیں - کوئی شرط ملے کی گئی ہے یا اس کو open پھوڑا گیا ہے -

جناب قائم مقام چیئرمین - جناب انور سیف اللہ صاحب -

جناب انور سیف اللہ خان - ایسی کوئی شرط نہیں جو 1992 میں M.O.U سان ہوا تھا -

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - یعنی ان کے ساتھ جو agreement ہوا یہاں گیس پہنچانے میں - جس کے ریٹس کے بارے میں پاکستان کو حق حاصل ہے - اور پاکستان کی کمپنی کے یہ شرط میں ہے کہ پاکستان کی کمپنی اس consortium میں ہوگی - یا اس مسئلے کو کہاں تک رکھا گیا ہے -

جناب انور سیف اللہ خان - ایسی کوئی شرط نہیں ہے یہ جو 1992 میں MOU سان ہوا تھا اس میں crescent کو یہ right concede کیا گیا تھا کہ وہ پاکستان کے لئے قطر سے گیس لائیں گے بلکہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ قطر حکومت کے ساتھ ان کی جو کمپنی ہے ان کے ساتھ ہم گیس خریدنے کا agreement کریں گے اور پھر پاکستان حکومت کے ساتھ ہم گیس بیچنے کا agreement کریں گے اس میں details ہیں - وہ اس وقت تک ہم نے ان کے ساتھ work out نہیں کی جیسے ممبر صاحب فرما رہے ہیں کہ جی کوئی پرائیویٹ سیکٹر وغیرہ - تو یہ پرائیویٹ سیکٹر کا consortium ہے اس میں ہم ان کو صرف encourage کر سکتے ہیں کہ پاکستان کی کمپنیوں کو اس میں شامل کریں اور اگر کوئی اس میں جیسے لگانا چاہتا ہے تو ہم اللہ دوسرا یہ جناب کہ اس گیس کے آنے سے پاکستان میں بھی ہمیں کوئی 2.8 Billion ڈالر کی investment کرنا پڑے گی کیونکہ ہمیں بھی اپنی پائپ لائن اور ہمارا جو transmission system ہے اس کو بڑھانا پڑے گا اس میں پاکستانی کمپنیاں ضرور شامل ہوں گی

جناب قائم مقام چیئرمین - جناب راجہ ظفر الحق صاحب -

راجہ محمد ظفر الحق - میں آپ کی وساطت سے حکومت کی اطلاع کے لئے میں گزارش

کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی مجھے ٹیلی فون آیا تھا شیخ رشید صاحب کا کہ ان کے گھر کے اوپر directly پولیس نے فائرنگ کی ہے اس سے کچھ خواتین اور بچے اور باقی لوگ بھی زخمی ہونے میں اور غم کی حد اس قدر ہو چکی ہے کہ وہاں اسمبلیشن کو بھی جانے کی اجازت نہیں ہے جب میں ٹیلی فون پر ان سے بات کرتا رہا تھا تو جیسے کافی شور و غل اور پیچ و پکار کی آوازیں میں نے اپنے کانوں سے سنی ہیں۔ گورنمنٹ سے صرف اتنی demand ہے کہ وہاں اسمبلیشن کو جانے دیں گورنمنٹ کے ہوں یا ایچی ویلفیئر کی ہوں۔ یہ اس حد تک نہ جائیں کہ یہاں پھر کیفیت دوسری ہو جانے اگر حکومت کے کوئی وزیر جا کر راولپنڈی کی انتظامیہ کو اتنا کہہ دیں کہ وہ اسمبلیشن کو اندر جانے دیں جو زمینوں کو باہر لاسکیں۔

جناب چیئرمین۔ کون صاحب جائیں گے

سید اقبال حیدر۔ میں ممنوعات کرتا ہوں جناب۔ لیکن راجہ صاحب تو یہاں تشریف فرما ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ میں اسی باہر سے آیا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ فرماتے ہیں ٹیلی فون پر بات ہوئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ فائرنگ ہوئی ہے زخمی ہونے میں مگر اسمبلیشن کو اندر جانے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ تو ارشاد ان کا یہ ہے کہ اسمبلیشن کو جانے دیا جائے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ اندر جانے کا کیا مقصد ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ نہیں تھے پہلے اس پر بحث ہو چکی ہے۔ وزیر داخلہ صاحب ہیں وجہ دیکھ لیں گے اس کو۔ جناب اگلا سوال جی سوال نمبر ۱۸ جناب محمد ابراہیم خان صاحب

81 *Muhammad Ibrahim Khan: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

- (a) whether some local and foreign companies were engaged in the work of oil exploration in district Kohat, if so, its details;
- (b) whether some positive results were achieved in the said work, if so, its details; and

- (c) whether there is any proposal under consideration of the Government to undertake more work in that area?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) Yes. OGDC (Local), AMOCO (Foreign) Texas Gulf (Foreign), Crescent Petroleum (Foreign), Pakistan Oilfields Limited (Local).

(b) No.

(c) Yes.

جناب محمد ابراہیم خان - جناب پارٹ سی میں یہاں سوال کے جواب میں (yes) لکھا گیا ہے میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ نشاندہی کر سکتے ہیں کہ further کوہٹ کے علاقے میں کس تحصیل میں exploration کی کارروائی ہو گی؟ جناب قائم مقام چیئرمین - جی جناب وزیر صاحب کوئی تجویز ہے

جناب انور سیف اللہ خان - میں کوشش کروں گا کہ ہم ہنگو کی طرف اور مل کی طرف انشاء اللہ activities کریں مجھے جناب ممبر صاحب کا احترام ہے اور وہ جو بات پوچھنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ کوہٹ ڈویژن میں تو ہو رہا ہے مگر درہ میں کافی exploration ہوتی ہے ہیں لیکن unfortunately اب تک وہاں کوئی strike نہیں ہوتی کرک ضلع میں بھی exploration ہوتی ہے لیکن ہم پورے کوہٹ ڈویژن میں یہ کرنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے ہماری یہ دعا ہے کہ ہمیں کامیابی ہو ہم اس طرف بھی جائیں گے۔

حاجی فرید اللہ خان - یہ تجویز ہماری طرف درہ آدم خیل کے لئے کوئی ہے یا نہیں ہے صرف منسٹر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں؟

جناب قائم مقام چیئرمین - جناب انور سیف اللہ صاحب

جناب انور سیف اللہ خان - جناب! میں کل اپنے فانا کے بھائیوں سے یہ بات کر رہا تھا کہ اگر آپ ایم این ایز اور سینیٹرز صاحبان آپس میں مل کر ہم سے بات کریں اور اگر وہ چاہتے ہیں اور کہ ہم Tribal Area میں بھی جا کر exploration کریں چونکہ وہ کافی حد تک

un-explored ہیں اور اس وقت کوئی تجویز بھی زیر غور نہیں لیکن اگر سینئر صاحب ہم سے تعاون کریں اور وہاں اجازت دلائیں تو ہم انشاء اللہ وہاں exploration ضرور کریں گے۔

حاجی فرید اللہ خان۔ درہ آدم خیل تقریباً ۱۲-۱۳ میل کے فاصلے پر ہے، کوہاٹ سے ساتھ بہت نزدیک ہے۔ جب کوہاٹ تک یہ پہنچ جائے تو اس کو چاہیے کہ درہ آدم خیل کو بھی دی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں، ان کا ارشاد یہ ہے کہ اگر آپ صاحبان فاناوے چاہتے ہیں تو آئیں، مل کر بیٹھیں اور پھر جو کام کرنا ہے وہ کریں گے۔

جناب انور سیف اللہ خان۔ یہ غالباً میرے بھائی غلط سمجھے، وہ غالباً سوئی گیس کا کہہ رہے ہیں یہ exploration ہے تو وہ ب سوال آنے گا اس پر میں جواب دے دوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ تو ہے کہ bidding وغیرہ کرنا ہے، دیکھنا ہے وہاں پر، جی جناب اگلا سوال نمبر ۸۲۔ جناب محمد ابراہیم خان صاحب۔

82. *Muhammad Ibrahim Khan: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state whether it is a fact that the work of Archaeological excavation in the country has been entrusted to foreign teams, if so, the names of the teams with their origin and the areas in which they were engaged?

Minister for Culture, Sports and Tourism: The work of archaeological excavations has not been exclusively entrusted to foreign teams. In fact the Foreign Archaeological Missions are working in Pakistan in close collaboration with the Department of Archaeology and Museums. The details of the Foreign Archaeological Missions who were/are engaged in the work of archaeological excavations in the country are as under:-

S.No.	Name of Foreign Mission	Area of excavation works	Province
	French Archaeological	Nausharo, Tehsil Dhader	Balochistan

	Mission	District Kachi	
2.	Italian Ecological & Archaeological Mission.	Turbat and Gawadar	--- do ---
3.	Japanese Archaeological Mission	Ranigat in Buner	NWFP
4.	Italian Archaeological Mission.	Barikot, Udegram	--- do ---
5.	Pak-German Study Group	Gilgit, Chilas, Baltistan and Yasin Valley.	Northern Areas of Pakistan
6.	American Archaeological Mission	Harappa, District Sahiwal.	Punjab
7.	British Archaeological Mission	Publi Hills (Gujrat Distt) and Soan Valley near Rewat Distt. Rawalpindi.	--- do ---
8.	French Archaeological Expedition.	Coastal Areas around Thatta.	Sindh.
9.	Tokyo National Museum Archaeological Mission	Archaeological researches along the ancient route from Gandhara	NWFP
10.	Italian-Pakistan Joint Research Project.	Rohri Hills Distt. Sukkur.	Sindh.

The Department of Archaeology and Museums has fullfledged Exploration and Excavation Branch which also undertake excavation and exploration works in the country independently.

کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد ابراہیم خان - جناب! بہت تفصیل سے یہ جواب دیا گیا ہے اس میں صوبہ سرحد کی بات کرتا ہوں کہ یہاں رانی گیت بونیئر ڈسٹرکٹ میں بھی کوئی excavation archaeological کر کے آئے ہیں۔ وہ سوات میں بھی کر آئے ہیں۔ لیکن پچھلے اخبارات میں جیسے آیا ہے۔ ایسے ہو جاتا ہے کہ کچھ لوگ اپنی کرسی، اپنے منصب سے غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے جو

بھی archaeological نوادرات نکتے ہیں اس کو اپنے ڈرائنگ روم کی زینت بناتے ہیں۔ لے جاتے ہیں 'plundering کرتے ہیں۔ کیا حکومت نے کوئی ایسے اقدامات کیے ہیں کہ اس plundering کا تدارک ہو جائے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ درست ہے جی۔ کون صاحب ان کا جواب دیں گے؟
 جناب محمد ابراہیم خان۔ کوئی وزیر صاحب ہیں نہیں۔ کچھ اور ثقافت کے کوئی وزیر ہیں نہیں، ان کو کیا معلوم، کون جواب دے گا؟
 جناب قائم مقام چیئرمین۔ فرماتے ہیں دوبارہ فرما دیں۔ کھر صاحب جواب دیں گے۔ جی لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ میں ان سوال سمجھ گیا ہوں ان کا مقصد یہ ہے کہ جو نوادرات وہاں سے نکلتی ہیں، وہ آفیسران یا جو concerned authorities ہیں وہ اپنے گھروں میں لے جاتے ہیں تو میں معزز ممبر کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ حکومت ایسے اقدامات کر رہی ہے کہ وہاں سے جو چیزیں نکلتی ہیں وہ قومی ملکیت ہوتی ہیں اور ان کو ہم قومی ملکیت میں رکھیں۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب عالی مجھے اس سے تسلی نہیں ہوتی میں مطمئن اس لئے نہیں ہوتا کہ جناب لاسی صاحب اس منسٹری کے منسٹر ہیں ہی نہیں، اور ان کو معلومات نہیں ہیں اس سے پہلے اسی کچھ کا جواب ہمارے وزیر قانون دے رہے تھے۔ اب یہ جواب دے رہے ہیں۔ اب یہ ڈاکٹر صلب کھڑے ہو گئے یہ جواب دیں گے۔ میرا سوال simple ہے کہ وہ نوادرات جو excavation میں یہ archaeological experts کو ملتی ہیں، ان کی باقاعدہ حفاظت نہیں ہوتی اور یہ منضوب والے، کرسی والے، عہدے والے لوگ ان کی plundering کرتے ہیں اپنے ڈرائنگ روم کی ملکیت بناتے ہیں، اس کا کوئی تدارک ہوا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ فائل ابھی لاہور منسٹر صاحب چھوڑ کر گئے ہیں۔ آپ نے انہیں راجہ صاحب کے کہنے پر ادھر بھیجا ہے کہ وہاں فائرنگ ہو رہی ہے، اسبولینس بھیجوائیں، ایک کام ایک وقت میں ہو سکتا ہے، دو کام نہیں ہو سکتے۔ تو پھر یا تو یہ ڈیزر کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین - جی ڈیفر کرتے ہیں - سوال نمبر ۸۳ یگم نسreen جلیل

on her behalf صاحبہ

83. *Mrs. Nasreen Jalil: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) total power generation capacity of KESC in MW/hr and average weekly power generation in MW/hr for the last 52 weeks;
- (b) average power demand in DESC franchised/supplied area in MW/hr;
- (c) the capacity of power generation plants under construction by KESC with appropriate date of completion of these plants;
- (d) weekly details of sale and purchase of electricity by KESC from/to WAPDA in units alongwith price per unit for the last 104 weeks; and
- (e) the amount allocated for distribution system in each locality of Karachi during the current financial year?

Malik Ghulam Mohammad Mustafa Khar: (a) The present total Power Generating Capacity of KESC is 1,738 MW whereas the actual vapability is 1,513 MW. The units Generated by KESC during 1993-94 are 8,096, 912 MWH and the average per week comes to 155,710 MWH.

(b) Maximum demand is 1,409 MW whereas minimum demand is 1,137 MW.

(c) Bin Qasim Thermal Power Station Unit No.6 of 210 MW is under construction and expected to be commissioned in June, 1996.

(d) The units purchased, sale from to WAPDA for last 104 weeks that is for 1992-93 and 1993-94 are as under:-

		1992-93	Avg. Per	1993-94	Avg. /
		MWH	Week MWH	MWH	Week
1.	Purchased	067,932	1306	299,806	5766
2.	Sold	517,269	9947	350,715	6744

The Price of purchase/sale per unit is the same that is Pansa 86.00 per WH.

(e) The normal amount for expansion of Distribution System has been allocated at Rs.25.611 million. An additional amount of Rs.350 million has also been allocated under Karachi Package Scheme for immediate relief to the Karachi consumers.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال؟ کوئی نہیں اٹھا سوال نمبر سہہ ڈاکٹر
عبداللہ صاحب۔

84. *Dr. Abdul Hayee Baluch: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

- the names, grades with date of postings of Director General and Deputy Director Generals of the Pakistan Sports Board; and
- whether these officers are regular employees of the Board or working on deputation or on contract basis?

Minister for Culture, Sports and Tourism: (a) The names, grades and date of postings of Director General and Deputy Generals of Pakistan Sports Board are as under:-

S No	Name and Designation	BPS	Date of Posting
1	Brig.(Retd) Zafar Hayat Director General.	20	27-8-88
2	Mr.Abdul Haq Channar, Deputy Director General (Tech).	19	07-1-85,
	(Moved over to BPS-20 w.e.f.1-12-1989)		
3	Maj.(Retd) Anwar Hussain Deputy Director General (Admin)	19	01-9-91
	(Moved over to BPS-20 w.e.f.1-12-93)		

(b) (1) Brig.(Retd) Zafar Hayat, Director General, Pakistan Sports Board on retirement from Pakistan Army was re-employed on contract basis by Federal Government with effect from 20-3-92 for a period of three years.

(2) Mr. Abdul Haque Channar, Deputy Director General (Tech) is a regular employee of the Board.

(3) Maj.(Retd) Anwar Hussain, Deputy Secretary of Secretariat Group is a Federal Government employee and is on deputation with Pakistan sports Board with effect from 1-9-1991.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال آپ فرمائیں گے؟

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ - جی نہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کوئی نہیں۔ ایسا سوال نمبر ۸۵ ڈاکٹر عبدالحی صاحب۔

85. *Dr. Abdul Hayee Baluch: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

- (a) the names of the officers of the Pakistan Sports Board in order of seniority who qualify for moveover to next grade;

- (b) the month-wise details of office and residential telephone bills and medical bills of the Director General of the Board since his posting;
- (c) the name of firms with their amount of quotations submitted for the installation of a tubewell at National Sports Training and Coaching Centre, Karachi, and the name of firm who was awarded the contract;
- (d) the expenditure incurred by the Director General, on the consumption of petrol, TA/DA etc. on each inland tour since his posting as Director General; and
- (e) whether it is a fact that service of employees of the Pakistan Sports Board is not pensionable, if so, the steps taken by the Government to make the service pensionable?

Minister for Culture, Sports and Tourism: (a) The following officers of Pakistan Sports Board entitled for move-over to next grade with effect from the date mentioned against each:-

1. Mr. Asghar Ali Chowdhry, Director (BPS-18) with effect from 1-12-1986.
2. Mr. Mirza Muhammad Nawaz Khan, Director (BPS-18) w.e.f. 1-12-1993
3. Mr. Akhtar Hussain, National Wrestling Coach (BPS-17) w.e.f. 1-12-1993.

(b) The month-wise details of office and residential telephone bills and medical bills of the Director General, Pakistan Sports Board since his posting are enclosed at Annexure "A".

(c) The name of firms and amount of quotations are as under:-

S No.	Name of Firms	Amount of quotation
1.	M/s.Doll-up Enterprises, Karachi	Rs.10,99,334.40
2.	M/s F+W Management Engineers Group (Pvt) Ltd..Karachi.	Rs.08,10,524.00
3.	M/s.Ghani Builders, Karachi.	Rs.07,93,682.00
4.	M/s.Gul Enterprises Hyderabad.	Rs.06,34,910.00
5.	M/s.Khokhar and Brothers, Karachi.	Rs.08,90,947.00
6.	M/s.National tube Well Cost.Corp.Karachi.	Rs.08,17,600.00

The contract was awarded to M/s.Ghani Builders. As per above statement, the lowest bidder was M/s.Gul Enterprises but they were unable to provide us performance/ experience certificate as well as financial position certificate. Therefore, the contract was awarded to the 2nd lowest bidder at a cost of Rs.7,93,628/-

(d) The details of expenditure incurred by the Director General on the consumption of petrol, TA/DA etc on each inland tour since his posting are attached at annexure-"B".

(e) It is a fact that service of employees of Pakistan Sports Board is not pensionable. However, the case for grant of pension to Board's employees is in process. The following steps have so far been taken:-

- (i) Pakistan Sports Board Pension Regulations duly approved by the Executive Committee of the Board are under consideration.
- (ii) Pakistan Sports Board Service Rules are also under revision. The revised Rules have been sent to Establishment Division by the Ministry in August,

1994 for concurrence.

- (iii) The Pension Fund has also been created. At present a sum of Rs. 34,80,947/- is available in the Pension Fund.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر عبدالحی خان۔ جی نہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کوئی نہیں جناب۔ اگلا سوال نمبر ۸۶ ڈاکٹر عبدالحی صاحب۔

86. *Dr. Abdul Hayee Baluch: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

- (a) the total strength, Grade-wise of employees in the Pakistan Sports Board Headquarters, and
- (b) * the number of such employees from Balochistan Province?

Minister for Culture, Sports and Tourism: (a) The total strength, Grade-wise of employees in Pakistan Sports Board (HQ).

S.No.	Designation	BPS	No. of Posts
1.	Director General	20	10
2.	Deputy Director General	19	02
3.	Director	18	04
4.	Assistant Director	17	02
5.	Accounts Officer	17	01
6.	Publication Officer	17	01
7.	Assistant Director	17	01
8.	Senior Coach	17	08
9.	Estates Management Officer	17	01

10.	Admin Officer	16	02
11.	Superintendent	16	02
12.	Store & TPT Officer	16	01
13.	Junior Coach	16	12
14.	Stenographer (Selection)	16	02
15.	Cameraman	16	01
16.	Stenographer	15	02
17.	Assistant (Selection Grade)	15	03
18.	Assistant Accountant	14	04
19.	Stenotypist	12	07
20.	Assistant	11	04
21.	Calligraphist	11	01
22.	Electrician-cum-Plumber	10	01
23.	U.D.C.	07	05
24.	Storeman	07	01
25.	Senior Driver	07	03
26.	L.D.C.	05	04
27.	D.R.	04	01
28.	Junior Driver	04	06
29.	D.M.O.	04	06
30.	Daftry	02	01
31.	Naib Qasid	01	14
32.	Chowkidar	01	04
33.	Sanitary Worker	01	02

Total:- 105

Coach.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر عبدالحی خان۔ جی نہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کوئی نہیں ہے۔ اگلا سوال نمبر ۸۷ ملک حاجی گل آفریدی

87. *Malik Haji Gul Afridi: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to install grid station at Dara Adam Khel, if so, when?

Malik Ghulam Mohammad Mustafa Khar: A new 132 KV Grid Station with 2 x 13 MVA 132/11KV power transformers at Dara Adam Khel is included in 5th STG project with expected completion during 1997-98. The site for grid station has been selected and the land is under acquisition.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary? No.

سوال نمبر ۸۸ جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

88. *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) the number of transformers installed in village Bharwal, Tehsil and District Gujrat with their capacity, and
- (b) whether it is a fact that the transformer installed in that village often remains out of order, if so, the steps taken by the Government to install more transformers?

Malik Ghulam Mohammad Mustafa Khar: (a) One number transformer of 200 KVA capacity is installed in village Bharwal.

(b) No. It is incorrect.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary? No.

سوال نمبر ۸۹ چوہدری محمد انور بھنڈر۔

89 *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) the flat rate of energy charges for Agriculture Tubewell fixed in 1985-86 for the first time; and
- (b) the subsequent increases in charges alongwith the date and increase up to date?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Flat rate tariff for agricultural tubewell consumers was introduced w.e.f. 1-7-1986. It was fixed at Rs. 60/H.P./month for consumers of Punjab and Sindh provinces and at Rs. 50/H.P./month for consumers of NWFP and Balochistan provinces.

(b) Following revisions have so far been made in respect of flat rate agricultural tariff since its introduction in July 1986:-

Any supplementary جی بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا میں نے ٹیوب ویلز کے چارجرز اور جو چارجرز flat rate میں ان کے متعلق سوال کیا تھا اور میں نے پوچھا تھا اور تفصیل دی گئی ہے تو فاضل وزیر واپڈا تو خود اس سے بڑی اچھی طرح واقف ہیں کہ شروع میں ٹیوب ویل tariff ۶۵ روپے تھا فی ہارس پاور جو بڑھ کر آج ۱۴۰ ہو گیا ہے۔ کیا وہ خود ذاتی طور پر اور حکومت کے وزیر ہونے کی ناطے سے بھی اس بات سے مطمئن ہیں کہ یہ ریٹ درست ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب غلام مصطفیٰ کھر صاحب۔ ریٹ کے بارے میں سوال ہے کہ ریٹ ۶۶ سے ۱۴۰ ہو گیا ہے آپ مطمئن اس سے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر، میرے خیال میں یہ کہنا کہ میں مطمئن ہوں بات درست

نہیں ہو گی۔ حقیقت یہ ہے practical conditions کی وجہ سے تیل کی قیمت بڑھنے کی وجہ سے اور باقی وجوہات کی وجہ سے قیمتیں بڑھانی گئیں ہیں اور اس میں ایک اور بھی بنیادی وجہ ہے کہ جس کو ہم ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن اب تک ہم اس کو پورا قابو نہیں پاسکے۔ کیونکہ بجلی کی چوری اور ضیاع جو ہے وہ بہت ہی زیادہ ہے اور اس کا بھی اس میں عمل دخل ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! ہمیں خوشی ہے کہ جناب وزیر واپڈا نہایت فراہمی کے ساتھ صحیح بات کو صحیح بات کہتے ہیں لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ جب وہ مطمئن نہیں ہے لوگ نیوٹ ویز کے کنکشن کوا رہے ہیں۔ لوگوں کے لئے flat rate ان کی بساط سے باہر ہو گیا ہے اس کے لئے کیا آپ کوشش فرمائیں گے کہ اس ریٹ کو زمینداروں کی بساط میں لایا جاسکے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نظر ثانی کی جانے ریٹ پر۔ جی جناب، غلام مصطفیٰ کھر صاحب۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر، جناب حقیقت یہ ہے کہ یہ بہت ہی لمبا جواب ہو جانے گا۔ میں اس میں نہیں جانا چاہتا۔ یہ سارا نظام ایسا ہے کہ جس میں کرپشن اور بے ایمانی حد سے زیادہ بڑھ چکی ہے۔ اور وہ ہر جگہ پر ہے۔ واپڈا ایک بہت بڑا محکمہ ہے اور اس میں عام آدمی زیادہ متاثر ہوتا ہے اس لئے وہ صاف نظر آتی ہے۔ یہ آج کی بات نہیں ہے۔ اور میں compare نہیں کرنا چاہتا کہ پہلی حکومت کی وقت میں بھی یہی تھا اس لئے اب یہ چلا آ رہا ہے۔ میں justify نہیں کرنا چاہتا۔ ہم نے کچھ major اقدامات لئے ہیں۔ کچھ اور لینے ہیں۔ اور اس کے راستے میں کئی رکاوٹیں ہیں جس کو ہم دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس کا علاج صرف یہی ہے کہ جب تک ہم واپڈا میں یا باقی جگہ پر یہ چوری اور کرپشن کا سدباب نہیں کرتے تو پھر چند چوروں کا وزن ساری قوم پر پڑتا ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، غالباً میں شاید صحیح طور پر وضاحت نہ کر سکا۔ میرا سوال جناب general نہیں ہے۔ میں عام جو چوری ہے یا عام جو چارجز ہیں انکے متعلق عرض نہیں کر رہا۔ میں تو صرف flat rate کے متعلق کہہ رہا ہوں کہ flat rate تو fixed rate ہیں اور flat rate کے متعلق اگر آپ مطمئن نہیں اور جانتے ہیں تو کیا آپ اس کے متعلق کوشش فرمائیں گے کہ اس کو کس طرح کم کیا جائے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر، صرف کوشش نہیں کروں گا بلکہ میرا یہ ایمان ہے اور میں خدا

کو حاضر حاضر کر کے کہتا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ یہ ہو رہا ہے ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ چند وہ لوگ جو برداشت نہیں کر سکتے ان پر ہم روز اور بوجھ ڈالتے جا رہے ہیں۔ جب تک کہ ہم اس کو ختم نہیں کرتے اور اس کا علاج یہی ہے کہ ہم بجلی کی چوری ختم کریں گے اور اس کے باوجود ہمارے اخراجات پورے ہونگے ورنہ میں نے یہ کہا کہ کیونکہ چند لوگوں کی بے ایمانی اور چوری کا اس قوم کو بوجھ اٹھانا پڑ رہا ہے اور اب حالات وہاں پہنچ گئے ہیں کہ یہ قوم مزید بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب قاضی صاحب۔

قاضی حسین احمد، جناب ملک غلام مصطفیٰ نے اس ہاؤس کو ان کے وزیر بننے کے فوراً بعد یہ یقین دہانی کرانی تھی کہ اگر وہ اس چوری کو ختم نہ کر سکے اور اس کے لئے مناسب اقدامات نہ کر سکے اور لوگوں کو معطل نہ کر سکے تو وہ ۳ مہینے میں وزارت چھوڑ دیں گے۔ اب ۱۰ مہینے ہو گئے ہیں ملک صاحب۔ آپ نے تو پہلے ہی ہاؤس میں یقین دہانی کرانی تھی کہ میں یا ٹھیک کرداؤں گا یا چھوڑ دوں گا۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر، میں آج بھی اس پر قائم ہوں۔ میں نے ۳ مہینے نہیں کہا تھا۔ ۳ مہینے میں نے واپڈا کے افسران کو دیئے تھے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کوئی وزیر یا کوئی اہلکار اگر وہ ملک اور قوم کی بھلائی نہیں کر سکتا تو تنخواہ بھی اس کو ادا نہیں کرنا چاہیئے۔ میں ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں۔ رکاوٹیں ہو سکتی ہیں اور یہ ایک سسٹم کا قصور ہے۔ یہ آج کی بات نہیں ہے کافی مدت کی ہے۔ partly کسی حد تک ہماری کامیابی ہوئی ہے لیکن بہت ساری چیزیں ایسی ہیں کہ جن کو ابھی صحیح کرنا ہے۔ میں مکمل طور پر کریڈٹ نہیں لینا چاہتا۔ لیکن مددخواہ ایسے حالات ہونے کہ میں سمجھوں کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں کسی طاقت یا جھنڈے کی خاطر یہاں نہیں بیٹھا رہوں گا۔ کسی اور کے لئے جگہ بنا دیں گے۔

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین، ملک صاحب یہ بتا دیں کہ اب تک انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں۔ واپڈا سے corruption کو route out کرنے کے لیے۔ انہوں نے افسران کے خلاف کیا اقدامات کئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ قاضی صاحب آپ بہتر سمجھتے ہیں کہ اس کا تعلق غالباً اگر fresh notice سے آپ لیں تو بہتر ہے۔ ورنہ یہ تو ایک بحث اور چل پڑے گی۔

قاضی حسین احمد - جناب والا وہ یقین دہانیاں کراتے ہیں۔ یہ ان کا طریقہ کار ہے۔ جو بھی سوال جوتا ہے۔ وہ یقین دہانی کراتے ہیں۔ ان کا یہ طریقہ کار ہے۔ اور یہاں جو بھی یقین دہانی کرانی جائے اس یقین دہانی کے بارے میں پوچھنا ہمارا حق ہے۔ انہوں نے پچھلی دفعہ بھی یقین دہانی کرانی تھی۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر - آپ کا مکمل حق ہے۔ میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اگر اور کچھ نہیں کیا lower level پر بھی لوگوں کی سوچ میں کافی تبدیلی آئی ہے۔ لیکن میں نے کم از کم اتنا کیا ہے کہ جہاں واپڈا کے منسٹر کو کچھ نہیں سمجھا جاتا تھا اور واپڈا کے منسٹر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی تھی۔ اب واپڈا کا منسٹر effective ہے لیکن تیس سال کی برائیوں کو تین مہینے میں ختم کرنا تو ناممکن بات ہے۔ میں ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں اور جس کے اثرات آپ کے سامنے آئیں گے۔ لیکن اگر میں ناکام ہوا تو پھر کوئی اور صاحب آ کے کر لے گا۔ میں اس میں زیادہ دخل اندازی نہیں دوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین - جناب تشریف رکھیں جی۔

جناب محمد ابراہیم خان - میرا supplementary ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین - جی جناب۔

جناب محمد ابراہیم خان - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف صاحب ہم سے اتفاق کریں گے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین - جناب ابراہیم خان صاحب آپ supplementary کرنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد ابراہیم خان - جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین - جناب محمد ابراہیم خان صاحب supplementary

جناب محمد ابراہیم خان - میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ فرنٹیر کو بجلی کی رامنٹی ملتی ہے منافع میں سے۔ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ منافع جو ہوتا ہے اس کی رامنٹی ملتی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ چوری ساری فرنٹیر کی بجلی کی چوری ہو رہی ہے چونکہ منافع اتنا ہی کم ہو جاتا

ہے جتنی کہ پوری زیادہ ہوتی ہے۔ تو کیا میرے صوبے کو اس طریقے سے وہ فنڈ سے محروم نہیں کیا جا رہا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ منافع سے محروم کیا جا رہا ہے، پوری کی وجہ سے۔ تو اس کا سدباب فرما رہے ہیں؟

جناب محمد ابراہیم خان۔ ہاں۔ میں نے عرض کیا جتنی پوری زیادہ ہو گی اتنی ہی راعنی میں منافع فرنٹیر کا کم ہوتا جائے گی۔ تو کیا یہ فرنٹیر کے اس فنڈ کی پوری نہیں ہے؟ اس کا تدارک نہیں کر سکتے یہ؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ نہیں وہ تو حقیقت ہے کہ جہاں پورے پاکستان کو نقصان ہوتا ہے وہاں فرنٹیر کو بھی نقصان ہوتا ہے۔ میں کب کہتا ہوں نہیں ہوتا۔ ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی ڈاکٹر عبدالحی صاحب۔ یہ بس آخری ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب میری وزیر موصوف سے یہ گزارش ہے کہ یہ جو ٹیٹ ریش ہیں agriculture purpose کے لیے، نیوب ویل کے لیے، وہاں بلوچستان میں چار سو پانچ سو فٹ سے لوگ پانی لیتے ہیں۔ پھر یہ لودھیٹنگ کا مسند ہے، کیا اس پر غور فرمائیں گے۔ اور پھر وہاں سیزن آتا ہے سردیوں میں خاص طور سے۔ اس کے ریش کم کئے جائیں بلوچستان میں۔ جس سے زمینداروں کا بوجھ بٹکا ہو اور واپڈا کے جو واجبات ان کے ذمے رہ جاتے ہیں وہ ان کو پورا کر سکیں، دے سکیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب یہ میں اگر کچھ آپ کے توسط سے عرض کروں۔ یہ غالباً ہماری کمیٹی میں discuss ہوا ہے اس دفعہ، جس کے چیئرمین سردار بشیر ترین صاحب ہیں اور اس کو ان کنوؤں کا اور کنوؤں کا نیچے جانا، پانی کا دور سے نکالنا اور ریش کا بڑھنا غالباً discuss ہوا ہے اور اس پر کمیٹی ٹینھی ہوئی ہے۔ جی ارشاد آئے جی۔ اٹھا سوال جی، سوال نمبر ۹۰ چودھری محمد انور بھنڈر صاحب۔

for Water and Power be pleased to state the number of villages in Punjab electrified/not electrified so far with district-wise break-up?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The information is being collected from WAPDA and will be placed on the floor of the House shortly.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ضمنی سوال۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا میں نے اس سوال میں یہ دریافت کیا تھا کہ پنجاب کے اضلاع میں کتنے دیہات electrify ہو چکے ہیں ہر ضلع میں اور کتنے باقی رستے ہیں۔ یہ میرے خیال میں ایک ایسا مسد تھا جو کہ ہر وقت واپڈا کے پاس موجود ہونا چاہیے اور انہیں علم ہونا چاہیے۔ اور یہ کوئی ایسا مسد نہیں تھا کہ باہر سے کوئی information اس میں collect ہونا تھی تو اس کے متعلق میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ یہ information ہو سکتا ہے کہ table پر رکھنے میں session ہی گزر جائے تو کیا آپ ہدایت فرمائیں گے اپنے محکمہ کو کہ یہ information جلدی فراہم کر کے مجھے میرے address پر بھیج دیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ میں نے already واپڈا کے حکام کو ہدایت جاری کر دی ہے کہ یہ فوری طور پر information ہمیں دی جائے۔ لیکن یہ آپ نے اچھا کہا ہے۔ آپ کو انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر یہ information گھر پہنچ جائے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ House میں بھی دیں گے آپ اور وہاں بھی بھیجیں گے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ ہاں جی پہنچ جائے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی درست ہے۔

Syed Iqbal Haider: Sir, Question Hour is over.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ ۹۱ جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ابھی پانچ منٹ ہیں۔ جی سوال نمبر ۹۱۔

91 *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

- (a) whether OGDC had discovered high quality of Gas in commercial quantities at Qadir Pur; and
- (b) whether it is a fact that BURMAH is negotiating and trying to ensure the premier/Malaynir consortium to gain control over this project, if so, its reasons?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) Yes.

(b) No.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ اس میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہ کوئی negotiation اس فنڈ سے نہیں ہوئی اور OGDC نے گیس وہ قادر پور سے نکال لی ہے۔ یہ اخبارات میں 'میں نے پڑھا اور اخبارات میں آیا تھا اور کیا اس کی حتمی طور پر یہ صورت ہے کہ یہ ابھی تک OGDC کے پاس ہے اور OGDC کے پاس ہی رہے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب انور سیف اللہ خان صاحب۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ وہ آگئے ہیں آپ سوال کو دہرا دیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب چیئرمین سوال نمبر ۹۱ کے بارے میں ضمنی سوال میں نے یہ پوچھا تھا کہ قادر پور سے او جی ڈی سی کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ وہ برما کمپنی کو نہیں دیا جا رہا اور وہاں سے گیس نکلی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حتمی طور پر یہ او جی ڈی سی کے پاس ہی ہے اور او جی ڈی سی کے پاس ہی رہے گا اور اسے پرائیویٹ سیکٹر میں تو نہیں دے دیا جائے گا؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب انور سیف اللہ خان۔

جناب انور سیف اللہ خان۔ جناب چیئرمین شکر ہے۔ جناب والا! عرض یہ ہے کہ قادر پور گیس فیلڈ کے یہ اس وقت تک ۵۰ فی صد او جی ڈی سی کے پاس اس کے حصص ہیں۔

باقی پریسمنیر کے پاس ۹ اعشاریہ ۵۰ فی صد - برما کے پاس ۸ اعشاریہ ۵۰ فی صد - پاکستان پٹرولیم کے پاس ۷ اعشاریہ صفر - لیکن جناب Pre-discovery یعنی discovery ہونے سے پہلے او جی ڈی سی کا حصہ اس میں ۱۰ فی صد تھا۔ پریسمنیر کا ۲۴ اعشاریہ ۲۰ فی صد اور برما کا ۲۰ اعشاریہ ۲۰ فی صد اپنی پی ایل کا ۲۵ اعشاریہ ۲۰ فی صد تھا۔ اب ان کا سوال یہ ہے کہ یہ برما جو ہے اپنا interest بیچ کر اور غالباً یہ ملائیشیا کی کمپنی کے ساتھ مل کر قادر پور کی فیلڈ ان کو دینا چاہتی ہے - ایسا حکومت کا کوئی ارادہ نہیں ہے - یہ فیلڈ اس وقت develop ہو رہی ہے اور انشاء اللہ اگلے سال اس سے گیس ہماری پائپ لائن سسٹم میں آنا شروع ہو جائے گی - ہم ان کو یقین دہانی کراتے ہیں کہ There is no such reason اور یہ کافی جناب اس پر اخباروں میں آتا رہا ہے - چونکہ ہم او جی ڈی سی کو re-structure کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم نے اس وقت تک کوئی فیصد نہیں کیا کہ کس فیلڈ میں ہم اپنا interest کم کریں گے - اس میں اب تک جو ہوا ہے وہ یہ ہے کہ برما نے اپنا جو ان کا ۸ اعشاریہ ۵۰ فی صد حصہ ہے اس پر انہوں نے کہا کہ ہم اسے بیچنا چاہتے ہیں اور یہ ہر روز ہوتا ہے پاکستان میں بھی ہوتا ہے دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی ہوتا ہے - ہم نے ان سے کہا کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اگر آپ کسی اور کو اپنا حصہ دینا چاہتے ہیں تو دے دیں - آپریٹر شپ ہمارے پاس ہے او جی ڈی سی کے پاس ہے اور ۵۰ فی صد ہمارے پاس ہے اور وہ رہے گا - ہمارا کوئی اس وقت تک ارادہ نہیں ہے -

جناب قائم مقام چیئرمین - صحیح ہے - جناب سرتاج عزیز -

جناب سرتاج عزیز - جناب والا! اس سلسلے میں اخبارات میں جو بیانات آئے تھے اس میں وزیر صاحب کے اپنے حوالے سے بیان چھپا تھا کہ ہم ۵۰ فی صد تک disinvestment کرنا چاہتے ہیں - اب disinvestment کے یا privatisation کے جو اصول ہیں وہ وہاں پر زیادہ کارآمد ہوتے ہیں جہاں پر ٹیکنالوجی یا کوئی ایسی چیز یا بڑی investment کی ضرورت ہو اور وہ نہ ہو سکے - جو گیس فیلڈ ڈیویپ ہو چکی ہے اور جس پر investment ہو چکی ہے وہ تو قوم کا ایک اثاثہ ہے اور اس میں کوئی مزید ضرورت نہیں ہے - تو اس لئے جو وضاحت وزیر صاحب نے کی ہے اس میں مزید توثیق کی ضرورت ہے کہ جو او جی ڈی سی کا ۵۰ فی صد حصہ ہے اس کو کم کرنے میں کیوں کہ یہ سوئی کے بعد سب سے اہم اور بڑی اہم گیس فیلڈ ہے اور اس میں جو income

flow یا resource کا معاملہ ہے وہ investment ہو چکی ہے اور وہ بہت ہی منافع بخش ہو گی اور او جی ڈی سی کو ان وسائل کی ضرورت ہو گی۔ اس لئے اس میں یقین دہانی کی ضرورت ہے۔ برما اپنے حصے بیچتا ہے تو بے شک بیچے لیکن او جی ڈی سی کا شیر جو ہے ۵۰ فی صدی اس کو کم کرنے کی کوئی justification نہیں ہے اور اس کے لئے یقین دہانی کرائیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب انور سیف اللہ خان۔

جناب انور سیف اللہ خان۔ جناب والا! میں اتفاق کرتا ہوں جناب سینیئر سربراہ عزیز صاحب کے ساتھ جیسے انہوں نے فرمایا۔ ہم نے ایک پالیسی سٹیٹمنٹ ضرور دی تھی اور ایک policy decision لیا ہے کہ ہم وہ فیلڈز او جی ڈی سی کی 'مٹلے تو یہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ او جی ڈی سی کو ہم پرائیویٹائز نہیں کر رہے۔ او جی ڈی سی کے ۵۱ فی صد حصے حکومت کے پاس رہیں گے۔ Management حکومت کے پاس رہے گی۔ پرائیویٹائزیشن وہ ہوتی ہے جہاں آپ management پرائیویٹ سیکٹر کو دے دیتے ہیں۔ ہم یہاں یہ کر رہے ہیں جناب کہ ایسی فیلڈز جیسے انہوں نے خود فرمایا کہ جہاں پر بہت زیادہ investment کی ضرورت ہو اور ہمارے پاس اس وقت پیسہ نہیں ہے تو ہم ان کو consider کر رہے ہیں کہ ان میں اپنا share کم کر دیں تا کہ قارن اور پاکستانی پرائیویٹ سیکٹر آگے بڑھ کر اس میں investment کرے یا ایسے فیلڈز جہاں اس وقت ہم joint venture میں ہیں اور آپریٹر شپ پہلے ہی پرائیویٹ سیکٹر کے پاس ہے تو اس میں ہم اپنے حصے کم کریں یا ایسی فیلڈز جہاں پر ٹیکنالوجی کی ضرورت ہے جو ہمارے پاس نہیں ہے ان میں ہم اپنا حصہ کم کریں یا ایسی فیلڈز جہاں پر ہمیں اس سے کچھ حاصل نہیں ہو رہا مارجنل فیلڈز ہیں ان کو ہم consider کریں گے۔ دوسری بات یہ ہے جناب کہ قادر پور تو اس وقت develop ہو رہا ہے اس پر کام شروع ہے اور ہمیں جیسے انہوں نے فرمایا تو اس وقت تک کوئی ہمارا ارادہ نہیں ہے لیکن ایک غلط فہمی ہے ہمارے ذہنوں میں جناب وہ یہ کہ یہ ہم سارا کچھ foreigners کو دے رہے ہیں۔ عرض یہ ہے کہ جناب پاکستان پٹرولیم ۶۲ فی صد foreigners کے پاس ہے برما کے پاس ہے اور وہ سوئی کے مالک ہیں۔ سوئی گیس فیلڈ جو ہے وہ ان کی فیلڈ ہے 'ان کی discovery ہے تو ۶۲ فی صد پٹرولیم فیلڈ پاکستان کی پہلے ہی سے برما والوں کی ہے۔ تو اگر وہ برما کل کسی کو بیچتی ہے یا وہ ہمیں بیچتی ہے تو اس میں

ایک ہنگامہ کھڑا ہو جاتا ہے اور پہلے ہی اس میں پانچ سال پہلے ایسی کوئی بات ہوئی تھی۔

As it is Pakistan petroleum limited as the former Finance Minister knows, is

already 63 percent owned by Berna. اس فیڈ کے بارے میں

I assure the House and the Honourable Member that we have no intention of reducing our shares.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ۔ سوالات کا وقفہ ختم ہو چکا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا میں اس سلسلے میں ایک بڑا اہم سوال پوچھنا چاہتا تھا اپنے سوال کے متعلق۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ تو ختم ہو چکا اس وقت کسی نے آپ کے ایما پر بات کر لی تھی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ لمبی بات نہیں ہے صرف ایک سوال جناب کرنا چاہتا ہوں مجھے اس کی اجازت دے دیں۔ بڑا اہم سوال ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں جی اب نہیں ہو سکتا۔ وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔ اب نہیں ہو سکتا اگر آپ کو اجازت دی تو پھر سارے سوالات دوبارہ آتے پلے جائیں گے۔ یہ بات نہیں ہونی چاہیئے۔ تشریف رکھیں۔ پروفیسر خورشید آن اے پوائنٹ آف آرڈر۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین! مجھے علم ہے کہ وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے میں کوئی سوال نہیں پوچھ رہا لیکن پوائنٹ آف آرڈر پر میں آپ کی اور وزیر صاحب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ سوال نمبر ۱۰۹ کا جواب انگریزی میں "No" دیا گیا ہے اور اردو میں "جی ہاں" دیا گیا ہے۔ میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ بیک وقت یہ ہاں اور نہیں کیسے ہو سکتا ہے اور اس کا مقصد ہاں ہے یا نہیں ہے۔ اگر انور سیف اللہ صاحب وضاحت کر سکیں اس لئے کہ بڑی شدید irregularity ہے کہ سینٹ میں انگریزی اور اردو میں جو جوابات آپ دیں ان میں فرق ہو اور فرق بھی ایسا کہ وہ سو فی صدی ہو۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ Yes اور No کا۔

جناب انور سیف اللہ خان۔ جناب میں نے تو جو جواب دیکھا تھا اور قائل پہ approve کیا تھا وہ No تھا۔ میں نے انگریزی میں پڑھا تھا اردو میں نہیں پڑھا تھا۔
 پروفیسر خورشید احمد۔ اردو بھی پڑھ لیا کریں۔

جناب انور سیف اللہ خان۔ ضرور جی اردو بھی پڑھوں گا اور پڑھتا ہوں اور بولتا بھی ہوں۔ میں ہوں بھائی لیکن اردو بولتا ہوں میری قومی زبان ہے۔ یہ سیکرٹریٹ کی غلطی ہو سکتی ہے ہم اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اس کا پتہ کروا لیں گے کہ ہمارے سیکرٹریٹ کی غلطی ہے یا وہاں سے جواب غلط آیا ہے یہ پتہ کروا لیں گے۔ ڈاکٹر محمد ریحان۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! یہ ٹھیک ہے کہ وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے لیکن میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ یہاں پر بہ قسمتی سے ایک سوال پر بعض اوقات تقریریں شروع ہو جاتی ہیں۔ میں اپنے سوال نمبر ۹۵ کے متعلق آپ کے ذریعے عرض کرنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب واڈا کے جو ہیں وہ اس کو دیکھیں کہ جواب جو ہے نہ صرف غلط ہے بلکہ نامکمل بھی ہے۔ تو اس کے متعلق میں کیا کروں؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب ابھی وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے آپ نیا نوٹس دے دیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ وہ ختم ہو چکا ہے لیکن جو جواب دیا گیا ہے وہ نامکمل بھی ہے اور غلط بھی ہے۔ جناب میں آپ کی guidance چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق میں اب کیا کروں؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ اس کے لئے نیا سوال دے دیں۔ کمانڈر صاحب۔

Mr. Khalil-ur- Rehman : It deals with the same situation,. Sir, I am referring to the conduct and mode of this Question Hour. Sir, there are 49 questions today and there is one hour that means it gives just barely over a minute to a question which is total fallacy. Sir, the questions are the quickest means and ways of finding troubled areas. Supplementary questions are pointers

to ailment, default and defect and this is being denied, because the time is not enough. Now the only thing what we can do is, Sir, it is a recommendation that you either increase the question hour or you put that many questions which can be covered within an hour and these questions can be carried to the other day. I have been denied this right for the last three four days because the questions are later. I think a serious consideration should be given to it.

Mr. Acting Chairman: This relates to rules.

Mr. Khalil ur Rehman: You can amend the rules.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شیخ رفیق احمد۔

شیخ رفیق احمد جناب میں آپکی اجازت سے یہ کہنا چاہوں گا کہ اگر وقفہ سوالات کو آخری آٹم رکھ لیا کریں تو پھر ایک گھنٹے کی بجائے ہم دو گھنٹے بھی بیٹھ سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ تو پھر روز کی خلاف ورزی ہوگی۔ جناب پروفیسر

صاحب؟

جناب پروفیسر خورشید احمد۔ کمانڈر صاحب نے بڑے اہم مسئلے کی طرف متوجہ کیا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ جناب چیئرمین جو میٹنگ آپ بلا رہے ہیں۔ اس میں اس مسئلے پر غور کیا جائے یہ بات صحیح نہیں ہے کہ وقفہ سوالات کو بعد میں لیا جائے۔ وقفہ سوالات سب سے اہم چیز ہے۔ دنیا کی ساری لیمنٹس میں سب سے پہلے وقفہ سوالات ہوتا ہے۔ لیکن یہ بات ٹھیک ہے کہ اس کے لئے یا وقت بڑھایا جائے؟ یا پھر کوئی نظام ایسا بنایا جائے کہ جو متقول سوال ہیں وہ ایک دن میں اتنے رکے جائیں گے اور ایک گھنٹے میں مکمل ہو سکیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جو عدالت جناب خلیل الرحمن صاحب نے ارشاد فرمائے

ہیں۔ وہ یقیناً ہم سب کے دلوں میں ہیں یہ ہر شخص چاہتا ہے کہ وقفہ سوالات ٹھیک طریقے سے ہو اور ہمارے سوال کا جواب صحیح آنے۔ وہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم ہے اور جیسے پروفیسر صاحب نے فرمایا ہے۔ یقیناً اب جو ہماری میٹنگ ہوگی اس میں ہم اس کو دیکھیں گے۔ اور

اگر روز میں تبدیلی کرنا پڑی یا کچھ اور کرنا پڑا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کی رائے لیکر اس پر عمل کیا جائے گا۔ جناب آغا صاحب

سید محمد فضل آغا - جناب ایک تو گزارش یہ ہے کہ آپ نے جو فرمایا وہ تو سیکرٹریٹ کا کام ہے آپ خود ہی کر سکتے ہیں کہ جتنا مناسب ہے اتنے سوال سیٹ کر لیں روز کی کوئی قدغن نہیں ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ - ایک پوائنٹ آف انٹرمیشن ہے کہ کل میں گورنمنٹ ہاسٹل گیا تھا حافظ صاحب سے کوئی بات کرنا تھی - تو میں نے وہاں جا کر دیکھا تو حافظ صاحب نے کمرے میں چٹائی بچھائی ہوئی تھی تو میں نے کہا کہ حافظ صاحب آپ تو ہاؤس میں ابھی خاص ٹیم پگڑی باندھ کر آتے ہیں اور اور پپ ٹاپ میں رستے ہیں تو کمرے میں آپ نے سادگی کیوں اپنائی ہوئی ہے؟ تو حافظ صاحب نے فرمایا کہ جی میرے کمرے میں سے قالین اٹھا کے لے گئے ہیں کہ دوسرا قالین آپ کو ڈال کر دیں گے اور ساتھ ہی میں نے دیکھا کہ ۶۶ نمبر کمرے میں پھر فضل حق صاحب ہے جو نہ ایم این اے ہے نہ سینیئر ہے نہ ایم پی اے ہے۔ کچھ بھی نہیں ہے ان کے کمرے میں سرخ کارپٹ ہے اور پورا فرنیچر ہے اور ایم این اے کے کمرہ ان کے نام لٹا کیا ہوا ہے۔ اور یہ سب کچھ ان کو دیا ہوا ہے جب کہ ایک معزز رکن سینیئر اور باقی سینیئروں کا بھی یہی حال ہوگا۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ ہاؤس کمیٹی جس کے آپ چیئرمین بھی ہیں اور قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر بھی اس کے ممبر ہیں اس بات کا نوٹس لیں کہ ایم این اے ہاسٹل میں غیر متعلقہ لوگوں کو نہ ٹھہرایا جائے کیوں کہ سینیئر اور ایم این اے دیکھتے کھاتے بھرتے ہیں ان کے حال پر رحم کھایا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین - بجا ہے جی میں سب سے پہلے نہایت ادب سے

گزارش کروں گا کہ there should be order in the House. I shall humbly submit to

every body, I request to everybody کہ خدا کے لئے اس کا ادب ملحوظ رکھیے ایک چیز نمبر

دو آغا صاحب مجھے علم ہے کہ حافظ صاحب کے ہاں چٹائیاں بچھی ہوئی ہیں اور قالین نہیں ہیں

غالباً وہاں کھمبل تھے ان کے پاس وہ کھمبلوں سے جان چھڑانا چاہتے تھے انہوں نے خود نکال دیا

ہوگا بلکہ اس کا نوٹس لیا گیا ہے انہوں نے کچھ دن پہلے مجھ سے ارشاد فرمایا تھا تو میں نے

اس پر خط لکھا ہے اور اس پر ان سے پوچھیں گے اور باز پرس کریں گے انشاء اللہ جہاں تک

تعلق ہے کسی اور شخص کے رستے کا تو میں یہاں یہ عرض کر دوں آپ سب صاحبان کو بھی علم ہے ' اور آپ کے نوٹس میں دوبارہ لانا چاہتا ہوں کہ ہوتا کیا ہے ؟ کہ الٹ تو کرہ میں اپنے نام پر کروا لیتا ہوں ' آگے میں پیش کر دیتا ہوں یا کسی دوست کو دے دیتا ہوں ۔ تو ہے تو میرے نام پر ناں جی وہ ۔ تو مہربانی فرما کر اس پر ہمیں خود بھی خیال رکھنا ہوگا کہ ہم جب الٹ کرواتے ہیں تو اس میں خود رہیں ۔ اور اگر ہم خود نہیں رستے تو ہم اس الاٹ کو منسوخ کرا دیں تاکہ حق دار کو حق ملے تو یہ درست ہے جو دوسری بات آپ نے فرمائی ' یہ بھی مجھے علم ہے کہ وہاں پر رستے ہیں اس کے لئے بھی ہم نے لکھا ہوا ہے ' آپ کے سیکرٹریٹ نے لکھا ہے ۔ انشاء اللہ دونوں باتوں کا ہم نوٹس لیں گے ۔

جناب حافظ حسین احمد ۔ جناب ان وزراء سے آپ پوچھ لیں کہ آپ نے کیا فرمایا ہے ؟

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ اس چیز کا میں ذمہ دار ہوں کہ ----

جناب حافظ حسین احمد ۔ آخر حکومت ہے ان کو پتا ہی نہیں کہ آپ کیا فرما رہے ہیں ؟

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ نہیں ' ان سے پوچھا جاتا بھی نہیں ' اور یہ ہمارا اپنا گھر

کا مسند سینٹ کا مسند ہے ۔ جناب والا ؟ انور بھنڈر صاحب ؟

جناب محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا اس چیز کا کیا سد باب ہے کہ جن کے پاس

کرہ نہیں ہے اور الٹ ہونے کے باوجود نہیں ملتا ۔ یعنی میرا خیال ہے کہ واحد میں ایک ممبر ہوں کہ جس کے پاس کوئی کرہ اور کوئی رہائش نہیں ہے ؟ آپ کی توجہ کے لیے عرض کر رہا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ بجا ہے جی ' افسوس ہے جناب بھنڈر صاحب اس میں

کوئی کلام نہیں ہے لیکن میں عرض کروں ہمارے ایم این اے ہاسٹل میں مبتی ہماری الاٹ تھی ۔ آپ کی اطلاع کے لئے کہ ہم اس سے دس بارہ زیادہ کمرے لے چکے ہیں ۔ سینٹ کے لیے ۔

جناب محمد انور بھنڈر جناب والا یہ بات نہیں ہے کل سوال آیا تھا کل سوال میں

تفصیل آئی تھی لیکن مجھے جب آپ نے کرہ الٹ کیا تھا ۔ اور وہ اس وقت کوٹنے کے مطابق کیا تھا اور اس وقت کوٹ تھا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ یقیناً وہ بات ٹھیک ہے ' انشاء اللہ آپ کی اس

تکلیف کو دیکھا جانے کا اور میں آفس سے کہتا ہوں کہ اس بات کا نوٹس لے کر فوراً آپ کے لیے کوئی بندوبست کیا جائے۔ انشاء اللہ کریں گے جی۔

+92. *Qazi Hussain Ahmad: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Question No.40 replied on 11th November, 1992 and state the steps taken by the Government to set right the street lights in the area of Block No.27-A to 35-A, Sector G-8/1, Islamabad.

Malik Ghulam Mohammad Mustafa Khar: There are 9 Nos. street light points installed in CDA Colony Block No. 27-A to 35-A Sector G-8/1 Islamabad. Out of which 6 Nos. street light points have been "switched on" after rectification of underground cable fault. Remaining 3 Nos. street light points are missing and will be installed/energized as soon as the same are provided by CDA.

93. *Syed Ali Haider: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the amount of dues of KESC outstanding against various offices and departments running under the administrative control of the Federal and Provincial Governments with dates separately in each case; and

(b) the steps taken by the Government for the recovery of these dues?

Malik Ghulam Muhammad Mustafa Khar: (a) The outstanding dues on June 30, 1994 against the Federal and Provincial governments are as under:-

+ Question Hour is being over. The remaining questions and answers were placed on the table of the House.

	<u>Rs. Million</u>
1. Federal Government	402.363
2. State Owned Enterprises	112.826
Total:	<u>515.189</u>
1. Provincial Government	22.605
2. Local Bodies	<u>221.239</u>
Total	<u>243.844</u>

The list of the Federal and Provincial Governments is attached as Annexure-A.

(b) Steps were taken for recovery of dues as a result the dues of Provincial Government and Local Bodies amounting to Rs. 574.231 million has been adjusted against electricity duty and debt service.

Annex-A

(A) THE BREAK-UP OF DUES AS ON JUNE 30, 1994 AGAINST FEDERAL AND PROVINCIAL GOVERNMENTS IS GIVEN HEREUNDER:-

	<u>RS. IN MILLION</u>
Federal Government	402.363
State owned enterprises	<u>112.826</u>
Total:	<u>515.184</u>
Provincial Government	22.605
K.M.C./Z.M.Cs	42.877
K.D.A.	24.674
KW & SB	<u>153.688</u>
Total:	<u>243.844</u>

THE DEPARTMENT-WISE LIST OF FEDERAL AND PROVINCIAL GOVERNMENTS IS ATTACHED HEREWITH.

SENATE QUESTION NO.93

- (B) , THE STEPS TAKEN BY THE GOVERNMENT FOR THE RECOVERY OF THESE DUES.

REPLY TO STNATE QUESTION NO.93

- (B) OUTSTANDING DUES OF RS.574.231 MILLION AS ON 28-2-1994 AGAINST SIN DH GOVERNMENT DEPARTMENTS AND LOCAL BODIES HAS BEEN AD JUSTED FROM ELECTRICITY DUTY AND DEBT SERVICE PAYABLE BY KESC.

FOR FURTHER ADJUSTMENTS OF PUBLIC SECTOR DUES WE HAVE REQUE STED SECRETARY, FINANCE, GOVERNMENT OF PAKISTAN AND GOVERNMENT ADJUSTER FOR ADJUSTING OUTSTANING DUES AT SOUR CE.

THE KARACHI ELECTRIC SUPPLY CORPORATION LIMITED

BILLING DEPARTMENT

INDUSTRIAL AND MISCELLANEOUS ZONE

SUMMARY OF DUES FEDERAL GOVERNMENT MISTRY-WISE/DEPARTMENT WISE
UPTO JUNE 30, 1994.

THE KARACHI ELECTRIC SUPPLY CORPORATION LIMITED
BILLING DEPARTMENT
INDUSTRIAL AND MISCELLANEOUS ZONE

SUMMARY OF DUES FEDERAL GOVERNMENT MINISTRY WORK SEPTEMBER 1924 TO 30 JUNE 1924

	GRAND ACCOUNTS AVAILABLE	C.T.S.	NET REVENUE AVAILABLE
MINISTRY OF CULTURE AND ARCHAEOLOGY			
National Stadium	1,167,522	400,336	759,189
Quaid-e-Azam Memorial Fund Committee	172,448	80,324	117,154
National Museum	602,182	165,631	313,521
Archaeology	517,305	180,957	336,430
Total:	2,359,457	618,750	1,521,305
MINISTRY OF DEFENCE			
Pakistan Navy	101,115,500	31,402,362	69,647,581
Pak Airforce	24,000,000	9,104,176	15,675,161
Army (GB)	21,332,636	11,972,744	22,252,802
Army (MES)	3,105,315	1,117,725	2,078,000
Civil Aviation	3,015,710	1,360,546	2,546,204
R.L.C.	1,661,000	581,002	1,000,207
Defence Science Laboratory	876,454	229,582	426,862
Military Estate Office	959,945	335,735	624,209
Total:	175,070,410	61,471,244	114,282,500
Military Land and Cantonment Board	13,582,862	4,750,837	8,632,265
MINISTRY OF PLANNING DEVELOPMENT			
Federal Bureau of Statistics, Karachi	213,699	80,726	164,962
MINISTRY OF FINANCE			
Collector of Customs	1,602,361	531,405	1,000,956
Commissioner of Income Tax	617,375	213,181	296,219
Central Excise and Land Customs	172,464	80,668	112,196
National Bank of Pakistan	2,115,761	750,452	1,705,282
Audit and Accounts	209,835	104,518	104,310
A.G.P.R.	114,333	50,482	93,856
A.G. Slough	21,207	112,341	208,066
State Bank of Pakistan	57,131	20,195	56,636
National Saving Centre	3,905	21,874	52,011
Parliament Reference Authority	505,642	187,329	348,303
Total:	6,040,102	2,118,800	3,930,302
MINISTRY OF COMMUNICATION			
Pakistan Telecommunication Corporation	35,175,318	12,220,966	22,969,322
Post Office	1,001,110	1,398,325	2,601,735
Pakistan Railways	11,000,000	8,743,646	16,256,397
Karachi Port Trust	1	6,843,325	12,723,206
Port and Shipping	1,000,000	204,004	319,287
Pakistan Marine Academy	1,000,000	673,517	1,541,219
Total:	58,177,429	30,163,873	56,001,670

	GROSS ACCOUNTS RECEIVABLE	L.P.S.	NET RECEI- VABLE
CARPET SECTARIAT			
N.I.F.A.	519,642	300,307	558,335
S.O.P.A.R.C.O.	2,110,612	853,595	1,587,017
Cabinet Division	8,568	2,997	5,571
Total:	3,307,822	1,156,899	2,150,923
MINISTRY OF RELIGIOUS & MINORITY AFFAIRS			
Head Office Hajj Camp	427,501	149,517	277,984
MINISTRY OF INFORMATION AND BROADCASTING			
National Press Trust	1,519,800	531,549	988,255
Pakistan Broadcasting Corporation	1,427,135	487,384	924,751
Pakistan Television Corporation	1,379,331	482,416	896,915
Press Information Department	64,321	29,491	54,830
Film and Publication	655,862	229,420	426,542
Printing Corporation of Pakistan	2,587,048	908,396	1,688,740
Total:	7,658,617	2,678,574	4,980,043
MINISTRY OF INTERIOR			
Pakistan Coast Guard	3,232,226	1,139,460	2,101,766
Census Commissioner	122,614	42,884	79,730
Director Passport	116,170	40,630	75,540
Director Protection of Migrants	42,286	14,789	27,497
Total:	3,513,296	1,228,763	2,284,533
FEDERAL AUTONOMOUS BODIES			
Security Printing Press	1,082,590	378,632	703,958
P.T.A.C.	14,189,400	4,962,693	9,226,707
A.D.A.	130,848	45,764	85,084
Pakistan Industrial Development Corporation	174,398	60,995	113,403
Investment Corporation of Pakistan	131,300	45,922	85,378
Total:	15,708,536	5,494,005	10,214,531
MINISTRY OF WORKS			
Pak P.W.D.	65,065,903	22,756,571	42,309,332
SUB Total:	430,786,399	153,464,000	285,322,399
Un linked Payment	35,423,822		36,423,822
Grand Total:	402,362,577	153,464,000	248,898,577

	GRAND ACCOUNTS REPRESENTABLE	L.P.S.	NET RECAL TABLE
MINISTRY OF FOOD AND AGRICULTURE			
Auditor Industrial Supply	119,971	41,950	78,012
Cotton Board	230,041	91,116	175,595
Zoological Survey of Pakistan	237,211	93,865	151,319
Food Department	561,978	179,045	392,883
Cotton Committee	181,049	66,516	124,221
Plant Protection	117,521	41,103	76,418
Total:	1,447,715	506,335	941,392
MINISTRY OF INDUSTRIES			
Investment Promotion and Supply	185,420	65,869	122,521
Directorate Of Industrial Liaison	1,113,242	494,276	918,966
Agricultural Development Post	207,270	107,470	189,809
Director General Textile Laboratory	312,204	109,192	203,012
Total:	2,221,115	776,836	1,444,307
MINISTRY OF LABOUR			
Seamen's Welfare	585,161	204,659	380,505
MINISTRY OF COMMERCE			
Rice Export Corporation	2,805,936	801,386	1,824,570
MINISTRY OF WATER AND POWER			
W.A.P.D.A.	23,030,075	8,055,737	11,977,339
RAMSIP	1,041,753	365,409	679,374
Total:	24,071,828	8,421,146	15,656,712
MINISTRY OF EDUCATION			
Universities Grant Commission	17,412,376	5,010,660	9,371,666
Schools and Colleges	2,555,112	962,696	1,790,416
Federal Public Service Commission		24,766	46,045
Total:	19,967,488	6,008,422	11,208,127
MINISTRY OF HEALTH			
Hospitals and Dispensaries	9,153,094	3,201,574	5,952,410
MINISTRY OF PETROLEUM AND NATURAL RESOURCES			
Oil and Gas Development Corporation	78,493	27,453	51,040
Hydro Carbon Development	142,110	49,702	92,409
Total:	220,603	77,155	143,449
MINISTRY OF SCIENCE AND TECHNOLOGY			
P.C.S.I.R Karachi	615,715	225,817	419,899
ICSIR (Bural & Leather Research)	471,468	164,894	306,574
Total:	1,117,214	390,711	726,472

94. *Qazi Hussain Ahmad: Will the Minister for water and Power be pleased to state:-

- (a) whether it is a fact that there is fluctuation in the voltage of electricity supplied to CDA blocks in Sector G-8/1, Islamabad causing damage to electric appliances; and
- (b) whether it is also a fact that electricity boxes of the said area are unsafe, if so, the steps taken by the Government in this regard?

Malik Ghulam Mohammad Mustafa Khan: (a) Yes, the inhabitants of Sector G-8/1 CDA Block Islamabad faced voltage problems and failure of supply during "Summer/rainy" season", but no complaint regarding damage to electric appliances was registered.

(b) Yes, to properly set right the system, proposal for rehabilitation of L.T. distribution system has been approved and the work will be taken in hand shortly and after the completion of work the problems faced by the inhabitants of the area will be solved.

95. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the names of schemes recommended by me for the year 1991-92 which have been completed and the time by which the remaining schemes will be completed?

Malik Ghulam Mohammad Mustafa Khar: During 1991-92 nine schemes were recommended out of which two were not feasible. The electrification works on all seven feasible schemes has since been completed. The names of electrified schemes are given as under:-

1. Surrounding abadi Maira Badber horazai.
2. Surrounding abadi Mera Badber Mariamzai.
3. Azafi Basti Ghulbahar Mauza Suleman Khel.
4. Mouza Daud Khel.
5. Mirza Satrzai.
6. Muslim Town near Khat Killi.
7. Mariam Zai Wand Dhelidher and Shah Afzal Kor.

96. ***Mr. Aftab Ahmed Shaikh:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that storage capacity for petroleum products is only for 16 days requirements, if so, the steps taken by the Government to increase the present capacity particularly in case of emergency/disruption?

Mr. Anwar Saifullah Khan: No. The details of product-wise storage capacity are given in the annex.

It has been planned to increase to storage capacity by the year 2000 as under:

- (i) construction of commercial storage of 460,917 tonnes by Oil Marketing Companies.
- (ii) construction of strategic storage of 9000,000 tonnes to provide 45 days cover.

STATEMENT SHOWING GROSS STORAGE CAPACITY, ESTIMATED

DEMAND PER DAY AND DAYS COVER

Product Cover	Gross Storage	Estimated	Days Cover
	Capacity(MT)	Demand TPD(1994-95)	
Petrol-MTBE/HOBC/MC	85,921	3,447	25
JP-I	37,733	1,383	27
SKO	66,856	1,807	36
HSD	331,071	15,975	21
LDO	17,609	947	11
FO	<u>180,391*</u>	<u>16,541*</u>	
	719,281	40,153	

*It includes demand of WAPDA, DESC, Defence, Railways and Cement while storage is exclusive of the capacity available with the consumer.

97. *Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

- (a) the number of oil refineries functioning in the country with date of their establishment and production during the last five years; and
- (b) the demand for oil products in the country during the current year and the detail of imports being made to meet the requirement?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) Three.

- National Refinery Limited (NRL), Established in 1963.

- Pakistan Refinery Limited (PRL), Established in 1962.
- Attock Refinery Limited (ARL), Established in 1922.

Year-wise production during the last five years is given at annex-I

(b) Demand for 1994-95 is estimated at 15 million tonnes. Details of import requirement are given in annex-II.

Annex - I

REFINERY WISE YEAR WISE PRODUCTION

(Metric Tons)

<u>Name of Refinery</u>	<u>1989-90</u>	<u>1990-91</u>	<u>1991-92</u>	<u>1992-93</u>	<u>1993-94</u>
NRL	2,173,441	2,710,630	2,795,728	2,716,847	2,729,240
PRL	2,208,831	2,306,575	2,721,609	2,267,382	2,366,661
ARL	1,214,805	1,420,634	1,517,311	1,200,271	1,110,671
<u>Total:</u>	<u>5,597,067</u>	<u>6,437,839</u>	<u>7,034,648</u>	<u>6,184,500</u>	<u>6,206,572</u>

98. *Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that the government signed three petroleum concession agreements in June 1994 with joint venture of Pakistan Oil Fields Limited for petroleum exploration in Punjab Province; and
- (b) whether there is any proposal under consideration of the Government of explore in the Lower Indus Basin area and other parts of Sindh, if so, its details?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) Yes.

(b) Yes. Four oil companies (UTP, OGDC, HEMCO, TUJLOW) hold petroleum rights over seven concession blocks in Lower Indus Basin. In addition seven companies (Lasmo, Premier, BHP, Petroleum Exploration Limited, OMV, OGDC and PPL) have applied for grant of petroleum rights over nine concession blocks.

99. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government for repairing and preserving the old Harrow Bridge which is almost an historical monument?

Minister for Culture, Sports and Tourism: There is no such proposal under consideration of the Government for repairing and preserving the old Harrow Bridge.

100. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state the details of incentives created by the Government

to attract the tourist trade in Pakistan/

Minister for Culture, Sports and Tourism: In order to give boost to tourism in the country it was deemed unavoidable to spell out and prescribe an integrated policy framework that would govern the future promotion and development of tourism in Pakistan. Accordingly, a National Tourism Policy was formulated by this Ministry which was approved by the Federal Cabinet in June, 1990. The Government has extended the following concessions/incentives for development of tourism projects:-

- (i) Tourism has been accorded the status of an industry.
- (ii) All tourism facilities are treated as industrial concern and qualify for the same benefits, concessions and treatment as in extended to other recognized industries.
- (iii) Concessionary loan financing as admissible for tourism projects in the Northern Areas is henceforth also available to projects established in Hazara Division, Swat District, Chitral District, Murree Tehsil and the Coastal areas of the country excluding Karachi.
- (iv) Deemed Export status has been granted to the tourism industry including hotels. Its procedures are under formulation.
- (v) Monetary incentives provided to export industries are henceforth admissible to tourism related projects.
- (vi) All tourism related projects established between July 1990 and June, 1995 qualify for an eight year tax holiday, if established in areas where such concession to other industries is allowed.
- (vii) Concession of duty free import admissible to industries in the

prescribed areas is also allowed for tourism projects.

(viii) Accommodation facilities for pilgrims visiting various shrines in Multan and Sehwan Sharif also qualify for loans at concessionary rates.

(ix) All tourism projects are henceforth eligible under the non-repatriable Investment Scheme.

(x) All machinery and equipment for hotel industry, recreation, amusement, aviation and transport sector not manufactured in Pakistan is allowed free import under NRI Scheme.

(xi) Income from log cabins, log lodges, campers, cabanas etc. built in Kirthar National Park, Keenjhar and Haliji Lakes, Khunjerab Park and the Northern Areas is not to be taxed for a period of five years.

(xii) Youth hostels and camping grounds established by PTDC are being leased out to private sector for operation.

(xiii) Duty concession for BMK purpose in respect of hotels and kitchen equipment for restaurants has also been allowed.

(xiv) Imports of tourist coaches with a seating capacity of 15-20 persons and 4 wheel drive is permitted in built-up condition by registered travel agents and tour operators. Custom duty and sales tax on such vehicles will be released in 5 equal instalments against a bank guarantee.

(xv) Special equipment for adventure tourism is allowed to be imported free of custom duty and sales tax.

(xvi) Tourist helicopters/small planes in the private sector are

allowed to operate.

(xvii) Pakistan Railways is making arrangements to operate steam locomotives and narrow gauge trains under a package programme.

(xviii) 30 days landing permits/transit visas is granted free of cost on arrival to tourists at entry points, subject to overall policy considerations.

(xix) Double entry visas is granted by Pakistani Missions abroad if such a request is made at the time of visa application.

(xx) The accredited representatives of recognized travel agencies have been allowed airport entry passes valid upto airlines and immigration counters.

101. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs be pleased to state the nature of facilities being provided to the minorities on occasion of their community celebrations?

Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs:

Following facilities have been provided to the minorities on the occasion of their Community Celebrations:-

(1) Rs.3.5 million are sanctioned as Christmas gift for distribution amongst poor and indigent members of christian's community on the occasion of Christmas.

(2) Rs.0.025 millions are sanctioned to All Pakistan Buddhist Society, Islamabad in connection with celebrations of Buddhist Purnima Day (WESAK) held in Buddhist Cultural Centre,

Islamabad.

- (3) Rs.0.5 million have been sanctioned to Kalash community on account of "Chilum Chust Festival" their religious festival held in May, 1994.

102. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the steps taken by the Government to overcome the problems of mis-management and distribution leakage in the Karachi Electric Supply Corporation?

Malik Ghulam Mohammad Mustafa Khar: KESC Police and surveillance and theft detection cell has started a campaign for removal of Kunda System.

A short term and long term crash programme has also been started for the improvement of Distribution System which shall reduce the leakage on the Distribution lines.

103. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that condition of electric poles and cables is unsatisfactory in village Tarlandi, Teh. and District Swabi, if so, the steps by the Government for their replacement; and
- (b) the number of poles and length of the cable provided to WAPDA, Sub-Division Nawankilli, District Swabi for maintenance during 1988-93 indicating also the locations where the said poles have been installed with year-wise detail?

Malik Ghulam Mohammad Mustafa Khar: (a) It is not a

fact that the condition of electric poles and cable is unsatisfactory in village Tarlandi, however, there is always scope for improvement. For further improvement of the system work-orders have been approved.

(b) No L.T. Poles have been provided to WAPDA Nawankilli Sub-Division for maintenance during 1988-93. However, 1000 Meters PVCT/C (Three Core) cable was issued for replacement of worn out service cables.

104. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Water and power be pleased to state whether it is a fact that chak No 28/M.L., Teh. Clorkot, District Bhakhar, has been electrified, if so, the time by which chak No. 30/ML of the said tehsil will be electrified?

Malik Ghulam Mohammad Mustafa Khar: It is a fact that chak No. 28/ML Tehsil Kalor Kot district Bhakhar, is electrified. The recommendation for electrification of chak No. 30/ML have not been received from any legislator, hence its work of electrification can not be taken in hand unless recommendation is received from any legislator.

105. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the amount of rebate in electricity charges given to industrial units in the Gadoon Amazai Industrial Estate, during the years 1988-89, 1989-90, 1990-91, 1991-92 and 1992-93 with year-wise break-up?

Malik Ghulam Mohammad Mustafa Khar: The requisite information regarding amount of rebate allowed to industrial consumers of Gadoon Amazai Industrial Estate, NWFP on account for the concession in electricity tariffs is given below:-

Year	Amount of Rebate
1988-89	Nil
1989-90	Nil
1990-91	Rs.33 million
1991-92	Rs.89 million
1992-93	Rs.169 million

106. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state the total number of persons working in the Directorate of Archaeology with grade-wise and province-wise break-up?

Minister for Culture, Sports and Tourism: There are 90 persons (16 Officers and 74 staff) working in the Directorate of Archaeology and Museums. The Grade and Province-wise break-up is as follows:-

BPS	Punjab	Sind	Urban/ Rural	NWFP	Balochistan	Northern Areas	Locally recruits
20	1	—	—	—	—	—	—
19	1	—	—	—	—	—	—
18	1	2	1	—	1	—	—
17	2	1	—	—	—	1	—
16	2	3	—	—	—	—	—
15	2	—	—	2	—	—	—
13	—	1	—	—	—	—	—
12	4	1	1	—	—	—	—
11	6	—	1	—	1	1	—
10	—	—	—	—	—	1	—
8	—	1	—	—	—	—	—
7	4	4	1	3	—	—	—
5	8	4	1	1	—	—	—
4	—	1	1	—	—	—	—
1	—	—	—	—	—	—	24
Total:	31	18	6	6	2	3	24

107. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question No. 4 replied on 13th July, 1993 and state the present position of electrification of village Dabkass, Tehsil Sohawa, District Jhelum and the time by which work will be completed?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The electrification work of village Dabkass Tehsil Sohawa District Jhelum has been started and 50 Nos. H.T. and 85 Nos. L.t. structures have since been installed. The work could not be completed due to shortage of conductor and transformers and is expected to be completed by November, 1994.

108. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state:

- (a) the number of complaints regarding leakage/seepage of flats, Cat-V, I-9/4, Islamabad, registered in the concerned inquiry office and action taken on them; and
- (b) the steps taken by the government to remove the construction fault causing leakage/seepage of the said flats?

Makhdoom Mohammad Amin Faheem: (a) Total number of complaints registered in Enquiry Office with effect from 1-7-1994 are 22 against seepage from roof and 41 for seepage in walls of the blocks. The complaints on account of seepage from roof have been attended. However, complaints regarding seepage from walls shall be attended on expiry of current moonsoon and as soon as the structure get dried

(b) The seepage from walls of the blocks have been reported recently during the current moonsoon, abnormal rain. As soon as the moonsoon

weather is over the walls shall be treated to prevent seepage.

109. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that the government has given an undertaking to the World Bank that it will increase gas prices for domestic consumers by April next year by 100 percent, if so, its reasons?

Mr. Anwar Saifullah Khan: "No".

110. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state whether it is a fact that Tourism Policy formulated in 1990 has not been implemented so far, if so, its reasons?

Minister for Culture, Sports and Tourism: The Federal Cabinet approved the National Tourism Policy in June, 1990, containing about 52 main recommendations. The Tourism Division since then is making efforts to ensure their implementation. Progress in this regard is as follows:

-	Action completed	- 21
-	Action pending	- 31

In respect of action pending above, the Tourism Division made references to the concerned authorities and despite vigorous follow-up, final action is still pending. This category includes; earmarking of land for tourism projects on non-commercial/long lease basis, grant of 'deemed export status', allowing tourists the facility of use of Government rest houses, making available spare land with the rest houses for construction of tourism projects by private sector, allowing priority-1 of telephone and telex, improvement in existing preemption laws. It also covers setting-up of a Tourism Corporation in the Province of Balochistan, setting-up of a Federal Beach Development Authority

and allowing land to Pakistan Tourism Development Corporation by the NWFP Government for setting-up of Youth Hostels and Camping Grounds & relaxation in multiple visa regulations. Some other actionable items include; human resources development for tourism through setting-up department of tourism and hospitality management in Universities, enhancing the availability of foreign training facilities, provision of funds for setting-up of Hotel Training Institute. Action also remains pending of rationalisation of landing charges, insurance for group tourism & representation of the Ministry of Tourism on Board of Directors of PIA and ECC. Decision on construction of hotels near important shrines by Auqaf Department and concessions on power and energy rates.

This Ministry is coordinating action for implementation of policy decisions with a number of other Ministries and Organizations who have the requisite authority and powers under their respective charter of duties to implement some provisions of the Policy relating to them. This Ministry is wholly dependent on them. However, in order to resolve the differences, the matter has been taken-up with the Prime Minister's Secretariat who have convened a meeting of the all the Secretaries concerned to resolve the outstanding issues on 27-9-1994.

111. *Mr. Zahid Akhtar: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the rate at which Pakistan Steel is selling electricity to WAPDA?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The generation and distribution system of electricity in Karachi being managed by KESC has been over-run by the demand of the consumers. Presently KESC is generating power supply upto 1300 MW while the demand is over 1500 MW. A crash programme has been

taken in-hand by the KESC to augment the existing power generation capacity as well as renovate/rehabilitate the existing electricity distribution system. A number of new grid stations are being taken in hand alongwith a provision of a number transformer and additional feeders. Power supply cables are also being replaced with new ones to reduce/eliminate the chances of breakdown faults.

113. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state the names of Pakistan Football team who participated in the International Football Tournament this year?

Minister for Culture, Sports and Tourism: Nil.

114. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) the total number of persons appointed in WAPDA from Quetta and Balochistan since December, 1993, with grade-wise break-up; and
- (b) the number of persons working in WAPDA in Balochistan Province with grade-wise and province-wise break-up?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Due to the Ban imposed by the Government, no recruitment has been made during the said period.

(b) Total No. of Wapda's employees in Balochistan is 4882. Grade-wise details in at Annexure-I.

Annexure-I

Annexure-I

S. No.	BPS	Balochistan	Sindh	NWFP	Punjab	FATA	A.K.	Total
1.	1	618	16	32	67	5	6	744
2.	2	31	4	3	3	1	—	42
3.	3	155	2	28	65	—	5	255
4.	4	44	—	1	2	—	—	47
5.	5	882	81	66	201	5	9	1239
6.	6	247	19	28	73	1	2	370
7.	7	675	31	49	119	1	7	882
8.	8	15	—	—	2	—	—	17
9.	9	172	13	18	44	—	—	247
10.	10	9	—	2	23	—	—	34
11.	11	269	32	24	85	—	3	413
12.	12	74	13	1	19	—	—	107
13.	13	10	1	1	4	—	—	16
14.	14	4	3	—	1	—	—	8
15.	15	15	7	—	5	—	—	27
16.	16	64	16	9	42	1	1	133
17.	17	94	18	7	38	—	—	157
18.	18	52	35	6	12	—	—	105
19.	19	10	9	8	9	—	—	36
20.	20	1	—	1	1	—	—	3
		3441	300	284	810	14	33	4882

115. *Hafiz Hussain Ahmad: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to

(a) the total number of labourers working in the coal mines in Balochistan, indicating also the amount of wages fixed for them; and

(b) the number of workers in each coal mine and the amount of wages paid to them?

Mr. Anwar Saifullah Khan: The question essentially concerns Government of Balochistan to whom it was referred and reply is still awaited. The information in respect of workers of coal mines of Pakistan Mineral Development Corporation (PMDC) in Balochistan is as under:-

(a) (i) total number of labourers 1006
working in PMDC coal mines in
Balochistan.

(ii) Amount of budgetted

Rs.28,97,433

average wages per month
during 1994-95.

There are additional fringe benefits such as free medical facilities, free housing and fuel, gratuity, old age pension, contributory provident fund, group insurance and compensation.

(b)

(b)	No. of workers in each PMDC Coal Mine.		Amount of wages paid per month	
	Regular and daily wages workers	Piece- rated workers	Regular and daily wages workers	Piece- rated workers
			(Rs.)	(Rs.)
1. PMDC Collieries Sor Range.	206	80	4,77,154	3,02,487
2. PMDC Collieries Degari.	227	163	6,03,570	3,71,512
3. PMDC Collieries Sharigh.	220	110	5,58,755	2,91,968
Total:	653	353	16,39,479	9,65,967

116. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) amount of TA/DA drawn by WAPDA authorities and operational cost of WAPDA plane incurred on their official visits to Islamabad during the last five years; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to shift WAPDA Headquarters to Islamabad?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) (i) An amount of Rs.4,98,503/- was paid to WAPDA. (Authority) on account of TA/DA during the last five years i.e. from 1989-90 to 1993-94. Year-wise detail is at Annexure-A.

(ii) An expenditure of Rs.90,61,943/- had been incurred on account of

flight operation of WAPDA's plane from Lahore - Islamabad - Lahore during last five years. Year-wise detail is at Annexure-B.

(b) No.

Annexure-A

STATEMENT OF T.A./D.A.DRAWN BY WAPDA AUTHORITY ON THEIR
OFFICIAL VISIT TO ISLAMABAD DURING THE LAST FIVE YEARS.

Year	Amount (Rs.)
1989-90	95,866.00
1990-91	98,722.00
1991-92	87,323.00
1992-93	1,27,850.00
1993-94	88,742.00
Total:	4,98,503.00

Annexure-B

STATEMENT SHOWING THE EXPENDITURE OF FLIGHT CELL INCURRED
FOR FLIGHTS FROM LAHORE - ISLAMABAD - LAHORE DURING THE
PERIOD 1989-1990 TO 1993-94

1989-90	10,88,500.00
1990-91	9,38,688.00
1991-92	7,17,584.00
1992-93	17,90,509.00
1993-94	45,26,662.00
Total:	90,61,943.00

117. *Malik Haji Gul Khan Afridi: Will the Minister for Petroleum and

Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to provide natural gas to Kohat and Dara Adam Khel, if so, when?

Mr. Anwar Saifullah Khan: The scheme for supply of gas to Kohat is under implementation and is scheduled to be completed by September, 1995. The information in respect of Dara Adam Khel is being collected from SNGPL and reply shall be given shortly.

118. ***Malik Muhammad Hayat:** Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question No.181 replied on 19th May, 1994 and state the present stage of work done regarding electrification of each village from my Quota for the years 1991-92 and 1992-93?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The information is being collected from WAPDA and will be furnished on the floor of the House shortly.

119. ***Haji Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that under the directive of the Prime Minister the electrification of village Bun, Tehsil Murree, District Rawalpindi, has been started, if so, the present stage of work done in Wards No.1 and 8 as well as in Khalabat and the time by which electricity will be provided in the area.

Malik Ghulam Mustafa Khar: It is a fact that electrification work of village Bun was taken in hand under Prime Minister Directive and the work has been completed according to the provision made in the estimate. The Abadi Khalabat does not stand included in the electrification of village Bun, since it is a different area.

The abadi Khalabat was recommended by Senator Haji Faridullah Khan for the year 1992-93. The estimated cost of Khalabat is about Rs.1,923 million but the electrification work could not be taken in hand because Honourable Senator has already exhausted his quota for 1992-93 and 1993-94.

It is further added that approval was accorded for electrification of Village Bun only and not for Ward No.1 and Ward No.8.

120. *Mr. Shahzad Gul: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) the number of transformers installed in village Kotha Kalan, Rawalpindi, with capacity of each,
- (b) whether it is a fact that the supply of electricity is not commensurate with demand and load, if so, the steps taken by the Government to install powerful transformers; and
- (c) whether it is also a fact that frequent break-downs occur in the said village, if so, the remedial steps taken in this regard?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) 3 Nos. 100 KVA Transformers are installed in the village.

(b) The supply of electricity is not commensurate with the demand and load, therefore, the work order for rehabilitation of LT system has been approved and the said work is being undertaken shortly.

(c) No frequent break-downs occurred in the said village. The supply system in the village is under continuous vigilance.

121. *Mr. Zahid Akhtar: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

- (a) the date of starting of work regarding the provision of natural gas to villages Kotha Kalan and Morgah, Rawalpindi;
- (b) the present stage of work done on it and the time by which gas will be provided;
- (c) whether it is a fact that pipelines have not been laid in some areas of the villages, if so, its reasons and the time by which this work will be completed; and
- (d) whether it is also a fact that gas has been provided through another line in some areas of village Kotha Kalan, if so, the reasons for not providing gas to the entire village?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) The work for provision of gas to village Kotha Kalan, Phase-I was started on 22-2-1993 and the job for provision of gas to village Morgah, Phase-I, was started on 16-12-1993

(b) The job of provision of gas to village Kotha Kalan, Phase-I, has been completed 100% on 27-8-1993 and the job of village Morgah, Phase-I, has been completed 100% on 27-6-1994 and a number of the connections to the residents of these villages have since been provided on merit/turn basis.

(c) Yes, it is a fact that gas pipeline has not been laid in some areas of the villages. The reason being that initial plan was to cover these villages in two phases and not in one go, due to budgetary constraints. The remaining portions of these villages, as Phase-II, have been included in Company's proposals for distribution development programme for the fiscal year 1994-95 and the job of mains laying shall start shortly.

(d) The provision of gas connections from Company's distribution network depends upon the design criteria of network analysis based on gas flow,

pressure conditions, length and size of the pipelines system. The gas connection from a pipeline system is provided purely on technical consideration and it cannot be made a point of dispute by any party, as all the distribution network of the Company belongs to the Company even if it has been laid on 100% cost recovery basis and it is the prerogative of the Company to supply gas to any prospective consumer falling on its existing distribution network. The reason for not providing gas connection to the entire villages has been explained in para (c) above.

122. *Mr. M. Zafar: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to refer to starred question No. 59 replied on 19th May, 1994 and state the action taken by the Estate Office to get the remaining house vacated and hand it over to the house next allottee indicating also the number and date of each notice issued to the previous allottee and the present status of the house?

Makhdoom Muhammad Amin Faheem: The House No. 4-D, Cat-II, St. 31, Sector F-8/1, Islamabad is still under the occupation of the Mr. Faqir Zia Masoom, Inspector General of Police, Balochistan. The notice has been issued to him on 25th August, 1994 and efforts are being made to get the house vacated.

LEAVE OF ABSENCE

جناب قائم مقام چیئرمین - Leave Applications

جناب محمد اہل خان خٹک مورخہ ۱۵ ستمبر کو ابلاس میں شرکت نہ کر سکے۔ اس نے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔
(درخواست منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین - سید منزل شاہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ

۱۵ ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(درخواست منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب شیخ محمد خان صاحب بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ ۱۵ ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(درخواست منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب صوبیدار مندوخیل ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۰ ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(درخواست منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ محترمہ منیر نسreen بیل صاحبہ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ ۱۸ تا ۱۹ ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکی۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(درخواست منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اسی جناب ایڈجرنٹ موشنر ہیں۔ ہٹلا ایڈجرنٹ موشن نمبر ۹ سید محمد فضل آغا صاحب۔

ADJOURNMENT MOTION

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ جناب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب۔ کون وزیر صاحب اس کو؟۔۔۔۔۔ کون ہیں؟ آپ فرمائیں گے۔ جی اقبال حیدر صاحب

سید اقبال حیدر۔ میں وزیر صاحب ہاؤسنگ اینڈ ورکس سے معلوم کروں گا

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب اقبال حیدر صاحب۔ گزارش کروں گا۔ یہ تو -----
 سید اقبال حیدر۔ ہاؤسنگ اینڈ ورکس کے وزیر موجود ہیں لیکن اس وقت وہ نہیں
 ہیں۔ میں ان سے معلوم کرتا ہوں۔

سید محمد فضل آغا۔ ہم تو ہمیشہ تعاون کرتے ہیں لیکن اقبال حیدر صاحب
 معلوم نہیں کیوں ناراض ہو جاتے ہیں؟ ہمارا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جس طرح وہ لے لیں
 یا defer کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وزیر صاحب نہیں ہیں۔ اس کو defer کر دیتے ہیں۔
 ٹھیک ہے جنرل صاحب؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خاں بابر۔ ٹھیک ہے جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔ جی پروفیسر صاحب نمبر ۱۱

پروفیسر خورشید احمد۔ یہ چیز اسلام آباد کے دو اخبارات "The News" اور "The
 Nation" میں آئی ہے۔۔۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خاں بابر۔ اسی کا جواب آیا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ دوسرا واقعہ Pulse کے ایڈیٹر کے ساتھ ہوا ہے۔ وہ بھی اسی
 دن کا واقعہ ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خاں بابر۔ ان کا میں چیک کروا لیتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بات یہ ہے کہ انہوں نے ان سے پوچھا اور ان صحافی
 صاحب نے ارشاد فرمایا کہ میں کارروائی نہیں چاہتا تو میں سمجھتا ہوں کہ اتنا ہی کافی ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خاں بابر۔ وہ کہتے ہیں واقعہ ہی نہیں ہوا۔

پروفیسر خورشید احمد۔ ٹھیک ہے اگر واقعہ نہیں ہوا تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب منظور احمد خان گیلگی۔ جناب والا عرض یہ ہے کہ اسی قسم کی ایک تحریک
 اتوا میں نے پیش کی تھی ۶ تاریخ کو اخبار نویسوں کے ساتھ پیش آنے والے ایک واقعہ کی کہ

زیر ہوا انت پر پولیس نے انہیں روکا اور ان سے شناختی کارڈ مانگنے کی کوشش کی اور ان کی ہتک کی۔ یعنی بالکل اسی قسم کی ایک تحریک اتوا پڑی ہوئی ہے۔ میں نے یہ تحریک اتوا، تاریخ کو دی تھی اس کو کافی دن ہو گئے ہیں۔ یہ urgent matter کے متعلق ہے اور میں سمجھتا ہوں اس کو بھی take up کرنا چاہیے۔ اس کو club کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اس کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔ اگر آج نہیں تو کل اس کو ہم انشاء اللہ ضرور لائیں گے۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب، نمبر ۱۲۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین، میں آپ کی اجازت سے اس ایوان سے اس امر کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ مندرجہ ذیل تحریک اتوا، پیش کروں۔ یہ تحریک میں نے دس اگست کو پیش کی تھی اور اس کا تعلق بھی اسی تاریخ کی اخباری رپورٹ سے ہے، آج کے روزنامہ The News کی اطلاع کے مطابق جیل میں بند بینکار یونس صیب کی ضبط شدہ diskette FIA کی تحویل سے گم ہو گئی ہے۔ اطلاع کے مطابق اس diskette میں اہم شواہد موجود تھے۔ یہ ایک اہم قومی مسئلہ ہے جو ایک مشہور bank scandal Mehran Bank سے متعلق ہے لہذا معمول کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

Maj. Gen(Retd.)Naseer ullah Khan Babar: The fact is that no diskette was recovered from Younas Habib. It has not been reported. It has not been picked out because at time they prepare Muchalka or whatever you call it in Police language and whatever is recovered is recorded on that. Secondly, Younas Habib is coming up for his evidence, I think, in other few days. So that would become apparent whether a diskette was lost by him or not it would become clear.

پروفیسر خورشید احمد۔ جس forth right انداز میں بار صاحب جواب دیتے ہیں اسی میں بات کریں گے میں صرف یہ جانتا چاہتا ہوں چونکہ رپورٹ میں یہ بات بھی تھی کہ یہ ایک computer diskette تھی اور یہ خود وزیر داخلہ صاحب کو دی گئی اور اس کی تین کاپیاں بنائی گئیں اور اس کے بند اس کو خارج کیا گیا۔ اگر ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا اور آپ کو کوئی چیز نہیں دی گئی۔

Maj. Gen. (Retd.)Naseer ullah Khan Babar: Sorry, I have not

received any such thing

Prof. Khurshid Ahmad: Alright, I don't press it.

راجہ محمد ظفر الحق۔ میری گزارش بہ وزیر داغدہ صاحب تشریف لے گئے تھے اب وہ واپس آ گئے ہیں لہذا وہ میری گزارش کے سلسلے میں کچھ ارشاد فرمائیں۔

Maj. Gen. (Retd.) Nasir ullah Khan Babar: Nawaz Khokhar is at total liberty to move if he wants to do so. As a precautionary measure that no procession comes out from his house they had said that only shops will be closed but not forcible. Voluntarily, yes, but not forcibly. So that fact, the Police is there undoubtedly to stop any procession from coming out and causing law and order problem. As far as his brother is concerned, he is at liberty. He is not under arrest. He is not under detention. He had a few people with him for that reason he was brought, but when he was asked and when I went out from here, he has been released and allowed to go home or where-ever he wants to go.

Raja Muhammad Zafar ul Haq: And what about Sh. Rashid's house?

Maj. Gen (Retd.) Naseerullah Khan Babar: At Sh. Rashid's house stoning took place, so tear gasing has took place and nothing beyond that. There has been no firing. There from the inside of the house they say that an individual has been heart, so I told the Police, I said, alright please make an announcement that someone has been hurt, bring him out. We will bring him ambulance and take him in case there is an injury. But nothing has happened on that. Undoubtedly, teargasing has taken place because they were attempting to come out in a procession and were stoning the area. That was not our agreement. We said voluntarily anyone who is prepared to close his shop, yes, but you

cannot do it forcibly by taking out processions and then breaking up window panes and trying people to close their shops. That is the pattern throughout Punjab. There has been no incident of any violence.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ تو کوئی زخمی نہیں ہوا اور نہ کوئی گرفتاری ہوئی ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ دو teargas shells کے غول

ہیں یہ ان ہزاروں میں سے دو ہیں جو یہاں ایم پی اے کے گھر کے پاس آئے ہیں اور یہ اس گولی کا lead ہے جو خچر رحید کے گھر کے اوپر فائر کی جا رہی ہے

یہ lead ہے اس بٹ کا جو کل خچر رحید کے گھر کے اوپر فائر کی گئی ہے اور خچر رحید کی ابھی دوبارہ میرے ساتھ بات ہوئی ہے۔ اس نے کہا کہ

A very large number of people would die if there are no ambulances allowed to take out the injured people.

میں اور کچھ نہیں کہتا۔ ہمیں کچھ زیادہ غلط فہمی بھی نہیں ہے۔ کوئی زیادہ اس بات کی امید بھی نہیں ہے کہ بڑا civilized behaviour ہو گا۔ وہاں لے میں سمجھتا ہوں جو گورنمنٹ کی مرضی ہے جو وہ کرنا چاہے۔ وہ کر سکتی ہے۔ ان کا اپنا ریکارڈ ہے۔ وہ اپنا ریکارڈ خود بنا رہے ہیں۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ جس طرح چار پانچ سو آدمی نواز کھوکھر کے گھر پر اور وہاں آنے والے جو ہیں گرفتار ہو کر تھانوں میں بند ہیں۔ لیکن یہ depend کرتے ہیں اپنے کسی Sub-Inspector کے اوپر اور کسی SP کے اوپر۔ میں کہتا ہوں کہ اگر آپ میرے ساتھ چلیں تو میں آپ کو دکھا دوں گا کہ کتنی سو آدمی تھانوں میں کس طرح بند ہیں۔ میں آپ کو دکھا دوں گا کہ خچر رحید کی حویلی کے اوپر کس طرح فائرنگ ہو رہی ہے۔ ابھی جو اس نے مجھے ٹیلیفون کیا تو میں نے اپنے کانوں سے آوازیں سنی ہیں۔ یہ empty (shell) لے کر دو MPA جو پینڈی سے ہیں میرے پاس آئے ہیں۔ یہ بٹ کی empty ہے اور یہ empty اندر کی نہیں ہے باہر سے آئی ہوئی بٹ کی empty ہے۔ تو اس کے بعد میں اور کچھ نہیں کہتا۔ فائرنگ بھی کریں۔ tear gas shelling بھی کریں۔ جو اور گھیراؤ ہے وہ بھی کریں۔ اس بنا پر کہ وہاں لوگ

اٹکے ہیں وہ شاید جلوس نکال کر کسی کا شیشہ نہ توڑ دیں۔ اگر کوئی جلوس نکالتا ہے تو اسے روکنا حق بنتا ہے۔ اگر وہ یہ سمجھے کہ وہ مسلح ہیں یا امن سے نہیں رہیں گے۔ لیکن یہ نیت کر کے کسی کے متعلق کہہ دینا کہ یہ لوگ جو اندر وہاں موجود ہیں وہ ضرور باہر نکلیں گے جس میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں تو اس لئے میں کہتا ہوں میں اور کچھ نہیں کہتا۔ I simply demand that they should allow even private ambulances to go to the house وہ لوگوں کو باہر نکالیں اور ہم کچھ بھی نہیں کہتے۔ اور اگر وہ اتنا بھی نہیں کرتے تو میں اس پر بھی دوبارہ اپیل نہیں کروں گا۔ The record of this Government on the civil rights and human rights issue would be with them اس کے علاوہ ہم کچھ بھی نہیں کہتے۔

چوہدری محمد انور بھٹنڈر۔ جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ راجہ صاحب نے جو بات کہی ہے وہ ہاؤس کا حق ہے۔ یہ راجہ صاحب نے اپنی انفرادی حیثیت میں اپیل نہیں کی بلکہ یہ ہاؤس کا حق ہے کہ معلوم ہو کہ کیا صورتحال ہے۔ یہ درست ہے کہ فاضل وزیر داغہ نے کسی سب انسپکٹر کو نہیں تو SP کو کہا ہو گا اور SP کب کے گا کہ ہم نے فائرنگ کی ہے۔ جناب پٹے جائیں تمہاری سی تحقیق فرمائیں اور اس طرح یہ direct evidence ہمارے پاس آ جائے گی اور ہاؤس کو اطلاع ہو جائے گی اور یہ authentic اور basic information ہو گی۔ اس میں کیا حرج ہے۔ جو پیش کش راجہ صاحب نے کی ہے فاضل وزیر داغہ صاحب دونوں جگہ پٹے جائیں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین۔ وزیر داغہ صاحب کو اپنی پولیس کا کوئی صم نہیں ہے کہ ان کو اگر ایک چیز کا آرڈر دیا جاتا ہے تو کس حد تک تجاوز کرتے ہیں۔ کوئی صم نہیں ہے ان کو۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Mr. Chairman

Sir, I talked to a very responsible officer who is the DIG. He had an excellent talk Sir. He was also with them. They all know him very well i.e. Shoab Saddal and he is to be relied upon. The fact is that this bullet will have to send to the laboratory to check up as to what calibre belong to anything. These are just mixing up issues.

In the very first instance, Sir, I said, yes, tear gas has taken place undoubtedly. If he is prepared to go, I will just ring up them. If he is prepared to go with ambulance and ensure the safety of the individuals who are driving the ambulances and the ambulances themselves. I will provide him the ambulance to take it. I will do that. I have no hesitation on that account. Then he will be responsible for the safety of those individuals and the ambulance cars because at times in a very innocent plea they ask for the ambulance to come and then they set it on fire. It happened in Jhelum the other day.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: I am definitely asking for the ambulance, nothing more. I am desperately asking for ambulance. Let some responsible people go along with the ambulances. Ambulances would never be set on fire.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: You go along with it. I will make the ambulance available. You go along with it. I am not denying to that right.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Even I am prepared to go, why not when the people are dying because the medical aid is not coming. Why should not I go?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: If they are dying but I said there is only one... they themselves reported only one individual as having been hurt. I will provide you the ambulance. It is no problem.

Mr. Acting Chairman: The question is only this that Raja is saying

کہ وہاں پر Ambulances نہیں بھڑی جا رہی ہیں۔ ان کا ارشاد جو ہے کہ وہ بھڑی دی جائیں۔

میجر جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ خان بابر۔ نہیں بات یہ نہیں ہے۔ بات اسمبلی کی سیفٹی کی ہے اور بندوں کی بھی ہے جو اس کے ساتھ جائیں گے۔ کیونکہ وہاں اندر سے ہتھراؤ ہو رہا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین - Question only is this that Raja Sahib is saying کہ وہاں اسمبلی نہیں چھوڑی جا رہی ہیں۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ وہاں پر اسمبلی چھوڑ دی جائیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ بات یہ نہیں ہے بلکہ بات اسمبلی اور اس کے ساتھ جو افراد جائیں گے، ان کی safety کی ہے۔ کیونکہ وہاں اندر سے ہتھراؤ ہو رہا ہے۔ پولیس پاگل تو نہیں ہے کہ خواہ tear gas استعمال کرے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ وزیر صاحب کو اسمبلی کی safety کا خیال ہے، آدمی بے شک مر جائیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ ان زعمیوں میں مرنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جب راجہ صاحب جانے کے لئے تیار ہیں تو وزیر صاحب بھی ان کے ساتھ جائیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ میں تیار ہوں۔ میں نے کب انکار کیا ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ میں خود اسمبلی لے کر باؤں گا۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ او۔ کے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ شکریہ۔ عامر متین، جن کے بارے میں نے تحریک اتوا میں کی تھی، مجھ سے ابھی گیلی میں ملے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ اس کا دانت ٹوٹا ہوا ہے، اس کی ناک کا بائیاں حصہ ٹڑا ہوا ہے، bleeding ہوئی ہے۔ اس واقعہ کے بعد چار دن وہ ہسپتال رہا ہے۔ اس کے بعد ایک ہفتہ کے لئے اس کے family members اسے

نوجہ لے گئے تھے۔ اس واقعہ کے بارہ تیرہ دن کے بعد اس کی casually 'سر راہ' میجر امتیاز۔ ایس ایس پی سے ملاقات ہوئی ہے۔ جس نے اس سے Hello, Hello کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے کوئی تحریر نہیں دی ہے کہ میں FIR درج نہیں کراؤں گا اور آپ complaint نہ کریں۔

اس نے کہا ہے کہ میں نے ایس ایس پی سے کہا کہ اس واقعہ کو چونکہ کافی دن ہو چکے ہیں اور اس کے بارے میں ساری معلومات اخبارات کے اندر چھپ چکی ہیں۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اخبارات کی رپورٹوں کے مطابق investigate کریں۔

وزیر صاحب کو غلط معلومات دی گئی ہیں۔ میرے پاس یہ معلومات آئی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ کے اوپر full investigation ہونی چاہیے۔

Maj. Gen (Retd) Naseerulla Khan Babar: I am willing to

have enquiry.

پروفیسر نورشید احمد۔ پریس گیلڈی میں متین صاحب موجود ہیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ مجھے اس سے کوئی انکار نہیں ہے۔ میں انکوائری کروانے کے لئے تیار ہوں۔

پروفیسر نورشید احمد۔ یہ معاملہ ایک فرد کا نہیں ہے بلکہ ایک institution کا ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ جناب والا۔ I will do that.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جس شخص کے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہے اس نے کہا کہ میں نے کچھ بھی کہہ کر نہیں دیا ہے تو اس بارے میں آپ انکوائری کروالیں۔

Maj. Gen(Retd) Naseer ulla Khan Babar: We will enquire into

it. If the correspondent is there. I will request him to come out. We do the enquiry.

I am not hesitant at all and not protecting the police at all.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ راجہ صاحب اور آپ ہندی تشریف لے جا رہے

تھے۔ اگر آپ جانا چاہتے ہیں تو please پھر جائیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ ٹھیک ہے۔

Mr. Acting Chairman: Let us start our business. We were on

adjournment motions. Next motion is Dr. Abdul Hayee Baluch Sahib

یہ ۱۳ نمبر ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب والا! میری جو adjournment motion ہے، اسے defer کیا جائے۔ میری جو تحریک اتوا ہے، جس پر وزیر صاحب نے بیان بھی دیا تھا اور میں نے statement بھی دی تھی۔ اسے defer کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ٹھیک ہے، اسے defer کر دیتے ہیں۔ ٹکریہ۔ پروفیسر صاحب۔ نمبر ۱۳۔ ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں اپنی تحریک اتوا پیش کرتا ہوں کہ زور نامہ انتخاب کی اشاعت مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۹۱ء میں ایک خبر بھی ہے کہ بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں پی آئی اے کی پروازیں فوکر طیاروں کے ناکارہ ہونے کی وجہ سے مسئلہ کر دی گئیں ہیں اور بلوچستان کے عوام بالخصوص گوادر، تربت، پٹنی اور پٹنگور کے مسافروں کو زبردست مشکلات کا سامنا ہے۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ لہذا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینٹ کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب۔ کیا آپ جواب دیں گے۔

سید اقبال حیدر۔ technically تو اس کو oppose کرتا ہوں تاہم میں عرض کرتا ہوں کہ یہ پروازیں پہلی ستمبر سے بحال کر دی گئی ہیں۔ یہ واقعہ درست ہے کہ فوکر کی خرابی کی بنا پر یہ پروازیں متوی کی گئی تھیں لیکن پہلی ستمبر سے بحال کر دی گئی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب اب تو یہ پروازیں بحال کر دی گئی ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں اس سبب ایوان میں عرض کروں گا کہ آپ کے بھی علم میں ہے کہ وہاں ذرائع آمد و رفت کے ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ نہ ساحل سمندر کے ساتھ کوئی آمد و رفت کے ذرائع ہیں۔ پورے مکران ڈویژن میں سڑکیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ یہ آپ کے بھی علم میں ہے۔ ایک میل بھی وہاں سڑک نہیں ہے۔ ظاہر ہے تمام تر آمد و رفت کے ذرائع

ہی جتے ہیں۔ اور اس مسئلہ کی بڑی اہمیت ہے۔ اس وجہ سے میں گورنمنٹ سے عرض کر رہا ہوں۔ وہاں آمد و رفت کے ذرائع نہیں ہیں۔ یا تو ساحل سمندر کے ساتھ نیوی گیشن ہوتا تاکہ کراچی سے اپنی گواہ لوگ آتے۔ یا پھر سڑکوں کی حالت بہتر ہوتی۔ وہاں تو کوئی بھی میٹل روڈ نہیں ہے۔ ایک میل بھی مکران ڈویژن میں Metal Road نہیں ہے۔ تو سارا بوجھ پی آئی اسے کی پروازوں پر ہے۔ اور اس میں سب سے بڑی مشکل جو ہے وہ یہ ہے۔ وہاں گرمیوں میں فوکر جہاز علاوہ چند مسافروں کے اور مسافروں کو اٹھاتا نہیں ہے۔ کیونکہ ٹیکنیکی بات ہے وہاں گرمیوں میں لمپہ پھر زیادہ ہوتا ہے۔ تو بہار میں زیادہ لوگ بیٹھ نہیں سکتے۔ کیونکہ اس کے لیے مسند ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا آمد و رفت سے تعلق ہے۔ اور اہم مسند ہے۔ اس کو اگر معزز ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔ تو جو وہاں آمد و رفت کی مجموعی مشکلات ہیں۔ ان پر بھی معزز ایوان میں غور کر سکتے ہیں۔ اور اس میں حکومت کو کوئی مدد دے سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب درست ہے۔ آپ کا موشن تو یہ تھا کہ پروازیں بند کی جائیگی ہیں۔ اس پر وزیر صاحب نے نہایت ہی categorically ارشاد فرما دیا ہے کہ مسئلہ کر دی گئی تھیں۔ مگر یکم ستمبر سے پروازیں دوبارہ گواہ اپنی میں بحال کر دی گئیں ہیں۔ تو اس یقین دہانی کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ کوئی جواز نہیں ہے۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ۔ میں اس کو پریس نہیں کروں گا۔ ریزویویشن کے ذریعے وہاں پر آمد و رفت کی جو مشکلات ہیں میں ان کو لاؤں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اگلا آئیم نمبر ۱۵ جناب چیخ آفتاب صاحب۔

ADJOURNMENT MOTION RE: THE ABSENCE OF SAFE GUARDS IN
X-RAY DEPARTMENT IN FEDERAL GOVERNMENT SERVICES
HOSPITAL.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I will read the motion.

"Due to total absence of safe guards in the X-ray department of the Federal Government Services Hospital (Poly clinic) thousands of patients, visitors,

relations of patients, doctors and the staff have been and are exposed to health hazardous radiation. This injurious Radiation also is hazardous for pregnant women and infants as the X-ray department adjoins labour room. " The effects of X-ray Radiation are of colossal magnitude over all human health.

I will pray that normal business of the House be adjourned to discuss this matter which is of very serious nature and of urgent nature also.

Now Sir, I will make a submission. My submission is that I have been just told that on 18th only two days back, Atomic Energy people have inspected the matter. They have infact solved this matter. They have taken the precautions. I just want to verify. This grievance has been redressed. But the only thing is that I just want to verify.

Mr. Acting Chairman: Dr. Sahib.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب والا۔ معزز رکن یہ صحیح نہیں فرما رہے ہیں کہ مجھے اب بتایا گیا اب redressal ہو گئی ہے۔ یہ حقائق کے خلاف ہے۔ اور جہاں تک یہ بات سمجھنے کی ہے ان کو شاید یہ شک ہو کہ اس وجہ سے۔

under pressure they have done it now and they have supposed thousands of patients and visitors to these X-rays, which are very injurious, if they are permanently exposed this can cause cancer and other hazards, and this is very fatal to human being. If this is not the real situation what he stated in his adjournment motion is not correct at all. Where-ever X-ray department is instituted, the precautionary measures are first taken. It has got certain specification. Anywhere the X-ray machine or brognograph, where it is done, it is usually that thick walls are provided before the installation of these X-ray plants and the radiation instruments. Thereby they were established when this whole

institution was established with the walls 13 inches to 17 inches and they are already there. Within two or three days they cannot construct a new X-ray plant room etc. The wall thickness is already there, lead ceiling and packing was done. And the precautions are taken. Everything was taken. The thing which has been quoted by the honourable Member has been mis-interpreted. Pakistan Atomic Energy Team was invited to inspect the whole this X-Ray department and then they visited. They looked into everything whether such thing is available or not. It was really checked by that Pakistan Energy Team and they declared clearly that everything is OK. There is nothing wrong with it. Nobody has been exposed to these dangerous things and radiation. That is the thing which I wanted to say and the honourable Member has been informed that the Team visited and it is clear. There is no danger. Nothing is wrong with X-Ray department and already the things established are perfectly right.

جناب قائم مقام چیئرمین - صحیح ہے - جناب شیخ صاحب ا تفصیل انوں نے عرض کر دی ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ - جناب چیئرمین میں وی عرض کر رہا تھا اب ادھر سے یہ بات آئی کہ برسوں یہ نیم وہاں پر گئی۔ جا کر اس نے انکیٹن کیا ہے۔ اب جو categorical statement آیا ہے - اے کر دو satisfied میں تو I do not press۔

جناب قائم مقام چیئرمین - ٹھیک ہے ہی - ایک قومی مسئلہ ہے مل ہو گیا ہے۔ شکریہ جی تشریف رکھیں جی۔ - not pressed. Now, we come to item no.3۔

Mian Raza Rabbani: I would just like to draw your attention, it could be taken up anytime.

Mr. Acting Chairman: Sir, it is up to the House. If you say, I will request the House.

Mian Raza Rabbani: A lot of hue and cry is being made on human suffering but there are thousands and laes of people who have been dislocated and who have died in the province of Sindh. So, that is a very important matter, after legislation if it could be taken up.

جناب قائم مقام چیئرمین - ٹیک ہے جی سیے آپ فرمائیں گے - اس کو قانون سازی کے بعد فوراً اٹھالیں گے - آپ کا مسئلہ 15 نمبر پر ہے -

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب اس کو بارہ بجے شروع کریں گے تو اس نے آدھ گھنٹہ تو کم از کم لیں گے ہی - آپ ساڑھے بارہ بجے شروع کر دیں - تاہم مقرر کر دیں تو بہتر ہے -

Mian Raza Rabbani: According to the rules, the mover will make a statement which will not exceed 5 minutes and then the Minister will reply. I think it should not take more than 15 minutes. I don't want to set a time limit for legislation even if at the fig end of the day it is taken up, it is alright.

چوہدری محمد انور بھنڈر - ایک بجے کر لیں -

جناب قائم مقام چیئرمین - جناب بھنڈر صاحب انہوں نے واضح طور پر ارشاد فرمادیا کہ ہم تو راسی قانونی کارروائی کر لیں - اس کے بعد اس کو بے لیتے ہیں - ساڑھے بارہ بجے تک آجائے گا -

Mian Raza Rabbani: I don't want to set a time limit for legislation, whenever it is taken up it is alright.

جناب قائم مقام چیئرمین - نہیں نہیں انشاء اللہ آجائے گا -

Item no.3. Malik Farid Ullah Khan, Chairman of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control, States and Frontier region.

نہیں نہیں انشاء اللہ آجائے گا -

Mr. Acting Chairman: Item No.3, Malik Faridullah Khan Sahib.

Malik Faridullah Khan : Thank you, Sir. I beg to present the report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Civil Defence Act, 1952 (The Civil Defence (Amendment) Bill, 1994).

Mr. Acting Chairman: So, the report stands presented.

Now we come to Item No.4, Malik Noor Sher Khan.

ملک نور شیر خان۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قواعد، ضابطہ کار و انصرام کارروائی سینٹ ۱۹۸۸ء کے قاعدہ ۱۷۱ کے ذیلی قاعدہ (۱) کی مستثنیات میں اوزان و پیمائش کے بین الاقوامی نظام ترمیمی بل ۱۹۹۳ء مجلس قائمہ برائے صنعتیں و پیداوار کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج دن تک اعراض برتا جانے۔

Mr. Acting Chairman: It has been moved by Malik Noor Sher Khan that under sub-rule (1) of rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of Report of the Standing Committee on Industries and Production on the Weights and Measures (International System) (Amendment) Bill, 1994, be condoned till today.

(The motion was adopted)

Mr. Acting Chairman: The delay is condoned.

Item No.5, Malik Noor Sher Khan:

ملک نور شیر خان۔ میں اوزان و پیمائش کے (بین الاقوامی نظام) (ترمیمی) بل ۱۹۹۳ء پر مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: Malik Noor Sher Khan to present report of the Standing Committee on the Weights and Measures (International System) (Amendment) Bill, 1994.

The report stands presented. Item No.6, Syed Iqbal Haider Sahib.

DISCUSS THE BILL FURTHER TO AMEND THE CODE OF CRIMINAL
PROCEDURE 1898 [THE CODE OF CRIMINAL PROCEDURE, (SECOND
AMMENDMENT) BILL, 1994.]

Syed Iqbal Haider: Thank you, Mr. Chairman, I move that the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 (The Code of Criminal Procedure (Second Amendment) Bill, 1994), as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

(Voices opposed)

Mr. Acting Chairman: It is being opposed.

Syed Iqbal Haider: Sir, I will just describe the main features of this Bill which has been passed by the National Assembly.

In 1985, the Criminal Procedure Code section 497 was amended to provide for a new concept of statutory bail to all those prisoners who are in jail for more than two years. Now, in 1992, this provision of the concept of the statutory bail was deleted by an Ordinance on 16.11.1992. Now It has been debated long and we have now restored the right of statutory bail to those prisoners who have remained in jails for more than two years through this Bill. This was the demand of many people that the prisoners should not be allowed to suffer on account of delay in their trials. But the only thing is, that this right will not be available to those who have been convicted previously for any serious crime for which the sentence has been imprisonment for life or death or who were involved in terrorism. So, this Bill was passed by the National Assembly with consensus, with the full support of the Opposition as well and I do not think that any member of the Opposition would like to oppose it.

Only the honourable member Mr. Anwar Bhinder has opposed it and I would appreciate his point of view and would like to be benefitted by his point of view and would like to be benefitted by his point of view.

Mr. Acting Chairman: Mr. Muhammad Anwar Bhinder Sahib.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Mr. Chairman Sir, we have already cleared on the floor of the House that we never oppose anything for the sake of opposition. And so far as this Bill is concerned, we will not oppose it. But why we have said that we oppose it. We oppose it simply to bring, if you think, to the notice of the government, the Law Minister, and to the whole of the Cabinet that this Bill has been passed by the National Assembly and it has been transmitted to this honourable House. This is before this House. It has been scrutinized by the Standing Committee concerned. Sir, so far as the principles of this Bill are concerned, the basic idea is concerned, we support that a person who is rotting in jail for the last two years, in the offences which are punishable with death, should be granted bail and those persons who are under trial for the offences not punishable with death and are in the jail for the last one year, they should also be granted bail. No objection about that but sir, there are two clarifications which we want from the honourable Law Minister. We always say that whatever is meant for the good of the people, we will support it. We think, not according to the government, but whatever is not in the interest of the people, that we will, of course, oppose. Sir, in this Bill I would like to bring through you, Sir, to the notice of the honourable Law Minister that here the language used is provided "further that the court shall except where it is of the opinion, that the delay in the trial of the accused has been occasioned by an act or in exercise of any right or

privilege under any law for the time being enforced". When this law was earlier enforced, in those days, there are judgements of the High Courts and the Supreme Court that whatever is the legal right of the accused, that will not be credited to the period. Whatever he can legally ask for, or his counsel can legally ask for, for that will not be counted towards his negligence and that will not be attributed to him. But in this statute and in this Bill these words have been added. What is meant by these words? So far as the exercise of any right or privilege under any law that means if the accused has any right under the law, you want to attribute the delay in that respect also towards that period to the accused persons. Will he be condemned for that? That, under the law, you are entitled to this. Since you have done this, therefore, you are liable for that. Under the law, if law allows that thing to the accused or his agent, then I think these words should not have been there. Supposing the Counsel is not there. The worthy Law Minister is aware of those rulings that when the Counsel is not present, the High Court and the Supreme Court have held that is his statutory right and sometimes the counsel is ill, sometimes the Counsel is out of the country and for that matter, accused persons should not be condemned. That is his right under the law. So far as those rights are concerned, which law provides to an accused person for that he should not be condemned and these words should not have been used here in this. It should have been as it was in the past. By adding these words, you have denied something to the accused to which he is entitled under the law. The second thing is that in this Bill, in Clause B, it has been mentioned that a person who is being accused of an offence punishable with death has been detained for such offence for a continuous period exceeding two years and whose trial for such offence has not been concluded, shall be entitled to bail under the proviso but this proviso shall

not apply to a previously convicted offender for an offence punishable with death or imprisonment for life or to a person, who, in the opinion of the court is a hardened, desperate or dangerous criminal or involved in terrorism. Sir, in this aspect also, the courts have always held that so far as a desperate person is concerned, or a hardened criminal is concerned that is to be looked according to the past history of that person. It is to be seen whether previously he was convicted, previously he was a desperate person, he was convicted of something, he was tried by things of hardened and desperate nature? So, this is not on that case. Supposing, there are three murders and the courts have held that even if there are three or four murders for that he will not be considered as desperate or hardened criminal because his guilt is yet to be ascertained, his guilt is yet to be found, court has yet to give findings, so far as that case is concerned. But here they have added the words, the new words, 'involved in terrorism'. "Involved in terrorism" means that can extend to that very case, that this is a case of terrorism, this is the case in which he created terror, he use kilashankoves, he was a terrorist. So, it can be confused that in that very case that would be contrary to the earlier judgement. The earlier judgement says that, so far as that particular case is concerned, for that matter he cannot be held to be a terrorist, he cannot be held to be a desperate, he cannot be held to be a hardened criminal. But by adding these words 'involved in terrorism', will that cover that very case, or the earlier cases or he should have been guilty earlier to the activities of terrorism? This thing must be cleared. If this thing is not cleared, then there is a likelihood that the interpretation, which I have earlier feared that may be done by the courts and they will try to interpret the intention of legislature. That intention of the legislature should be clear that these, involved in terrorism, means, the registration of this

case earlier to the trial of that case. That should be clarified by the honourable Law Minister and some light should be thrown on my earlier submission which I have made for the words, 'or in exercise of any right or privilege under any law for the time being enforced', so that while interpreting the law, the courts should have no difficulty, whatever is your intention that should come here on the floor of the House. Sometimes, the provision are mis-interpreted, sometime the legislature intends something else but the intention of the legislature is interpreted in some other way. I want that it should be clarified by the honourable Law Minister-so that there should be no mis-interpretation but so far as the principles are concerned, we agree and support that this Bill should be passed. These were the two submissions I would submit that the honourable Law Minister should clarify them. Thank you very much.

Mr. Acting Chairman: Yes, Prof. Khurshid Ahmed.

پروفیسر خورشید احمد - میں بھی یہ بات اس موقع پر کہنا چاہتا ہوں کہ جس وقت یہ provision withdraw ہوا ہے ماضی میں تو میں نے اس کے اوپر اعتراض کیا تھا۔ میری نگاہ میں بے حد ضروری ہے کہ قیدیوں کو یہ موقع ملنا چاہیے کہ کورٹ کی اجازت سے اگر کیس میں بہت وقت لگ رہا ہے تو ان کی ضمانت لی جائے۔ یہ ایک اچھا قدم ہے میں حکومت کی اس ترمیم کو appreciate کرتا ہوں اور ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔ البتہ جہاں تک بھنڈر صاحب نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے وہ خدشات میرے ذہن میں بھی ابھرتے ہیں اور اس بناء پر ابھرتے ہیں کہ ماضی میں جو قانون تھا اور اب جو نیا قانون لایا گیا ہے ان کے اندر یہ تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ بظاہر تو میری نگاہ میں ان تبدیلیوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ایک تبدیلی کر دی گئی ہے اور وزیر قانون سمجھتے ہیں کہ اسے فوراً پاس ہونا چاہیے تو ہم ان سے تعاون کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم یہ چاہیں گے کہ وہ floor of the House کے اوپر categorically وضاحت کر دیں کہ کہ intentions of the legislature کیا ہے تاکہ اس معاملے میں کوئی ابہام باقی نہ

رہے otherwise ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

جناب قائم قام چیئرمین۔ شکریہ جی جناب آفتاب مخ صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, through you, I would like to submit that the Previous proviso which existed in Section 497 PRPC was, " Provided further that the court shall accept where it is of opinion that the delay in the trial of the accused has been occasioned by an act or omission of the accused or any person acting on his behalf direct that any person shall be released on bail". Now, infact, we, on this side of the House, don't propose to oppose this new amendment or the restoration of the previous amendment for the sake of opposition, but what the Government has done is this that with the restoration of this previous law, they have, as pointed out by Mr. Bhinder, added further conditions. They have added further wider clause in the exercise of this right by an applicant who is in jail for more than two years. Further conditions, further clause, further impediments have been added. This, of course, is not appreciated Sir The old Clause, the old Proviso, as it was, should be restored in toto without making these additions or alterations. No. 2, the last 3 words that have been added to the last Proviso says, " provided further that the provisions of the third Proviso to this Sub Section, shall not apply to a previously convicted offender or an offence punishable with death or imprisonment for life or to a person who, in the opinion of the court is a hardened, desperate or dangerous criminal", and now these three words have been added in this amendment, "or involved in terrorism". Now, question would be as to what will be the stage of determining the involvement of the man. By saying that the man is involved in terrorism and his case will not be considered for bail, means that must be tried first and the state must be set determined that sufficient evidence is available on the record to say that the man is involved in terrorism. Anybody can

be accused, saying that this man is involved in terrorism. So, therefore, this further clause, this further addition is opposed but Sir, this is a healthy exercise by the Government and we will definitely appreciate this exercise. Government has done something good to restore that concession which was available to the prisoners earlier. Those who are languishing in jails and with these two conditions, which have been pointed by all three of us, this amendment is not opposed.

Mr. Yahya Bukhtiar: What the honourable Ch. Muhammad Anwar Bhinder suggested and Mr. Aftab Sheikh, they should take these into consideration and I request the honourable Minister to take them into consideration and re-introduce the Bill. In the opinion of the court, what does that mean, opinion? It should be based on evidence, should be established. So, I will request them that these are very valid suggestions and they should be incorporated in the Bill. The Bill is very good, I agree. I am grateful for that, but these suggestions should be incorporated.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب بولیں گے آپ؟ جی ڈاکٹر عبدالحئی

صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ جہاں تک اس بل کا تعلق ہے واقعی یہ بل بہت ہی اچھا بل ہے اور اس کی ضرورت بھی رہی ہے ہمارے ملک کے اندر۔ کیونکہ اکثر و بیشتر مقدمات میں delay ہوتا رہتا ہے اکثر زیادہ وقت مقدمات میں لگ جاتا ہے اور ایسے بہت سے لوگ جو بے چارے بے گناہ ہوتے ہیں وہ بھی ساہا سال پڑے رستے ہیں جیلوں میں اس میں کوئی شک نہیں مگر اس میں ایک بات غور طلب ہے وہ ہے کہ یہ سولت میں سمجھتا ہوں کہ سوائے ان لوگوں کے جو مقدمات میں سزا پانچکے ہیں اس حد تک تو صحیح ہے کہ ان کو یہ سولت نہیں ملنی چاہیے۔ جو مسلسل انہی جرائم میں ملوث ہوتے ہیں ان کے لئے تو یہ بات جائز اور صحیح سمجھ میں آتی ہے بات۔ جہاں تک جو terrorism کے سلسلے

میں بات ہے یہ واقعی بہت بڑا جرم ہے لیکن اس میں جو خدشات لوگوں کو نظر آتے ہیں عام طور پر وہ یہ ہوتا ہے کہ اس میں کبھی کبھار بے گناہ لوگوں کو بھی شامل کیا جاتا ہے اور کبھی کبھی اوروں کو بھی رگڑا دیا جاتا ہے کہ آپ terrorist activities میں ہیں۔ ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ رشوت کا نظام عام ہے، رشوت حد سے زیادہ ہے۔ تو جو authorities ہمارے اس قانون کو بالخصوص FIR کے وقت استعمال کرتے ہیں، عام شہریوں کو، معزز شہریوں کو اور امن کے ساتھ رسنے والے شہریوں کو بھی اس کے آڑ میں وہ تنگ کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں ہماری ضروریات یا ہمارے مطالبات یا ہمارے خواہشات کو پورا نہیں کرتے ہیں یا ان کے سامنے معزز اور ہر امن شہری black mail نہیں ہوتے ہیں، تو پکھتے ہیں چلو ہم آپ کو terrorist میں ڈال دیتے ہیں، آپ کے بارے میں terrorism کا مقدمہ بنا دیتے ہیں۔ کبھی سیاسی بنیادوں پر بھی گڑبڑ کر دیتے ہیں۔ تو میں کہتا ہوں کہ اس پر اگر غور کریں، صبح استعمال ہو تو کوئی مسئلہ نہیں ہے، قانون کا احترام یکساں ہو اور سارے لوگ اس کا احترام کریں اور جن لوگوں کو اس کا اختیار ہے وہ بھی قانون کے دائرے میں رہیں اور قانون کی پاسداری کریں، اگر حکومت یہ یقین دہانی کرائے کہ ان اختیارات کو ناجائز استعمال نہ کریں گے، عام لوگوں پر اور جو لوگ بے گناہ ہیں ان پر قانون کی مدد سے یا ان کو جو اختیارات دینے گئے ہیں اس کو غلط استعمال نہ کریں تو کوئی حرج نہیں ہو گا۔ لیکن اگر ایک دفعہ غلط استعمال کیا تو اس کے لئے ضرور مصائب اور مشکلات ہوں گے۔ مجموعی طور پر یہ بل ایک ضرورت ہے اور اس ترمیم کو ہونا چاہیئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ جناب۔ میں اب اس موشن کو ہاؤس کو put کرتا ہوں۔۔۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب میں وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ ہاؤس کو put کرنے سے پہلے اس پر اپنی وضاحت کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اچھا وضاحت فرمادیں۔

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, I really appreciate the interest shown by the honourable Member but the basic concern of the honourable Member is not correct for the simple reason that this entitlement, for taking bail,

the first point of Mr. Bhindar is that the delay in the trial of the accused has not been occasioned by an act or an exercise of any right or privilege under any law. For the time being, the whole sole objective is simple, that if the accused himself causes the delay in the trial by seeking repeated adjournment or by delaying on various account then he should not be entitled for this privilege which is very fair because, if there is a prisoner who is otherwise not entitled to bail and he just deliberately causes delay. But if the delay is on account of any act of the prosecution, he will remain entitled for this bail. Secondly Sir, the word 'involved in terrorism', if you read the whole Priviso Sir, then it is amply clear, "provided further that the provisions of the third Priviso to this Sub-Section shall not apply to a previously convicted offender. So, it expressly states that it is a previously convicted criminal in other case and involved in terrorism means in some other case present or Previous, whether present or Previous but some other case. So on that clarification, I hope the honourable Members would withdraw their amendment and support this Bill. Thank you.

Mr. Acting Chairman: Now, I put it before the House. It has been moved by Syed Iqbal Haider, Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs that the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Second Amendment) Bill, 1994], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(The Motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The motion is carried. Now we come to the second reading.

آپ پڑھ دیں اگر آپ کی کوئی amendment ہے تو۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Yes Sir, I had given notice of two amendments. The first was for the reference to the Standing Committee and the second was that I wanted that the word "earlier" should be added at the end. The third one was, that was a typographical mistake, they had printed "may" and there should have been "any". That is not consequential. There were two amendments. But in view of the statement of the honourable Minister the involvement in terrorism or being a convict, will mean previous convict, previously involved in the terrorism. I think that stands clarified and that would be the intention of the legislature and so far as the other amendment was concerned that those words should have not been there, that has also been clarified by the learned Law Minister, that only that delay would be counted or would be relevant which is occasioned by the accused and not any other delay which would be within the legal right of the accused person. In view of those clarifications and in view of that fact, that that is the intention of the legislature, I think, I will not be moving these amendments. That stands now clarified and that is the intention.

Mr. Acting Chairman: You do not press the amendment, so, now I put Clause 2 of the Bill before the House.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Clause 2 do form part of the Bill. Now, the question is that Clause 1, Short Title Commencement and Preamble do form part of the Bill.

(the motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Clause 1, Short Title and Preamble do form

part of the Bill. Now, we come to third reading of the Bill, item No.7, Syed Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: Thank you Mr. Chairman, before I move item No.7, I may just mention that the typographical error that has been pointed out by Mr. Bhinder, can be corrected under the Rules of Business.

(interruption)

Mr. Acting Chairman: Mr. Sartaj Aziz.

Mr. Sartaj Aziz: Through you, Mr. Chairman, I want to pass on this information that Haji Nawaz Khokhar, MNA has just been arrested and taken away to an unknown place. We have also received a report to that in Gujar Khan tear gas was used and firing was resorted and Raja Nadir Parvez, MNA has also been injured and Raja Javed Akhlaq, MPA has been arrested and taken away. These are very serious violations of the assurances which were given to us on the floor of this House by the Leader of the House and totally violate the spirit of the discussion. It is a very serious matter.

Mr. Acting Chairman: Yes, Malik Sahib.

Malik Muhammad Qasim: Sir, I am just getting the news now and I assure the House Sir, through you that whatever commitment I have made, if law has not been violated and if any thing has been done inspite of the fact that the law was not violated, I assure the House that the Government would take action against the people who have done this. I am not even sure whether the information which Mr. Sartaj Aziz is giving here is correct or not. I am not doubting. At least I am not hardly accepting, this is a first time that I am hearing it from the honourable Senator. But if they have been arrested or if there

has been any tear gasing or lathi-charge without the violation of law having been committed, the Government shall definitely take action against those who have done such a thing. But if there has been a violence of law, then I am afraid I can't help anybody. My commitment was that if no violation is done, no untoward thing would happen on behalf of the Government, but if any violation is done, I have said myself, if anybody breaks the law, then they must be broken, otherwise it is a Government's failure if they don't take action. But if it has not been done, I assure the honourable Senator that I am going out just now, I will make enquiries and let the House know today if I get the information, otherwise, first thing in the morning, after the question hour, I shall explain this.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب شفق محمود صاحب۔

Mr. Shafqat Mahmood: I just want to add for the information of the House that just before I came to the Senate I was told that there are some people going in cars and trying to force the shopkeepers, particularly, in Islamabad where shops are open, they are trying to force them to close the shops. So, this kind of trying to force or intimidate people to close shops who have kept the shops open, I hope Mr. Nawaz Khokhar has not done it but if anybody is doing that, that certainly comes within the ambit of an illegal and unlawful activity. So, I think that also should be taken notice of by the House.

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: For the pleasure of my friends of the People's Party who has last night made this "Khabar Nama", or Benazir Nama, as a Hartal Nama for their information, Karachi is 100% closed, Hyderabad is 100% closed, Sukkur is 100% closed. For the record, Sir, Peshawar is 100% closed, Gujranwala is 100% closed, Faisalabad is 100% closed. This is for them

Now they should see how the democracy.....

(interruption)

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Sir, this is not the way what they are doing. I just wanted to bring to the record of this House. Please Sir, let me finish Sir, then you can say.

democracy کے ہو دعوے کرتے ہیں۔ ہمیں ان کی democracy کا پتہ ہے۔ ابھی میں اس بل پر نہیں بولا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ 'terrorism' یہ 'terrorism' جو میرے بھائیوں نے کہا انہوں نے مجھے terrorism میں گرفتار کیا۔ ان سٹیڈ پارٹی والوں نے۔ غیر جمہوری کام کرنا تو سٹیڈ پارٹی والوں کا شیوہ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آج کی بات ہو رہی ہے کہ آج گرفتار ہونے ہیں ان کی بات ہو رہی ہے۔ آپ کی گرفتاری کی بات نہیں ہو رہی۔ آپ please تشریف رکھیں۔ (مداخلت) آپ تشریف رکھیں بنی جناب ملک قاسم صاحب۔۔۔ شیخ صاحب ایک منٹ ملے ملک صاحب۔ ملک محمد قاسم۔ میں اور کچھ نہیں کہنا پاتا۔

I only want to say this thing that my friend was saying that this thing is closed, that thing is closed, Karachi is closed etc. etc. I am afraid his eyes are closed.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب تشریف رکھیں بنی۔ شیخ رفیق صاحب۔

Shaikh Rafiq Ahmed: I take objection to the criticism of the members, it's a parliamentary practice that when a sitting member feels that the member who is speaking is not telling the truth, they have a right and they do question. To question is a parliamentary practice and I strongly take objection to the phrases that the learned Senator has used.

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ please تشریف رکھیں۔ please ڈاکٹر صاحب

تقریر: قسین آپ جن۔ تقریر: رحیم جناب۔ جناب شہت محمود صاحب۔

Mr. Shafqat Mahmood: The honourable member Bilour Sahib said that he was arrested by the People's Party. May I inform him, for his kind information that in 92 when we rose up against the rigged election of 1990, just from Islamabad over 250 people were arrested including myself. I was arrested and kept in Adiala and Mianwali Jails and, throughout Punjab over 5,000 people were arrested by Sartaj Aziz Sahib and his Party and.....

Mr. Acting Chairman: Shafqat Mahmood Sahib, Shafqat Mahmood Sahib please, Bilour Sahib please, Bilour Sahib, no cross talk. Let us come to the second issue put by Sartaj Aziz Sahib and which was replied by Malik Qasim Sahib.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, I think the Leader of the House had offered to go and enquire whether Haji Nawaz Khokhar has been arrested. He should come and inform the House, if possible, before 1, O' clock that why was he arrested and I would also invite him as soon as the House is over. I would invite him to accompany me to the main markets here because the number of Police that is surrounding each market would not make it possible for any body to go and forcibly close any shop and also visit Nawaz Khokhar if he is under detention and then when we hold a press conference at 5, O' clock this evening to report all these incidents, I hope he will verify with us the fact that we give. So I invite him. He should make an enquiry now and then, if possible, accompany me as soon as this House is adjourned to the main markets of Islamabad.

Mr. Acting Chairman: Yes, Malik Sahib.

Malik Muhammad Qasim: Sir, I will make enquiry about the arrests, not only here I will make enquiry about the arrests everywhere and I will also make enquiry if those arrests were justified or unjustified. Then I will report to the House, if possible today otherwise I will try my level best.

Mr. Acting Chairman: Please enquire into this whole matter.

Malik Muhammad Qasim: I am not enquiring about Islamabad. I am enquiring about the rest of the country also and therefore, I must be given time.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Let us come to the business.
Item No. 7, Syed Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Second Amendment) Bill, 1994] be passed.

Mr. Acting Chairman: The question before the House is,
it has been moved by Syed Iqbal Haider, Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs that the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The code of Criminal Procedure (Second Amendment) Bill, 1994] be passed.

(the Bill was passed)

Mr. Acting Chairman: The Bill stands passed. Next Item is 8,
Syed Iqbal Haider.

Syed Iqbal Haider: Sir, the arguments or the speech of the honourable mover of the amendment for deferring this Bill for public opinion

was completed by him.

Ch. Muhammad Anwar Bhindar: No, Sir, I have started.

جناب قانم مقام چیئرمین - مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ تقریر فرما رہے تھے کہ ہاؤس ایجرمن ہو گیا تھا تو ہذا آپ کو موقع دیا جاتا ہے آپ اپنی بات مکمل کیجئے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب والا! اس مسودہ قانون کے متعلق میں نے ترامیم دی ہیں گو یہ first reading ہے اور مسودہ قانون Sales of Goods (Amendment) Bill 1994 ہے اور اس میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ یہ مسودہ قانون سینڈنگ کمیٹی متعلقہ کو بھیج دیا جائے تاکہ سینڈنگ کمیٹی متعلقہ اس پر غور و غوض کرے اور غور و غوض کرنے کے بعد جو اس میں کوتاہیاں ہیں جو اس میں کمزوریاں ہیں ان کو رفع کرے اور اس کے لئے میری معروضات اور میری گزارشات یوں ہوں گی کہ جناب والا! سب سے پہلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے Sales of Goods Act میں سب سے پہلے دفعہ ۱۶ کے بعد دفعہ ۱۷ اسے ایذا کرنا چاہی ہے اور دفعہ ۱۷ اسے ایذا کرنے کے لئے یوں فرمایا ہے

"The seller to inform buyer of the defect in goods sold notwithstanding anything contained in Section 16 and save where the parties have entered into an agreement to the contrary, the seller shall be under an obligation to inform the buyer of any defect in the goods sold at the time of the contract, except in a case where as the defect is obviously known to the buyer"

یہ ہے بنیاد وہ سیکشن جو کہ اب حکومت اس قانون میں ایذا کرنا چاہتی ہے - اس کے متعلق گزارشات جناب یوں ہیں کہ سب سے پہلے جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں Notwithstanding my thing contained in section 16 anything کے علاوہ یہ چیز جو ہے یہ لائی گئی ہے - حالانکہ سیکشن ۱۶ جو ہے اس کی Notwithstanding نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اگر آپ سیکشن ۱۶ کو ملاحظہ فرمائیں گے تو وہ ہے "implied conditions as to the quality or fitness" جو ہیں وہ تمام انہوں

نے ۱۶ (۱) میں ۱۶ (۲) میں ۱۶ (۳) میں اور ۱۶ (۴) میں دی گئی ہیں وہ تمام چیزیں دی گئی ہیں اور وہ تمام پابندیاں عائد کی گئی ہیں وہ warranties دی گئی ہیں جو کہ کسی ایک چیز کو فروخت کرتے ہوئے اس میں موجود ہونی چاہئیں۔ یہ Notwithstanding anything نہیں ہونا چاہئے تا کیونکہ Notwithstanding anything وہیں ہوتا ہے جہاں اس کے برعکس ہو اگر کوئی چیز اس کے برعکس ہو تو پھر یہ کہا جاتا ہے کہ Notwithstanding anything contained in the provision of that section. اس کو اس لحاظ سے نہیں کہا جاتا کہ اس کے بھی مطابق ہوں۔ یہ جو چیز لانا چاہتے ہیں یہ warranties جو لانا چاہتے ہیں یہ جو conditions لانا چاہتے ہیں وہ تو اس کے مطابق ہیں۔ یہ in addition ہے Notwithstanding کے الفاظ جو ہیں اس قانون پر ان کا اطلاق نہیں ہوتا۔ Notwithstanding اس وقت لگا جاتا ہے جب کہ اس کے کوئی برعکس چیز مطلوب ہو اس کے خلاف کوئی چیز Provide کرنی ہو اس کے خلاف کوئی Provision ملتی ہو۔ لیکن اس میں یہ Provision ہو کہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لئے یہ سیکشن بب شروع ہوتا ہے کہ Notwithstanding anything contained in Section 16 یہ بات درست نہیں ہے۔ نہ یہ phraseology درست ہے نہ الفاظ کی یہاں ضرورت تھی اور نہ صحیح طور پر سیکشن ۱۶ کے بعد ۱۶ اسے کا اضافہ کرنے کے لئے یہ صحیح زبان استعمال کی گئی ہے۔ دوسری بات جو میں عرض کرنا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ save where the parties have entered into an agreement کہ ماسوائے اس بات کے کہ جب فریقین میں اس کے الٹ کوئی معاہدہ ہوا ہو یعنی بنیادی provision جو لانا چاہتے ہیں اس قانون کے متعلق وہ یہ ہے کہ کسی آدمی کو یا کسی شخصے والے پر یہ ذمہ داری ہو گی کہ اگر اس کی اشیاء جو وہ فروخت کرنا چاہتا ہے اس میں کوئی نقص ہے تو وہ نقص بتانے۔ تو ایک طرف تو یہ لانا چاہتے ہیں اور دوسری طرف یہ provide کر دیا کہ اس کے contrary بھی agreement ہو سکتا ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس کے contrary agreement نہیں ہو سکتا اور اسلام میں یا فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے میں یہ ہر گز نہیں تھا کہ یہ provide کر دو کہ اگر انہوں نے اس کے برعکس کوئی معاہدہ کر لیا ہے اس کے برعکس معاہدہ ہو ہی نہیں سکتا اور نہیں ہونا چاہئے۔ اگر ہو بھی سکتا ہو جناب والا دو فریقین میں تو ہمیں یہ provide نہیں کرنا چاہئے کہ کسی آدمی کو یہ اجازت ہو گی کہ وہ defective مال دے یا فریقین کو یہ اجازت ہو کہ وہ defective مال کا سودا کر لیں۔ Defective

مال کا سودا نہیں ہونا چاہیے۔ clear bargaining کے لئے، صحیح خرید و فروخت کے لئے، لوگوں کو فراڈ سے بچانے کے لئے، misrepresentation سے بچانے کے لئے، صحیح اشیاء کی فروخت کے لئے، صحیح اشیاء کی خرید کے لئے، یہ بات ضروری ہے کہ اس میں یہ چیز رکھی جائے کہ اس میں کوئی آدمی defective چیز نہیں دے گا اور اس اصول سے تو ہمیں اختلاف نہیں تھا۔ لیکن اس اصول کے علاوہ جب یہ چیز provide کر دی گئی ہے same where the parties have entered into an agreement to the contrary یہ بات درست نہیں تھی۔ straightaway ان کو یہ رکھنا چاہیے تھا کہ The seller shall be under an obligation to inform the buyer of any defect in the goods sold. جہاں تک جناب والا روننگ کا تعلق ہے ایک لمحہ بھی جناب کی وساطت سے کر لوں تو بے جا نہ ہو گا اس لئے کہ ہم نے پہلے روز یہ عرض کیا تھا کہ وہ اختاری جس کی بنا پر آپ قانون سازی کرنا چاہتے ہیں یا جس کی بنیاد پر آپ یہ قانون لائے ہیں اس کا یا تو حوالہ یہاں preamble میں دے دیجئے۔ ہم اپنی لائبریریوں سے یا سینٹ کی لائبریری سے اس کا مطالبہ کر لیں یا آپ سینٹ میں رکھوا دیں۔ فاضل وزیر قانون نے یہ درجہ فرمایا تھا کہ وہ سینٹ کی لائبریری میں رکھوا دیں گے لیکن سینٹ کی لائبریری میں وہ روننگ نہیں آئے۔ میں نے آج بھی صبح پتہ کیا سینٹ کی لائبریری سے اور اس سے استناد ہم نہیں کر سکتے۔ یہ وہ اس پر میرا حائل بحث کی جا سکتی تھی اور ان حالات میں جناب والا یہ بھی ضروری ہے کہ جب کوئی amendment فیڈرل شریعت کورٹ یا کسی Superior Court کی روننگ کی بنا پر کرتے ہیں تو اس روننگ کو سینٹرز حضرات جو ہیں وہ اسی طرح سے پڑھ لیں کہ کیا انہوں نے جو قانون وضع کیا ہے یہ اس روننگ کے مطابق کیا ہے یا اس روننگ کے برعکس ہے میرا قصہ یہ ہے کہ اس کے مطابق نہیں ہے۔ بیسہ کہ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ ساتھ جو بات لگا دی ہے save where the parties have entered into an agreement to the contrary یہ نہ تو intention اسلام کی ہو سکتی ہے اور نہ یہ intention اس law کی ہو سکتی ہے جو فیڈرل شریعت کورٹ نے دیا۔ یہ چیز جو لائے ہیں اس سے بھی جناب والا بات قیاسی ہوں گی یہ provision جو لارے ہیں یہ provision تو redundant ہو جاتی ہے۔ یہ کوئی defect نہیں ہوگا۔ پارٹیز جو ہیں وہ آپس میں اگر معاہدہ کر لیں تو پھر وہ جائز ہے۔ اگر میں بات تھی کہ پارٹیز معاہدہ اگر کر لیں تو پھر

جائز ہے تو پھر اس قانون کے لئے کیا ضرورت تھی؟ پھر پارٹیز پر ہی مجبور دیا جانے کہ اگر پارٹیز ایسے چاہتی ہیں کہ defective چیزیں لیں defective لیں اگر وہ defective نہیں لینا چاہتی تو پھر defective نہ لیں۔ اس چیز سے صلی provision کو استعمال کر کے دوسری provision کی نفی کر دی گئی ہے میرے خیال کے مطابق یہ جو دو فقرے ہیں یہ inconsistent ہیں اور وہ مشق جو حکومت اس سے حاصل کرنا چاہتی ہے یا اس بل کی interpretation جو ہے وہ یقیناً آنے والے وقت میں لوگوں کو، عدالتوں کو ایہام میں ڈالے گی اور اس سے وہ مشق حاصل نہیں ہو گا جو حکومت حاصل کرنا چاہتی ہے۔ تیسری بات جناب والا یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے بعد انہوں نے یہ فرمایا at the time of the contract اس کی بجائے یہ Sales of Goods Act ہے۔ یہ Contract ایکٹ نہیں ہے۔ اس میں at the time of the sale کا لفظ استعمال ہونا چاہیے تھا۔ at the time of the contract کا لفظ استعمال نہیں ہونا چاہیے۔ یہ Sales of Goods Act ہے۔ contract act کی آپ ترمیم نہیں کر رہے۔ ہونگی بات جو عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔ except in a case where the defect is obviously known to the buyer یہ ایک چوتھی چیز رکھ دی گئی ہے کہ وہ کوئی ناقص مال یا ناقص چیز نہ دے اس وقت تک کہ وہ become obviously known نہ ہو۔ اب جناب obviously known یہ ملاحظہ فرمائیں کہ "اے"، اور "بی" کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ اور اس معاہدے میں defective چیزیں اے سپلائی کر دیتا ہے اور "بی" کہتا ہے کہ نہیں اشیا جو مجھے دی ہیں۔ یہ تو defective ہیں یہ تو وہ نہیں ہیں کہ جو میں نے stipulate کیں تھیں لیکن وہ "اے" کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ defect obviously known ہیں اب obviously known defect جو defect ہو گا وہ کسے گا obviously known ہے۔ وہ کسے گا obviously known نہیں ہے۔ جناب والا اس کا کون فیصد کرے گا۔ ہر معاہدے میں یہ جھگڑا ہو گا۔ وہ کسے گا کہ obviously known ہے اور وہ کسے گا کہ obviously known نہیں ہے۔ اس لحاظ سے ہم کیوں ایسی قانون سازی کریں جس میں ایہام ہی ایہام ہو جس میں لوگوں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑے اور پھر لوگوں کو عدالتوں میں جانا پڑے۔ اگر ان میں اختلاف ہو گا تو پھر عدالت میں ہی جائیں گے اور عدالت پھر دیکھے گی کہ کیا یہ obviously known تھا یا obviously known نہیں تھا؟ اس کے لیے شہادتیں ہوں گی انہیں بھی شہادت دے گا اور بی بھی شہادت دے گا کہ یہ commonly

known تھا وہ کسے گا commonly known نہیں تھا۔ تو یہ چیزیں add کر کے اس میں سمجھتا ہوں کہ وہ جو intention ہے وہ intention بالکل اس intention کے برعکس اس سیکشن کو تشکیل دیا گیا ہے کہ جس سے اس میں سوانے ایہام کے اور کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ اس کے علاوہ پانچویں چیز جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ دفعہ ۲۷ میں انہوں نے یہ فرمایا ہے۔

In the said act, in Section 37, in Sub-section 2, after the words "and the commas", if the goods delivered or such that it is difficult or time consuming to separate the quantity contracted for shall be inserted".

یہ جو شق ہے یہ بھی اس کو اور زیادہ مبہم اور اور زیادہ vague بنا دیتی ہے۔ میں جناب کے سامنے اور اس ہاؤس کے سامنے سیکشن دفعہ ۲۷ کی Sub-clause 2 بھی پڑھوں گا کیونکہ اسی سے یہ بات واضح ہوگی دفعہ ۲۷ کی Sub-section 2 ہے

"where the seller delivers to the buyer a quantity of goods larger than he contracted to sell, the buyer may accept the goods included in the contract and reject that"

یعنی ایک جناب یہ ہوا کہ اگر وہ زیادہ احمیا دے دیتا ہے جس کا اس نے سودا کیا تھا۔ اتنی احمیا تو وہ رکھے گا اور باقی reject کر دے گا اور یہی provision یہ تھی یا reject کر دے گا یا sorry کہہ دے گا کہ مجھے یہ نہیں پڑا تھا۔ میں نے تو یہ اتنا کہا ہی نہیں تھا اور آپ نے یہ اتنا مال دے دیا ہے reject کر دے گا if the buyer accept the whole the goods delivered, he shall pay for them at the contracted rate وہ ساری لے لیتا ہے تو پھر وہ ساری کی قیمت ادا کرے گا۔ لیکن اس میں اب or کے بعد انہوں نے جناب یہ کر دیا ہے کہ انہوں نے ایک لفظ بڑھا دیا ہے اور وہ یہ کر دیا ہے

کہ if the goods delivered or such that it is difficult or time consuming to separate the quantity contracted for یعنی اگر ایسی چیزیں ہوں جن کو جدا کرنا جو کہ اس نے چیزیں مانگی تھیں یا جو دی گئی تھیں وہ مشکل ہو یا وہ time consuming ہو پھر اس میں or he may reject the whole یا پھر وہ ساری کو reject کر دے گا۔ پھر وہ accept نہیں کر

سکے گا۔ وہ احیاء بھی جو کہ اس نے مانگی تھیں۔ اس سے اور بھی زیادہ اہام پیدا ہوتا ہے۔ اب یہ فیصلہ کرنا کہ یہ الگ نہیں ہو سکتیں۔ وہ کے گا۔ الگ ہو سکتی ہیں۔ پھر ان چیزوں کا کون فیصلہ کرے گا۔ مقدمے بازی ہو گی۔ پھر وہ مقدمے میں پھنسیں گے۔ یہ provision already تھی جناب والا! یہ provision تھی۔ اس provision میں اس کی مرضی تھی اور اس کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ یا وہ ساری reject کر دے یا وہ اپنی جس قدر اس نے معاہدہ کیا تھا۔ اس قدر احیاء وہ لے لے اور وہ قیمت وہ ادا کر دے۔ اگر وہ ساری لینا چاہے گا تو ساری کی قیمت ادا کر دے گا۔ اس عبارت کے حامل کرنے سے اس کا بالکل مفہوم بدل گیا ہے اور لوگوں کے لئے اس کے introduce ہونے کے بعد بہت سی دقتیں آ جائیں گی اور اس میں یہ چیز determine کرنی بڑی مشکل ہو جانے گی۔ time consuming کا concept ایک دن بھی ہو سکتا ہے۔ دو دن بھی ہو سکتا ہے۔ سات دن بھی ہو سکتے ہیں 'What is meant by time consuming?' جتنے بھی آپ کے contracts ہوتے ہیں۔ ان میں کئی میں سمیٹے لگتے ہیں۔ کئی contracts کی execution میں بٹھتے لگتے ہیں۔ کئی contracts کی execution میں سال لگتے ہیں۔ اب جناب! اس میں It would be difficult or time consuming to separate the quantity contracted for time consuming کا تصور ہے؟ کتنا stipulated time ہے؟ یہ کوئی چیز نہیں؟ it is difficult, what is meant by difficult? ایک کے گا کہ مشکل ہے، دوسرا کے گا کہ مشکل نہیں ہے۔ میں آپ کو ابھی کر کے دیتا ہوں تو یہ ساری چیزیں ہیں۔ جناب والا! ہمیں legislation وہ کرنی چاہیے جو صاف ہو۔ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرے۔ وہ لوگوں کے لئے تسکین اور اہام پیدا نہ کرے۔ جناب والا! اس حق کے درج ہونے سے میں سمجھتا ہوں کہ کافی لوگوں کے لئے دقت ہو گی اور اس میں لوگوں کو اس قانون کی interpretation میں بڑی دقت ہو واقع ہو گی۔ اس کے علاوہ جناب ----- کل نہیں کہہ سکتا ہوں۔ کل تو میں نے -----

(مداخت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مجنڈر صاحب چلیں۔ آپ نے ایک اور موطن بھی

اسی سلسلے میں move کیا ہوا ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب، وہ تو میری amendments second reading

میں آئیں گی۔ میں تو principles کو discuss کر رہا ہوں بلکہ جو اس وقت principles ہیں وہ کیا ہیں؟ وہ amendments بعد میں آئیں گی۔ وہ second reading میں آئیں گی۔ یہ تو میں نے موشن move کیا ہے۔ میں کیوں کہتا ہوں جناب میں اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ کمیٹی میں جانے۔ اس میں جلدی نہ کریں۔ جناب قاضی وزیر قانون کو جلدی ہوتی ہے۔ جہاں جلدی ہو وہاں ہم منظور کر لیتے ہیں۔ ہم بہت جلدی کر دیتے ہیں۔ آپ کا پہلا بل بہت جلدی کیا ہے۔ اس سے مت گھبرائیے۔ جناب میں یہ عرض کرتا ہوں کہ قانون کو جتنا بھی آپ اچھا کر کے بھیجیں گے۔ یہ آپ کے credit میں جانے گا۔ قانون اگر اچھا بنائیں گے تو آپ کے دور کے متعلق بات یاد رکھی جائے گی کہ آپ نے اچھا قانون دیا تھا۔ اس لئے قانون کو rush up نہ کریں۔ کبھی بھی rush up ہوا قانون درست نہیں ہوتا۔ اگر Law اور آئین نے یہ رکھا ہے کہ کمیٹیوں میں جانے۔ کمیٹیوں میں آپ دیکھتے ہیں۔ اس کے بعد پھر آپ نیشنل اسمبلی میں دیکھتے ہیں۔ پھر یہاں آتا ہے۔ اس لئے قانون کے راستے میں میں آپ کی خدمت میں مودبانہ عرض کروں گا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہمارا اس میں کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے کہ ہم نہ اس سے کوئی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں میں نے جو اتنی باتیں کی ہیں۔ اس میں ایوزیشن کو کوئی فائدہ نہ پہنچتا ہے اور نہ اس سے ہمارا کوئی ذاتی مفاد وابستہ ہے ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ قانون کی صحیح جانچ پڑتال کر کے اس کو بنایا جائے تاکہ عوام کے مفاد کے لئے ہو۔ ان گزارشات کے ساتھ میں عرض کروں گا کہ اس کو کمیٹی میں بھیجیں۔ ساری کمیٹی اس پر غور کرے اور غور کرنے کے بعد پھر اپنی رپورٹ دے اس کے بعد آپ اس پر غور کریں اور پھر پاس کریں۔

پروفیسر خورشید احمد - جناب، میں یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا اس وقت ہم

first reading پر بحث کر رہے ہیں یا اس ترمیم پر کہ قانہ کمیٹی کو یہ بل بھیجا جائے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - میں عرض کر دیتا ہوں کہ ہم first reading پر ہیں لیکن

first reading میں وہ جو amendment آتی ہے کہ یہ کمیٹی کو بھیجا جائے وہ رول III کے تحت

میں نے پیش کی ہوئی ہے۔ اس میں آپ principles of the Bill کو discuss فرمائیں گے۔

جناب قائم مقام چئیرمین۔ amendment پہلے آنے گی اور اس پر بحث ہوگی

پروفیسر خورشید احمد۔ میں عرض کروں کہ بلاشبہ III کے تحت آپ نے اس کو move

کیا ہے لیکن میری آپ سے یہ درخواست ہوگی کہ پہلے آپ amendment dispose of کریں اگر amendment طے ہو جاتی ہے کہ بل نے قائم کمیشن کو جانا ہے تو پھر ہمیں ابھی اس پر بحث کی ضرورت نہیں۔ اور اگر ہم کمیشن کو نہیں بھیجتے تب ہمیں first reading کرنی ہے۔ اس لیے پہلے اس بات کو clear کر لیجئے 'دو چیزیں یہاں confuse ہو رہی ہیں۔ بھنڈر صاحب کی پوری تقریر دراصل first reading کی تقریر تھی گو انہوں نے اس کو بطور دلیل کے اپنی ترمیم کے لیے استعمال کر لیا۔ لہذا میرے خیال کے مطابق پہلے آپ amendment dispose of کریں اور اس کے بعد first reading کریں تاکہ ہم اس کو پاس کریں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب میں III کے متعلق عرض کر دیتا ہوں جو میں III کی

interpretation سمجھتا ہوں۔ ممکن ہے کہ میری interpretation درست نہ ہو لیکن جناب نے دیکھنا ہے۔ جناب یہ ۱۰۸ سے ملاحظہ فرمائیں۔

"When a Bill originating in the Assembly has been passed by it and is transmitted to the Senate, the Secretary shall, as soon as may be cause it to be circulated among the Members". That stage has gone. Then comes Rule 109. It says, " At any time after the Bill has been so circulated any Minister in the case of the Government, shall and in any other case , any Member may, give notice or his intention to move that the Bill may be taken into consideration." This motion has been given by Syed Iqbal Haider. And then Sir, comes Rule 110, motion for consideration." On the day on which the motion for consideration is set down on the Order of the Day, which shall, unless the Chairman otherwise directs, be not less than two days from the receipt of the notice, the Minister, as the case may be, the Member giving notice, may move that the Bill be taken into consideration". As yesterday this motion was moved by Syed Iqbal Haider

that it should be taken into consideration. After that comes 111. It says, "any Member may move as an amendment that the Bill be referred to a Standing Committee" and if such motion is carried, the Bill shall stand referred to the Standing Committee and the rules regarding Bills originating in the Senate shall then apply.

اس موشن کی amendment میں جس وقت یہ motion move کریں گے میں یہ amendment دوں گا اور میری amendment پر بحث ہوگی۔ اگر ایوان نے فیصلہ کیا کہ کمیٹی کو چلا جائے تو کمیٹی کو چلا جائے جیسے پہلے بھی ہوا ہے کہ دو بل ہم نے کمیٹی کو refer کیے تھے تو یہ پہلی خواندگی ہی میں amendment آنے کی اور یہ اگلے principles of the Bill اس پر discuss ہوں گے میرا خیال یہ ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیرمین، بحذر صاحب آخری حصے میں confuse کر گئے۔

۱۱۱ تک کی بات ان کی درست ہے لیکن اگر ۱۱۲ وہ پورا پڑھ لیں تو بات واضح ہو جاتی ہے۔ ۱۱۲ یہ ہے کہ

On the day on which the Bill, as a result of any of the motion under Rule 88 or on completion of the action under Rule 111 is fixed for consideration, the principles of the Bill and the general provision may be discussed.

اس کے معنی یہ ہونے amendment پر پہلے بات ہوگی صرف amendment پر بات ہوگی اور اگر amendment ختم ہو جاتی ہے تب general discussion ہوگی۔ amendment accept ہو جاتی ہے تو general discussion نہیں ہوگی بلکہ Standing Committee consider کرے گی اور general discussion اس وقت ہوگی جب Standing Committee سے بل ہمارے پاس آئے گا۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب چیرمین، اس میں کوئی شک و شبہ نہیں پروفیسر

صاحب is hundred per cent correct ایک سو گیارہ پہلے آتا ہے ۱۱۲ بعد میں آتا ہے۔ اس کے یہ title دیکھ لیں کہ موشن اگر Standing Committee refer کرنے کی موجود ہے تو وہ آپ put کریں گے اگر وہ منظور ہو جائے تو discussion نہیں ہوگی بل چلا جائے گا یا واپس

آئے گا 112 The application shall be from 112 یہ بات سیدھی سی ہے اس میں کوئی شک و شبہ
والی بات نہیں ہے پروفیسر صاحب

is absolutely correct. No discussion was required by any honourable Member who has got the motion. Therefore, it should have been voted out whether accepted or not.

Syed Iqbal Haider: The motion be put to the House for vote.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, my motion is also there. "As the position has been stated on Page 441, it is from Kaul, paragraph 3." The first reading means motion for leave to introduce a Bill on the adoption of which the Bill is introduced". It is the first reading. Then, "On introduction of a Bill already published in the gazette". Then, is the second reading. The second reading consists of two stages. First stage constitutes discussion of the principle of the Bill," which Mr. Bhindar was doing" and its provisions generally on any of the following motions and that was the motion that is to be taken into consideration that be referred to the Select Committee", so and so. So, Mr. Bhindar was on the second reading and he was right. He was discussing the principles of Bill with reference to the motion that the Bill be sent to the Select Committee. So, this is the second reading that is going on.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - یہ ایم - این - کول کے ایڈیشنوں میں بھی فرق ہے -
وہ پرانے ایڈیشن پڑھ رہے ہیں - اس صورتحال کو مد نظر رکھنا ہو گا - وہ معزز رکن یہ خیال
نہیں کر رہے کہ رولز آف پروسیجر آف انڈیا اور راجیہ سبھا

they do differ what we have got. These are revised one and they are the same, then he should go for that, we have got different.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, Mr. Bhindar's motion was that

this matter should be referred to the Committee and same is my motion and I have a right.

(interruption)

Mr. Imdad Ali Awan: Point of order. Sir, I will draw your attention to Rule 113. " If the motion that the Bill be taken into consideration is carried , it has not been voted yet, if it is carried the Bill shall be taken into consideration clause by clause and the provision of these rules regarding consideration of amendments to Bill and the subsequent procedure in regard to the passing of Bill shall apply. So, my submission is that as has been saying that stage has not come , first it should be carried. It should be put to vote. Then he can make the amendments. If there is no vote then how can he give the amendment? It should be put to vote, then, if it is carried, he can bring the amendments. This is very clear.

Mr. Acting Chairman: Yes. Shall I put it now?

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: No Sir, why?

(interruption)

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Now, Mr. Chairman, my motion is, I have put a motion amending the original motion put by the Law Minister then the Bill be taken into consideration. My motion is that the Bill be referred to the Select Committee. Say, motion has been put by Bhinder Sahib. Now my argument that I would advance in relation to my submission that this Bill should be referred to the Standing Committee. The first argument I would advance, adopt that section 16(u), will begin from the wording; "notwithstanding any thing contained in section 16." Now, the words " notwithstanding " excludes

the operation and the force of section 16. This was one of the arguments of my brother Mr. Bhinder and I fully agree with him. But the second submission, I am not dialating on all those points, I will not take much of your time. The second submission that I would like to make is that why after all this Bill has come to this House or before the National Assembly. The reason is that there was a judgement of the Federal Shariah Court and the judgement,..... Mr. Chairman there should be order in the House.

Mr. Acting Chairman: Order please.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I was making my submissions that the Bill has come here, it has been passed by the National Assembly, it is here before this House, because the Federal Shariah Court has made some observations that the Bill should be Islamised. Certain provisions of the Bill are in conflict with the Islamic Injunctions; that is the main purpose and the House has to look, has to scrutinize, has to see whether these provisons are actually against the Islamic Injunctions or not, against the principles given by the Islam or not. So, therefore, the request by me and Mr. Bhinder that this Bill be referred to the Standing Committee for its minute examination to find out as a whole, what are the provisions which conflict with the main Bill as against the Injunctions and the principles of Islam, that is the request which is genuine, proper and that should be acceded to by this august House. This is all which I have to submit. Furthermore Sir, I will bring to your notice Sir, section 61 of this very Act. Now Mr. Chairman, we propose to amend.....

چوہدری محمد انور بھنڈر - میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں ایک بج کر پانچ منٹ ہو گئے ہیں اور رضا ربانی صاحب بڑی دیر سے جناب کئی روز سے وہ معاملہ لانا چاہتے ہیں اس کے لئے

وقت ہو چکا ہے۔ آپ نے ایک بجے فرمایا تھا۔

Mian Raza Rabbani: I made it clear in the beginning also that if legislation is going on I would not press. Let legislation be over. Then it come up tomorrow.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr. Chairman would kindly keep this thing in mind that the Bill has come before this august House after a judgement of the Federal Shariah Court. In that context Mr. Chairman, I invite your attention to section 61. I read it. " Nothing in this Act shall effect the right of the seller or the buyer to recover interest." You can't interfere like this.

Syed Iqbal Haider: Sir, it is beyond the scope of the Bill. Section 61 is not being amended or considered.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I am giving the answer of all this, but did not rise on the point of order. He did not say that he is on point of order.

(Interruption)

پروفیسر خورشید احمد - جناب چیئرمین! پورے ادب کے ساتھ اور اس ایوان کے وقار کے لئے آپ سے بھی میں عرض کروں گا اور اپنے فاضل سینئر سے بھی کہ جو طریقہ ہے اسی کو follow کرنا چاہیے۔ Interruption یہاں بہت زیادہ ہو رہے ہیں اور خاص طور پر پچھلے دو تین دنوں سے۔ طریقہ یہی ہے کہ point of order کے لئے بھی کھڑے ہو کے پہلے آپ سے اجازت لیں۔ point of order کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ بولنا شروع کر دیں۔ point of order کے معنی یہ ہیں کہ وہ آپ سے اجازت لے کر کہ میں ایک نکتہ اعتراض اٹھا رہا ہوں۔ جب آپ اجازت دیں گے تو وہ بات کرے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ صحیح ہے۔ تشریف رکھیں جی۔ جی جناب مخ صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Now, I was submitting that section

61 in this case, said; " Nothing in this Act shall effect the right of the seller or the buyer to recover interest or special damages, in any case, whereby law interest for special damages may be recoverable or to recover the money paid where the consideration for payment of it has failed. In the absence of the contract to the contrary, the court may award interest at such a rate as it thinks fit on the amount of the price and then further on the consideration". Now section 61, therefore, talks of interest. And if section 16(a) can be inserted, section 37 can be inserted to bring the Bill within the ambit of Islam and if we ignore section 61, where we are talking of interest, my humble submission is, if the purpose is to bring the Bill in conformity with the injunctions and the principles of Islam then section 61 will also come in conflict with the Islamic injunctions and the principles. Now I will give the answer of what the Minister has just said that this was beyond the scope of the amendment. It is page 486 Sir, "if an amending Bill seeks to amend a clause of a section in the principle act, the other clauses of that section are not automatically open to amendment. This was what he said. Unless the amendment proposed is ancillary to dependent on provisions in the amending Bill or is consequential, so I am depending on this, because you want to make this Bill an Islamic Bill.

جناب قائم مقام چیئرمین - ملک فرید اللہ خان صاحب آپ ذرا مہربانی کر کے آہستہ

بولیں وہ interrupt ہو رہے ہیں۔ جی جناب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Second paragraph, amendments to section of the principle act which are not touched by the amending Bill, has, therefore been allowed, although they have not been touched by the amending act. Still they have been allowed if such amendments are consequential upon the

amendments sought to be made through the amending Bill or being intimately connected for within the scope of the Bill. The scope of the Bill is that section 16(a) is needed and section 37 is needed because the some conflict with the Islamic Injunctions. Therefore, the recommendation of the Federal Shariah Court, then why are you ignoring section 61 which talks of interest, interest, interest. So, therefore, Sir, my most humble submission is that our motion is amendment of the motion that the Bill be considered. We have that motion proposed by the Law Minister that this will be sent to the Standing Committee for their consideration where the every required thing whether these amendments are sufficient or whether Section 61 will also be required to amendment has been consequential, ancillary connected. So, therefore, this is my motion and the motion of Mr. Bhinder. I fully reiterate, stress that the motion that I have made that be put to the House and I appeal to the House that this Bill may kindly be referred because we are looking to the Islamic aspects of this Bill. Thanking you.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی میں دونوں جو ترامیم دی گئی ہیں وہ میں put کرتا

ہوں۔

Both Ch. Muhammad Bhindar and Aftab Ahmed Sheikh have moved that [The Sale of Goods(Amenment) Bill, 1994] as passed by the National Assembly be referred to the Standing Committee for report within one month.

قاضی حسین احمد۔ ہواٹ آف آرڈر جناب والا یہ رائے لینے سے پہلے آپ کو مجھے یہ بات ریکارڈ پر لانی ہے کہ interest اسلام کے خلاف ہے۔ قانون کے اندر interest کی بات ہے۔ جس وقت یہ فیڈرل شریعت کورٹس کی طرف سے آرہا تھا اس وقت Financial matters Federal Shariat Court کی jurisdiction میں نہیں تھے۔ اب وہ فیڈرل شریعت کورٹ کی jurisdiction میں آ گئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ بھی آئی ہے

کہ interest کو ختم ہونا چاہیے۔ اس لئے اگر حکومت اس interest کو ختم کرنے میں sincere ہے۔ تو اس کو clearly یہ وضاحت کرنی چاہیے کہ ہم interest کو ختم کرنے کے لئے دوسری ترمیم اس قانون کے اندر لائیں گے۔ ان کو دوسرا قانون اور دوسری ترمیم لائیں گے۔

سید اقبال حیدر۔ میں صرف اتنا عرض کر دوں کہ یہ جو interest کا issue ہے۔ Supreme Appellate Federal Shariat کی جو Bench ہے۔ اس میں یہ مقدمہ زیر سماعت ہے۔ اور اس مقدمے کے فیصلے کے مطابق فیصلے کیے جائیں گے۔ جناب قائم مقام چیئرمین۔ صحیح ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین اگر یہ statement ریکارڈ پر آتا ہے تو ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شیخ صاحب موٹن ہو کہ put ہو چکا ہے۔ اور میرے خیال میں and that has been carried by the Noes, I think the amendment is rejected.

(The Motion was rejected)

Mr. Acting Chairman: The amendment stands rejected.

جی جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب 'آن پوائنٹ آف آرڈر۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین a general discussion قاعدے کے مطابق لازمی آنا چاہیے کیونکہ اب Ist. reading proper شروع ہو رہی ہے۔ اور ہمیں اس کے اوپر general discussion جو ہے وہ کرنا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی ہاں۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Point of order.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ پہلے اس کو put کریں ناں جی۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں ایک اور بات آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اس پر بحث ہوگی۔ شیخ صاحب ۱۰ بہر حال جی جناب شیخ

صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I want to say something which is required to be placed before you for the kind attention. Now I have placed, I have not moved any other amendment in Sale of Goods Act. I have said that the Bill be referred to the Committee and then are proposed the amendment in Section 61 Only and the office says that it is their discretion, it is their privilege, it is their prerogative that they will not place this amendment before the House. So, I want to know that if a Senator

(interruption)

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: No, they have not put the amendment here.

(interruption)

Mr. Acting Chairman: Beyond the scope of the ...

(interruption)

Mr Aftab Ahmed Sheikh: Because it cannot come..

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کیا

Mr Aftab Ahmed Sheikh: Record has come.

(interruption)

Mr Aftab Ahmed Sheikh: Sir, my submission is that what I want to be decided is

Mr. Acting Chairman: No, because your amendment is beyond the scope of the

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اس نے یہ کہا ہے کہ It is beyond the scope of the

Now who will decide this? If a Senator moves an amendment the question is which is consequential, the question which is ancillary, the question which is connected, who will decide ?

Mr. Acting Chairman: Chairman will decide it.

Mr Aftab Ahmed Sheikh: Chairman will allow hearing us.

Mr. Acting Chairman: You have been heard.

Mr Aftab Ahmed Sheikh: The House will decide this, Sir.

Mr. Acting Chairman: Mian Raza Rabbani, on point of order.

Mian Raza Rabbani: Sir, I don't understand the precedents of the 14th is already there when without hearing us the adjournment motion was killed.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: That was something else.

Mian Raza Rabbani: No, that was not something else. There cannot be two yard sticks. If yard sticks have to be applied, they have to be applied evenly. He cannot have his toast buttered on both ends.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اس نے کہ اس allow ہی نہیں کرتا ہے۔

Now, Sir, Then my submission is that it is yours ruling Mr. Chairman that if the office feels that the amendment is inconsequential, not connected then they can say that some amendments will not be brought in the House without even telling. I don't know, I have not been conveyed. No letter has come to me. No notice has come to me.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں پروفیسر صاحب سے پاہوں گا کہ وہ کچھ اس سلسلے

میں فرمائیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ - ایک میری عرض ہے کہ کئی adjournment motion ہوتی ہیں جو کہ چیئرمین صاحب یا ڈپٹی چیئرمین اپنے چیئرمین میں kill کر دیتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ان کو floor of the House پر لانے کا کوئی جواز نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی ترامیم irrelevant ہوں گی، تو اسی انداز میں ان کو مد نظر رکھتے ہوئے شاید ان کو چیئرمین میں kill کیا گیا ہو گا۔ میں یہ کہتا ہوں یہ انداز غلط ہے لیکن yard stick سب کے لئے برابر ہونی چاہیئے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب والا! جہاں تک ترامیم کا تعلق ہے، ترامیم ہمیشہ ساری لسٹ کی جاتی ہیں اور جو ترامیم out of order ہوں وہ جناب ہاؤس کے اندر قرار دیتے ہیں کہ یہ ترامیم جو ہیں out of order ہیں اور یہ فیصلہ سننے کے بعد کیا جاتا ہے۔ تحریک اتوا کے بارے میں تو شروع سے یہ چلا آ رہا ہے کہ وہ prerogative ہے ترامیم kill نہیں ہو سکتی ہیں۔

(مدافعت)

میاں رضا ربانی - جناب چیئرمین! یہی point of view ہمارا تھا اور اگر آپ ریکارڈ کو دیکھیں تو میں نے بڑی تفصیل کے ساتھ relevant rules quoted کرتے ہوئے یہ interpretation کی تھی کہ adjournment motion بھی اسی صورت میں اس کی admissibility ہوئے وہ decide کی جا سکتی ہے only on the floor of the House لیکن اس کے باوجود یہ hold کیا گیا کہ نہیں - یہ بات نہیں ہے، میں پھر یہی بات repeat کروں گا کہ yard stick جو ہے وہ ایک ہو گی yard stick دو نہیں ہو سکتیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین - جی جناب پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد - جناب چیئرمین صاحب آپ نے فرمایا تھا، اگر میں نے صحیح سمجھا ہے تو آپ نے میرا نام لیا تھا کہ میں اس مسئلے پر اپنی رائے کا اظہار کروں۔ میں یہ بات عرض کروں گا، اس میں میرے دوست برا نہ مانیں میں انشاء اللہ بات ضمیر کے مطابق کروں گا۔ میرے نزدیک یہ نہیں ہے کہ یہ بات اپوزیشن سے آئی ہے یا گورنمنٹ کی طرف سے آئی ہے۔ دراصل رولز میں پریوینٹ موشن کے لئے کچھ ضابطہ ہے، ایجنڈنٹ موشن کے لئے کچھ اور ضابطہ ہے۔

اسی طرح ترامیم کا بھی ایک اپنا ضابطہ ہے اور اس کے لئے آپ دیکھیں رول ۹۵ اور وہاں یہ صاف لکھا ہوا ہے کہ

The following conditions shall govern the admissibility of amendment:

1. An amendment shall be within the scope of the Bill and relevant to the subject matter of the clause to which it relates.

2. An amendment shall not be inconsistent with any previous decision of the Senate on the same question.

3. An amendment shall not be consistent with any previous decision of the Senate on the same questions till an amendment shall not be such as to make the clause which is proposed to amend un-intelligible or ungrammatical.

No. 4, if an amendment referred is to, or, is not intelligible without a subsequent amendment or schedule notice of the subsequent amendment or schedule, shall be given before the first amendment is moved. So as to back the series of amendments intelligible as a whole.

اس کے بعد آپ دیکھیں کہ اس کے بعد صدر کی پاورز شروع ہوتی ہیں اس سے پہلے نہیں۔ صدر کی پاور provided that in order the same time and repetition of arguments جس کے معنی ہیں کہ پاور آف ڈسکشن جو ہیں وہ ہاؤس میں ہونا ہے، ہاؤس کو فیصلہ کرنا ہے، پیمر میں نہیں۔

The Chairman shall have the power to select identical or substantially identical amendments to be proposed and to hold a single discussion to cover a series of interdependent amendments.

The Chairman shall determine the place at which an amendment shall be moved.

The Chairman may refuse to propose an amendment which in his opinion is meaningless. اس کے تین حق ہیں۔ باقی فیصلہ ہاؤس نے کرنا ہے کہ امینڈمنٹ جو ہے وہ آیا ان چار قاعدوں پر پوری اترتی ہے یا نہیں اترتی اور ایڈجرنٹ موشن کا اور رول ہے، ریویلیج کا اور ہے، امینڈمنٹ کا اور ہے، اور ہمیں تینوں کے

بارے میں وہ قواعد پر نور رکھنے چاہئیں جو ان رولز کے اندر prescribed کئے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ صحیح ہے۔ جی

میاں رضا ربانی۔ بو رولز آف برنس ہیں اس کو اگر آپ دیکھیں گے تو پروفیسر

صاحب نے جو پوائنٹ اٹھایا تھا، میرا exactly وہی نقطہ نظر تھا اس وقت کہ میں نے distinguish کیا تھا پریویج موشن اور ایڈجرنٹ موشن کے درمیان، اور میں نے یہ کہا تھا کہ جہاں پر چیئرمین کی پاورز چیئرمین کے اندر پریویج کو ختم کرنے کے لئے ہیں وہاں پر وہ ایڈجرنٹ موشن کو فلور آف دی ہاؤس پر ہی اس کی admissibility کا فیصلہ کرے گا اور اس کے لئے اب وہ بحث پھر دوسری سائیڈ پر چلی جاتی ہے لیکن اس کے لئے جیسے ابھی پروفیسر صاحب نے ۹۵ quote کیا

I had quoted rule 76 with reference to.

ADJOURNMENT MOTIONS

لیکن بات وہی ہے کہ اگر انٹرپریٹیشن جو ہے اس کی میں پھر وہی بات stress کروں کہ انٹرپریٹیشن کی دو yard sticks نہیں ہو سکتیں۔ انٹرپریٹیشن میں اس بات سے بالکل اتحاق رکھتے ہوں۔ کہ ایڈجرنٹ موشن کا الگ ہے، پریویج کا الگ ہے، امڈمنٹس کا الگ ہے۔ لیکن basic principle of interpretation اس میں chair variation نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ (مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ایک منٹ جی قاضی صاحب۔

قاضی حسین احمد۔ رولز کی سب سے بہترین yard stick پارلیمانی پریکٹس ہے، رولز

ہیں ہمارے پاس اور ہماری رولز کی انٹرپریٹیشن کہ ہماری پریکٹس کیا رہی ہے۔ ہماری پریکٹس کے مطابق یہ ہمارا تجربہ ہے کہ ہماری ایڈجرنٹ موشنز چیئرمین کے آفس میں kill کی جاتی رہی ہیں۔ مجھے خود پتہ ملا ہے۔ میں نے جنرل بور کی یہاں پر visit پر ایڈجرنٹ موشن دی، چیئرمین نے اس کو kill کیا۔ میں نے یہاں پر جو امریکہ کا ایک جاسوسی طیارہ آیا تھا، اسلام آباد ایئرپورٹ پر ایک ہفتہ تک ٹھہرا تھا، اس پر موشنز دیں۔ چیئرمین نے اس کو اپنے آفس میں kill کیا۔ حکومت یہی پیپلز پارٹی کی تھی۔ مجھے پورا پتہ دیا گیا کہ یہ sensitive nature سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے آپ ان موشنز کو نہیں موڈ کر سکتے۔ لیکن پہلی مرتبہ ہے کہ میں یہ سن رہا ہوں کہ۔

کسی نے کسی قانون کے مسودے میں امینڈمنٹ دی ہے اور اس امینڈمنٹ کو یہاں چیئرمین نے
kill کیا ہے۔ دفر میں پریکٹس کے مطابق یہ پہلی نظیر ہے۔ اس لئے یہ کہی نہیں ہونا چاہیے کہ
امینڈمنٹس کو kill کیا جائے۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ یہ ہم سن رہے ہیں۔
(اس مرتلے پر اذان کی آواز سنائی دی)

Mr. Acting Chairman: I will put the question. It has been moved
by Syed Iqbal Haider, Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs that the
Bill further to amend the Sales of Goods Act 1930 [The Sale of Goods (amendment)
Bill, 1994] as passed by the National Assembly be taken into consideration.

[The motion was put before the House and it was carried]

[The motion was carried]

[The House was then adjourned to meet again on 21-9-1994 at 9.30 am]